يهدى لا يباع
طبع على نفقة بعض المحسنين
کتاب مفت تقسیم کی گئی ہے
مرکز اسلامی الفوز

شباب، شادی اور شرع

تالیف

اعجاز حسن چوہدری

جامعہ اسلامیہ

تقریظ و نظر ثانی

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مکتبہ نور حرم

اظہارِ تشکر

ایک صاحبِ خیر کے مالی تعاون سے کتاب کی طباعت اور مفت تقسیم عمل میں آئی۔

اللہ عزوجل انہیں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے اور ان کے جذبۂ خیر اور مال دونوں میں برکت دے۔ ﴿آمین﴾

ایسے شخص کے لئے تو فرشتے دعا کرتے ہیں:

❀ ''اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدلہ عطا فرما''۔

[بخاری' کتاب الزکاۃ]

❀ ''اور قابلِ رشک ہے وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا اور پھر اسے حق کی راہ میں خرچ کرنے کی ہمت و توفیق دی''۔

[بخاری' کتاب العلم]

جو حضرات اس کارِ خیر میں تعاون کرنا چاہیں' وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کر سکتے ہیں:

مرکز الإسلامی الفوز' پی.او.بکس:130' بہاول نگر۔

فون 74760 , 0631-71670

ای۔میل: alfauzislamic_c@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شباب شادی اور شرع

تالیف

اعجاز حسن چوہدری

جامعہ اسلامیہ

تقریظ و نظر ثانی

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

60 نعمان سینٹر راشد منہاس روڈ

گلشن اقبال-5 کراچی فون: 4965124

عالمِ اسلام کا ایک خالص دینی و اشاعتی ادارہ

مکتبۂ نورِ حرم

ناشر --------- ساجد محمود

اشاعت -------- جون 2003ء

MAKTABAH-NOOR-E-HARAM

60 Noman Centre, Rashid Minhas Road,
Gulshan-e-Iqbal-5 Karachi. Ph : 4965124

فہرست

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیر نظر کتاب: ''شباب' شادی اور شرع'' عزیز گرامی اعجاز حسن سلمہ اللہ و بارک فی علمہ وعمرہ' متعلم جامعہ اسلامیہ (مدینہ یونیورسٹی) مدینہ منورہ کی تالیف ہے جو ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ یا بقول شیخ سعدی۔ بالائے سرش زہوش مندی۔ می تافت ستارۂ بلندی کی آئینہ دار ہے۔

راقم نے اس پر ایک سرسری نظر ڈالی ہے جس سے عزیز گرامی کی علمی ثقاہت کا بھی اندازہ ہوتا ہے اور اسلامی جذبات کی فراوانی کا بھی۔ یہ دونوں چیزیں دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی۔ آج کل نوجوانوں میں بالعموم ان دونوں چیزوں کا فقدان ہے۔ الآ من شاء اللّٰہ

کتاب کا موضوع شادی بیاہ کی وہ رسومات ہیں جن کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں' اور وہ اکثر و بیشتر غیر اسلامی اور غیروں کی نقالی پر مبنی ہیں۔ فاضل مؤلف سلمہ اللہ نے ان کی شرعی حیثیت کو بھی واضح کیا ہے اور ان کی خطرناکی اور تباہی کو بھی آشکارا۔ علاوہ ازیں مسئلے کے دوسرے پہلو پر بھی روشنی ڈال کر اسلام کی وہ تعلیمات و ہدایات بھی درج کر دی ہیں جن سے شادی کا وہ مسنون اور سادہ طریقہ واضح ہو جاتا ہے جس میں اسراف و تبذیر کا پہلو ہے نہ نمود و نمائش کا۔ تکلفات و تصنعات کی گرم بازاری ہے نہ غیروں کی نقالی کا شائبہ' رسوم و رواج کی ژالہ باری ہے نہ خاندانوں و برادری کے ہجوم کی گراں باری۔

کاش! ہماری شادی بیاہ کی تقریبات سادگی کا ایسا نمونہ بن سکیں جو اسلام میں مطلوب و محبوب ہے۔ بہر حال نوجوان مؤلف کی یہ کاوش وقت کی ایک ضرورت بھی ہے اور ایک داعی کی پکار بھی۔

اس میں دعوت واصلاح کا جذبہ بھی اور فوز وفلاح کے راستے کی نشاندہی بھی۔ ان اصولوں کی وضاحت بھی ہے جنہیں اختیار کر کے ازدواجی زندگی کو خوش گوار تر بنایا جاسکتا ہے اور ان اغلال وسلاسل کی وضاحت بھی جن میں پوری قوم جکڑی ہوئی ہے جنہیں جب تک اتار نہیں پھینکا جائے گا، قوم کو سکھ کا سانس لینا نصیب نہیں ہوگا۔

اس اعتبار سے یہ کتاب دعوتِ غور وفکر بھی ہے اور لمحہ فکریہ بھی۔ رسوم ورواج کے جھکڑ میں ایمان کی نسیم جاں فزا بھی ہے اور خرافات کے انبار میں حقائق کی آئینہ دار بھی۔

اللہ تعالیٰ نوجوان مؤلف کی اس سعی وکاوش کو قبول فرمائے اور اسے خوابِ غفلت اور خمارِ رسوم وقیود میں مبتلا قوم کی بیداری کا ذریعہ بنائے۔ ویرحم اللہ عبداً قال آمینا

صلاح الدین یوسف

مدیر شعبۂ تحقیق وتصنیف وترجمہ

دارالسلام۔ لاہور

۴۰/۱۲۴ اشاداب کالونی، گڑھی شاہو۔ علامہ اقبال روڈ، لاہور۔

صفر المظفر ۱۴۲۴ھ۔ اپریل ۲۰۰۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"دعا"

﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوٰجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا﴾

(الفرقان۔ ۷۴)

"اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں، ہماری بیویوں اور اولاد سے

آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما،

اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا"۔

﴿آمین﴾

''اس ذات کے لئے''

جو سب سے اعلیٰ ہے، سب سے بالا ہے، اعلیٰ نعت جس کی، تمام کائنات جس کی، جس نے ''انسان'' کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھایا جس نے ''انسان'' کو وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا اور ''انسان'' کو توفیق دی کہ وہ قلم سے قرطاس کے چہرے پر الفاظ بکھیرے اور ان الفاظ کی روشنی سے تاریکی میں ڈوبے ہوئے لوگوں کے لئے طریق حق اور سبیل الرسول ﷺ کو واضح کرے۔

اے میرے مالک، میرے معبود، اپنے بندے کی اس کوشش کو قبولیت کا شرف عطا فرما۔

﴿آمین﴾

کچھ کتاب کے بارے میں

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوْا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ ﴾
(آل عمران : ۱۰۲)

﴿ يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوْا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَاءَ لُوْنَ بِهِ وَلْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾ (النساء : ۱)

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ، يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمٰلَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴾

(الأحزاب : ۷۰ . ۷۱) ◇
(أبو داؤد ، كتاب النكاح ◇ ترمذی ، كتاب النكاح)

تمام تعریف وتمجید مالکِ کائنات اور خالقِ ارض وسماوات کے لئے، اسی کے لئے عبادت اور اسی سے طلب استعانت۔

کروڑہا صلوٰۃ وسلام رحمت للعالمین اور خاتم النبین پر، جنہوں نے معبود کا پیغام عباد تک پہنچایا۔

◇ ''حدیث صحیح'' صحیح سنن أبی داود
◇ ''حدیث صحیح'' صحیح جامع الترمذی

کتاب کی تالیف کا سبب

اسلام سے محبت کرنے والے اِک شخص نے اس عزم کا اظہار کیا، کہ وہ اپنی شادی کی تقریب کو قرآن وسنت کی روشنی میں ادا کرنا چاہتا ہے اور ساتھ اس ارادے کا اظہار بھی کہ اسی موقع پر مدعوین کو تحریری معلومات فراہم کی جائیں تا کہ وہ ان کی روشنی میں اپنی تقاریب کو قرآن وسنت کے سانچے میں ڈھالنے کی مبارک سعی کریں۔

اس ضمن میں رہنمائی کی بھاری ذمہ داری ان ناتواں کندھوں پر آن پڑی۔ میں نے بعض متعلقہ کتب کا مطالعہ کیا لیکن کوئی ایسی کتاب نظر سے نہ گزری کہ جس میں شادی کے موقع پر ہونے والی رسوم ورواج کو زیرِ بحث لایا گیا ہو۔

ان تحریری معلومات کو ایک پمفلٹ کی صورت میں پیش کرنے کا خیال تھا، لیکن انہی دنوں ایک قابل احترام دوست نے سعودی علماء کی (شادی پر سرزد ہونے والی کوتاہیوں سے متعلق) ایک تحریر کا ترجمہ، کتابچہ[1] کی صورت میں مجھے عنایت کیا۔ یہ ایک عمدہ کوشش تھی لیکن بہت سے متعلقہ امور کو اس میں زیر بحث نہیں لایا گیا تھا۔

اب یہ احساس مزید شدت اختیار کر گیا کہ اس موضوع پر کوئی ایسی تحریر ہونی چاہیے جو خاص طور پر اس موقع پر ادا کی جانے والی نامناسب رسوم اور دیگر غلطیوں کی نشاندہی کرے۔

آخر کار فصلِ اول (First Semester) کے امتحانات سے فراغت کے بعد اللہ عزوجل سے استعانت طلب کرتے ہوئے اس کتاب کا آغاز کیا۔

اب ساتھ ساتھ مباحث کا بھی اضافہ ہوتا چلا گیا، خیر اشہب قلم کو مہمیز کیا اور چند ہفتوں کی محنت شاقہ کے بعد اللہ عزوجل کی توفیق سے کتاب مکمل ہوگئی۔

....

[1] یہ ترجمہ انہوں نے خود ''رسم نکاح اور شریعت کی مخالفت'' کے عنوان سے کیا تھا۔ دیکھئے فہرست کتب

کتاب کا نام

''شباب،شادی اور شرع''[1] کے عنوان کا جھومر، کتاب کے سرورق پر اس لئے سجایا گیا تاکہ کتاب کے موضوع کی عکاسی ہو سکے: ''نوجوانی کے مرحلہ میں قدم رکھنے والوں کے لئے شادی کی ضرورت، اور اس کا طریقہ، شریعت کی روشنی میں''۔

اسلوبِ کتاب

☆ کتاب کو آٹھ (۸) حصوں میں تقسیم کیا گیا اور ہر حصے کو (طوالت کی صورت میں) مباحث میں تقسیم کیا گیا۔

☆ کتاب چونکہ عامۃ الناس (عام لوگوں) کے لئے تحریر کی گئی اس لئے موضوعات کو مختصر ٹکڑوں کی صورت میں یا نکات کی صورت میں ترتیب وار بیان کیا گیا ہے۔

☆ احادیث کے حوالے کو اختصار سے بیان کرتے ہوئے صرف مذکورہ مرجع کی متعلقہ ''کتاب'' کا ذکر کیا گیا ہے۔ (مثلاً: مسلم، کتاب الباس والزینۃ)

☆ اگر احادیث سنن اربعۃ[2] میں سے ہے تو محدث العصر الشیخ الألبانی رحمہ اللہ کے حکم کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

☆ مسائل بیان کرتے وقت قرآن وسنت کو مقدم رکھا گیا ہے اور علماء سلف کے قرآن و سنت سے استنباط شدہ مسائل سے رہنمائی حاصل کی گئی ہے۔

☆ آخر میں کچھ مشکل الفاظ کے معانی فہرست کی صورت میں دیئے گئے ہیں۔ حالانکہ

---

[1] شَباب: جوانی

شَرع: اسلام۔ اللہ عزوجل کے اپنے بندوں کے لئے نازل کردہ احکام۔ شریعتِ محمدی ﷺ

[2] ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ

اسلوب کو دانستہ آسان وسادہ رکھنے کی کوشش کی ہے، لیکن بعض اوقات عبارت کی ضرورت و خوبصورتی کے لئے نامانوس یا مشکل الفاظ ذکر ہو جاتے ہیں۔ یہ عمل اس لئے اختیار کیا گیا تا کہ عام قاری کتاب کو مکمل طور پر سمجھ سکے، کوئی مشکل لفظ اس کے لئے رکاوٹ نہ بنے اور وہ اسلامی احکام اور شرعی اصطلاحات سے صحیح طور پر واقفیت حاصل کر سکے۔

☆ اس موضوع پر مزید استفادہ کے لئے (اختتام پر) فہرست کتب تحریر کی گئی ہے۔

شکریہ اور دعا:

سب سے پہلے اپنے رب کا شکر گزار ہوں کہ اس نے ''بندے'' کو تحریر کی توفیق دی۔

اپنے والدین[1] کا بہت زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن کی پرخلوص دعاؤں کے سبب مالکِ کائنات نے اس کام کو میرے لئے آسان کیا اور اپنے دیگر اہلِ خانہ اور اقارب[2] کا بھی ممنون ہوں جو اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھتے ہیں۔

محترم حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ، محترم حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ اور محترم حافظ زبیر علی زئی کے لئے کلماتِ تشکر میری زبان پر ہیں، کہ جنہوں نے میرے استفسارات کے جوابات ارسال کر کے میری رہبری کی۔ خاص طور پر حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کے لئے دل میں تشکر کے احساسات اور سپاس گزاری کے جذبات موجزن ہیں' کہ جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات سے وقت نکال کر اس کتاب پر نظر ثانی کی اور میری حوصلہ افزائی کی۔

عمر فاروق، جاسم صومالی، مجاہد امریکی اور خصوصی طور پر عبداللہ خاں کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جن کی کتب سے میں استفادہ کرتا رہا۔

---

[1] اللہ عزوجل ان کو صحت وعافیت دے اور ان کے عمل وعمر میں برکت دے

[2] ان تمام احباب کے لئے بھی شکریہ کے الفاظ کہتا ہوں کہ جنہوں نے تحصیلِ علم کے سفر کی ابتدا سے لے کر مدینہ یونیورسٹی سے الحاق تک مجھ سے تعاون کیا۔

ساجد بھائی مدیر مکتبہ نورِ حرم نے اپنے مخصوص محبت بھرے انداز میں میرا ساتھ بھرپور تعاون کیا، ان کے تعاون کا بہت شکریہ۔

مذکورہ تمام اشخاص کے لئے دعا گو ہوں، **جزاھم اللہ خیرا**۔

تقصیر کا احساس:

کتاب کی تحریر و ترتیب سے میں مکمل طور پر مطمئن نہیں اور اس میں مزید اصلاح کی گنجائش پاتا ہوں لیکن اس کے باوجود اس کی اشاعت کا اہتمام کیا جا رہا ہے کیونکہ، اسلام سے محبت کرنے والے اس شخص کا پرزور اصرار و تقاضہ ہے کہ "اس کتاب کو تقریب نکاح کے موقع پر مدعوین کو پیش کرنا ضروری ہے، اس لئے کہ علم و عمل کے جمع کرنے کی ایسی عمدہ صورت پھر شاید میسر نہ آسکے"۔ تو اس وجہ سے طباعت میں تاخیر ممکن نہیں جبکہ ان دنوں قلتِ وقت کے سبب اصلاح کے لئے فرصت نہیں۔ اختبار الشہری (Mid-Term Exams.) اور اس کے بعد اختبار النہائی (Final-Term Exams.) کی تیاری کرنا لازمی ہے۔

عربی کا مقولہ ہے: **" مَالَا یُدْرَکُ کُلُّهُ ، لَا یُتْرَکُ جُلُّهُ**

بزبان انگریزی: "Something is better than nothing"

اردو میں یوں سمجھئے: "کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے"۔

امید ہے، مستقبل میں اس کو مزید بہتر انداز میں پیش کرنے کی فرصت میسر آئے گی (انشاء اللہ)

اس کتاب میں اگر کوئی خوبی ہے تو اللہ عزوجل کے کرم کے سبب اور اگر کوئی خامی ہے تو میری غلطی کے سبب۔

"لاریب" صرف ایک کتاب ہے باقی ہر کتاب میں ریب، شک، شبہ، کوتاہی، خطا، تقصیر،

فروگزاشت اور سہو کا احتمال ہے، اس لئے طالب علم، اہلِ علم سے اصلاح کی گزارش کرتا ہے۔

دعا:

اور اس وقت جب میں نبی ﷺ کے شہر میں، نبی ﷺ کی مسجد میں، نبی ﷺ کے مبنر و مصلی کے پاس بیٹھ کر "ریاض الجنة "میں یہ الفاظ تحریر کر رہا ہوں تو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے یہ صدا، دعا کی صورت میں بلند ہو رہی ہے:

"اے اللہ! کتاب کے نفع کو عام کردے اور اس عمل[1] کو میرے لئے عذاب سے نجات اور جنت میں دخول کا سبب بنادے"۔ آمین

اعجاز حسن
عفی اللہ عنہ
(۳ صفر ۱۴۲۴ھ)
ص . ب : ١٠٠٦٦
الجامعة الاسلامية بالمدينة النبوية
المملكة العربية السعودية[2]
ای میل: alfauzislamic_c@yahoo.com

---

[1] اے اللہ! میرے اعمال کو ریا سے پاک کردے۔

[2] پاکستان میں پتہ: پی او بکس: ۱۳۰ بہاول نگر۔فون ٠٦٣١ ـ ٧٤٦٧٠

شریکِ حیات

اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

''اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام پاؤ، اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی''۔ (الروم۔۲۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تمہاری دنیا کی یہ چیزیں میرے لئے محبوب کر دی گئی ہیں، عورتیں، اور خوشبو اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے''۔(نسائی ، کتاب عِشْرَةُ النِّسَاء)①

اور اقبال نے کہا:

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ

زندگی کی طویل ڈور میں مشقت بھی ہے اور الفت بھی، حصولِ رزق کی تگ و دو بھی ہے، ضروریات و حاجات کے لئے سعی بھی، پھر اطاعتِ معبود کے لئے جدو جہد بھی اس تگ و دو، سعی اور جدو جہد میں کبھی تھکاوٹ آ لیتی ہے تو کبھی گھبراہٹ اور اکتاہٹ۔ جسم مسلسل محنت سے تنگ ہونے لگتا ہے اور روح عملِ پیہم سے عاجز آ جاتی ہے۔

اور ہاں یہ ہی نہیں کبھی مستقل جدائی کا صدمہ، تو کبھی عارضی فراق کا دکھ۔ کبھی جسمانی عارضہ، تو کبھی روحانی قلق۔ کبھی طنز کا کوئی نشتر، تو کبھی غضب بھرا کوئی کلمہ۔ کبھی ناکامی پر پریشانی، تو کبھی ہار پر اضطراب۔ کبھی آنسوؤں کی برسات، تو کبھی دل کا خون کے آنسو رونا۔

کاشف کربات، مالک کائنات کے سہارے اور اس کی مدد کے بعد، زمین پر انسانی سہارے کی ضرورت، ازل سے خالق کائنات نے اس خاکی کی فطرت میں ڈالی اور اس سہارے کی ایک دلفریب صورت شریکِ حیات ہے۔

---

① ''حدیث صحیح''، صحیح سنن النسائی (الشیخ الالبانی رحمۃ اللہ علیہ)

جو محبت لٹانے والی، دکھوں کو سمیٹ لینے والی، زخموں پر مرہم رکھنے والی، غم و پریشانی کو بانٹنے والی، مسکراہٹ کے پھول سے درد کے کانٹے چننے والی، اپنا تن من دھن نچھاور کرنے والی۔

جس کی آغوش میں جا کر آرام بھول جائیں، جس کے دامن میں جا کر کانٹے پھول ہو جائیں جس کی چھاؤں میں جا کر دکھ دھول ہو جائیں[1]۔ بے کیف زندگی رنگین اور بے رنگ زیست حسین ہو جاتی ہے، ہر خزاں بہار ہو جاتی ہے، ہر چٹان آبشار ہو جاتی ہے۔ ایسی ہستی جو سکھ درد میں شریک جو پریشانیوں میں رفیق، دردمند، مہربان اور شفیق، جس کے تبسم سے دکھ ہوا ہو جائے[2]، جس کے تکلم سے درد دوا ہو جائے[3]، جس کے لمس سے تھکاوٹ دور ہو جائے، جس کے سخن سے گھبراہٹ کافور ہو جائے۔

جو آنکھوں کا نور بھی ہو، دل کا سرور بھی جس کی محفل میں دل خوشی سے معمور بھی ہو اور نشاط سے بھرپور بھی، جو محبت کی پیامبر ہو اور اطاعت کا پیکر ہو، جو عفت کا شاہکار ہو اور رب کی فرمانبردار ہو، جو دنیا کو بہار کر دے اور آخرت کو گلزار کر دے۔

یہ پاکیزہ بندھن!

اور نکاح کا یہ پاکیزہ بندھن، دو انسانوں کا خوبصورت ملاپ ہے، جس کی بنیاد رب کی اطاعت ہے، اور عصمت کی حفاظت ہے۔ ایسا مقدس رشتہ ہے جو مالک کائنات کے ہاں معتبر اور معاشرے کی نظر میں مؤقر۔ ایسا نفیس رشتہ جس میں محبت والفت پائیدار ہے، جس میں ہمدردی و تعاون دائمی ہے، جس میں روحانی تسکین بھی ہے اور جسمانی راحت بھی ہے، جو دو خاندانوں میں قربت کا سبب ہے اور اولاد جیسی نعمت کا ذریعہ ہے۔ اس کے برخلاف مرد وعورت کا ناجائز تعلق خالق کائنات کی نافرمانی ہے۔ معاشرے کا بگاڑ ہے، اخلاق کی تباہی ہے، نسل انسانی کا انقطاع ہے، روح وجسم کے لئے قاتل ہے، برائی کی جڑ ہے، عفت وعصمت کے لئے زہر ہے۔

اے ہمارے مالک! نکاح کے اس پاکیزہ بندھن کو ہمارے لئے محبوب کر دے، اور ہوس و حرص اور بے حیائی وبداخلاقی پر مبنی ہر ناجائز تعلق کو ہمارے لئے مبغوض ومکروہ کر دے۔

اے ہمارے مالک! ہمیں ہدایت کی طرف ہدایت دے، اور ہمیں ہدایت پر استقامت دے۔ ﴿آمین﴾

---

[1] [2] [3] یعنی بے سکونی کے درد کو سکون کی دوا مل جائے۔

پہلا حصہ

''شادی'' کیا ہے؟ (مفہوم و معنی)

ہمارے ہاں عام طور پر[۱] شادی سے مراد ''تقریبِ نکاح'' لی جاتی ہے جبکہ نکاح سے مراد ''عقد'' لیا جاتا ہے۔

''شادی'' فارسی زبان کا لفظ ہے اور اس کا معنی ہیں ''خوشی''، ''جشن'' اور ''بیاہ'' [۲]

''بیاہ'' ہندی زبان کا لفظ ہے اور اس کا معنی ہیں ''شادی''، ''عقد'' اور ''نکاح'' [۳]

''نکاح'' عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کا معنی ہیں ''زواج (شادی کرنا)'' اور ''مجامعت'' [۴]

الشیخ العثیمین[۵] رحمہ اللہ تعالیٰ، ''الزواج'' میں أبو علی القالی کے حوالے سے لکھتے ہیں، ''اہلِ عرب نے ان دونوں معانی میں ایک باریک فرق کیا ہے، جب یہ کہا جائے کہ ''**نکح فلانة أو بنت فلان**'' (اس نے فلاں عورت یا فلاں کی بیٹی سے نکاح کیا) تو اس کا معنی ہے ''شادی کرنا'' اور جب یہ کہا جائے ''**نكح امرأته أو زوجته**'' (اس نے اپنی عورت یا اپنی بیوی سے نکاح کیا) تو اس کے معنی ہیں ''مجامعت کرنا''۔ [۶]

''عقد'' عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں ''طرفین کا کسی بات پر اتفاق کرنا اور اتفاق

---

[۱] پاکستان میں

[۲] فیروز اللغات، اردو جامع

[۳] فیروز اللغات، اردو جامع

[۴] المُعْجَمُ الوَسِيط

[۵] محترم محمد بن صالح العثیمین ؒ کا شمار سعودی عرب کے معروف اور کبار علماء میں ہوتا ہے۔ آپ نے تصنیف و تالیف اور دعوت و تبلیغ کے میدان میں بے مثال خدمات سرانجام دیں۔ چند سال قبل آپ کی وفات ہوئی۔ اللہ عزوجل آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

[۶] ''نکاح در حقیقت تو عقد کا نام ہے، لیکن مجازی طور پر وطی کے لئے مستعمل ہے اور یہی قول صحیح ہے۔

(بلوغ المرام، شارح محترم صفی الرحمٰن مبارکپوری حفظہ اللہ)

معجم مقاييس اللغة میں بھی نکاح کو عقد ہی سے تعبیر کیا گیا ہے۔

شدہ بات کی پابندی کرنا اور اس پر عمل درآمد کرنا، جیسے کسی سودے یا شادی کا عقد۔ ①

انگریزی زبان میں شادی کے لئے Marriage یا Wedding کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں② اور نکاح کے لئے Marriage، Matrimony یا Wedlock کے الفاظ مستعمل ہیں۔③

نکاح کے معنی شرع میں:

الشیخ العثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے ''الزواج'' میں لکھا ہے ''مرد وعورت کے مابین معاہدہ جس کا مقصد یہ ہو کہ طرفین ایک دوسرے سے لطف اندوز ہوں، اور نیک وصالح خاندان کو تشکیل دیں، پاکیزہ معاشرے کی تعمیر کریں'' تو یہ تین مقاصد ہیں، جو اسلام میں نکاح سے مطلوب ہیں۔

''شریعت میں نکاح کا حکم''

اللہ عزوجل نے فرمایا:

''عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کرلو''۔ (النساء:۳)

اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں بیان کیا ہے کہ نکاح انبیاء ورسل کی سنت ہے۔

''ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اور ہم نے سب کو بیوی بچوں والا بنایا تھا''۔ (الرعد:۳۸)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، (خبردار!) جو میری سنت سے منہ پھیرے گا، وہ مجھ سے نہیں''۔ (بخاری، کتاب النکاح)

(وضاحت: حدیث اختصار کے ساتھ بیان کی گئی ہے)

① المعجم الوسیط
② اردو انگلش ڈکشنری، فیروز سنز
③ Al-Mawrid المؤرد (عربی۔انگریزی لغت)

Marriage: A formal, usually legally recognized, agreement between a man and a woman making them husband and wife.

(Oxford, Advanced Learner's Dictionary)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے شادی کرو، کیوں کہ میں دیگر امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا''۔ (١)

(أبوداؤد، کتاب النکاح)

محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا:

''اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شخص نکاح کرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ نکاح کرلے، کیونکہ نکاح نگاہوں کو بچانے والا اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جس شخص کو نکاح کی استطاعت نہ ہو، اس پر روزے کا اہتمام والتزام لازم ہے کیونکہ روزے رکھنا اس کے لئے ڈھال ہے''۔ (یعنی روزے رکھنا اس کی شہوت پر بند باندھتا ہے)

(بخاری، کتاب النکاح)

رسول اللہ ﷺ نے تَبَتُّـــــل (عورتوں سے قطع تعلق کرنا اور نکاح سے پرہیز کرنا تاکہ اللہ عزوجل کی عبادت کی جائے) سے اور خصی ہونے (نامرد ہونے) سے منع کیا فرمایا۔

(بخاری، کتاب النکاح)

ان آیات واحادیث سے یہ واضح ہے کہ:

''نکاح ایک شرعی عمل ہے اور مسنون ہے''۔

''ہر صاحبِ شہوت اور صاحبِ استطاعت کے لئے اس کی تاکید ہے''۔

''انبیاء کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے''۔

---

(١) ''حدیث صحیح'' جیسا کہ الشیخ ناصر الدین الالبانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''آداب الزفاف'' میں ذکر کیا ہے۔ آپ کا شمار اس صدی کے محدثین میں ہوتا ہے، آپ کی حدیث کے میدان میں خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آپ نے موضوع اور ضعیف احادیث کو اپنی معرکۃ الآراء تالیف "سلسلة الاحاديث الضعيفة و الموضوعة و أثرها السيئ على الامة" میں جمع کرنے کی گرانقدر کوشش کی ہے، اور صحیح احادیث کی معرفت میں امت مسلمہ کی رہنمائی کی ہے۔ اللہ عزوجل آپ کو اس عظیم عمل پر جزائے خیر عطا فرمائے۔ مذکورہ تالیف کے علاوہ بھی آپ کی بہت سی گراں مایہ تالیفات ہیں۔ جن میں چند کے نام یہ ہیں

(١) سلسلة الاحاديث الصحيحة و شيء من فقهها (٢) صحيح سنن ابی داؤد (٣) صحيح سنن ابن ماجه
(٤) صحيح الترغيب و الترهيب (٥) ضعيف سنن الترمذی

بعض اوقات نکاح واجب کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ مثال کے طور پر ''اگر کوئی مرد قوی الشہوت ہو اور اسے خدشہ ہو کہ نکاح نہ کرنے کی صورت میں وہ گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے گا، تو ایسی صورت میں اس کے لئے شادی واجب (ضروری) ہے تا کہ اپنے آپ کو پاکدامن رکھ سکے اور گناہ سے بچا سکے۔ ①

(واجب کا معنی یہ ہے کہ وہ عمل کرنا اب اس کے لئے ضروری ہو جاتا ہے، اور نہ کرنے کی صورت میں وہ گنہگار ہے)
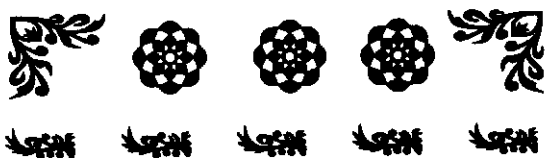
① 0 سبل السلام، کتاب النکاح، باب النکاح (الامیر الصنعانی رحمہ اللہ)
0 منہاج المسلم (محترم ابو بکر الجزائری حفظہ اللہ)
0 الزواج (محترم محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ)
0 مختصر فقہ الاسلامی (محترم محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ التویجری حفظہ اللہ)

دوسرا حصہ

شادی کیوں کی جائے؟

(1) اس کے لئے کہ یہ انبیاء کی سنت ہے، اور اسلام میں اس کی ترغیب دی گئی ہے۔ جیسا کہ گذشتہ صفحہ پر بیان کیا گیا ہے۔

(2) ''مرد وعورت کی حفاظت اور پاکدامنی کے لئے''۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا'' اے نوجوانوں کی جماعت ! تم میں سے جو شخص نکاح کرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ نکاح کرلے، کیونکہ نکاح نگاہوں کو بچانے والا اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جس شخص کو نکاح کی استطاعت نہ ہو، اس پر روزے کا اہتمام والتزام لازم ہے کیونکہ روزے رکھنا اس کے لئے ڈھال ہے۔ (بخاری، کتاب النکاح)

اور یہی معاشرہ کو اخلاقی گراوٹ سے محفوظ کرنے کا ذریعہ ہے، کیونکہ اگر نکاح کا بندھن نہ ہوتو مردوں اور عورتوں کے درمیان برائی عام ہو جائے۔

(3) میاں بیوی کا باہم فائدہ اٹھانے کے لئے: ہر ایک کے دوسرے پر حقوق ہیں، مرد عورت کی کفالت کا بوجھ اٹھاتا ہے اور اس کے نان ونفقہ کا ذمہ دار ہوتا ہے اور اس کے لئے کھانے پینے اور رہائش ولباس کا مناسب انتظام کرتا ہے۔

دوسری طرف عورت گھر کا انتظام وانصرام سنبھالتی ہے اور مرد کے لئے مددگار ہوتی ہے۔

(4) خاندانوں اور قبائل کے آپس میں تعلق استوار کرنے کے لئے: کتنے ہی خاندان ایسے ہوتے ہیں جو ایک دوسرے سے آشنا نہیں ہوتے لیکن اس پاکیزہ بندھن کی بدولت وہ قرابت کی منازل طے کر لیتے ہیں۔

(5) نسلِ انسانی کی بقاء کے لئے، کیوں کہ نکاح نسل کے حصول کا ذریعہ ہے اور نسل ہی پر انسانی بقاء کا دارومدار ہے، اگر نکاح کا بندھن نہ ہو تو دو باتوں کا پیدا ہونا لازمی ہے۔

(أ) نسلِ انسانی کا فنا ہونا:

(ب) نسلِ انسانی کی (ناجائز) بقاء، زنا اور بدکاری کے ذریعہ سے جس میں نسب غیر معلوم اور اخلاق معدوم۔

مرد و عورت کا ایک دوسرے سے راحت و سکون حاصل کرنا، جیسا کہ صفحہ نمبر ۱۶ پر بیان کیا جاچکا ہے۔

شادی نہ کرنے کے نقصانات

☆ زنا کا دروازہ کھلتا ہے اور مسلمانوں کی عزتیں غیر محفوظ ہوجاتی ہیں۔

☆ میاں بیوی کی جائز اور حقیقی فرینڈ شپ (Friend Ship) سے محرومی کی وجہ سے ناجائز اور غیر حقیقی فرینڈ شپ (دوستی) کا غیر شرعی تصور جنم لیتا ہے۔

☆ انسان ایک مسرت بھرے خاندان اور اولاد جیسی خوبصورت نعمت سے محروم رہتا ہے۔

☆ ہم جنس پرستی کی دلدل میں ڈوبنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ یاد رہے کہ قوم لوط کا فعل کرنے والے فاعل و مفعول دونوں کی سزا قتل ہے۔

(أبوداؤد، کتاب الحدود۔ النسائی۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ أحمد) [۱]

☆ مشت زنی کے زہر کے سبب انسان جسمانی کمزوری کا شکار ہوجاتا ہے۔ ذہین نشین رہے کہ مشت زنی کرنا حرام ہے۔ (دیکھئے صفحہ نمبر ۹۸)

پاکدامنی کی جزا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ دے گا۔ جس روز اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا اور ان میں سے ایک وہ شخص ہے جسے

---

[۱] ''حدیث حسن صحیح''، صحیح سنن ابی داؤد

منصب اور حسن و جمال والی عورت نے بلایا (دعوتِ گناہ دی) لیکن اس نے کہا کہ میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں''۔ (بخاری، کتاب الحدود)

(وضاحت: حدیث اختصار کے ساتھ بیان کی گئی ہے)

زنا کا گناہ:◇[۱]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:
میں نے عرض کیا'' اے اللہ کے رسول ﷺ، کون سا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا'' یہ کہ تم اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ جبکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا''، کہنے لگے میں نے عرض کیا'' پھر کونسا؟'' فرمایا'' یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالو کہ وہ تمارے ساتھ کھائے گی''۔ کہنے لگے کہ میں نے عرض کیا'' پھر کونسا؟'' فرمایا'' یہ کہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو''۔ (بخاری، کتاب الحدود)

زنا کی سزا (آخرت میں):

اور ایک حدیث میں ہے کہ'' رسول اللہ ﷺ کو ایک تنور لایا گیا، اس تنور میں ایک شور برپا تھا اور آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ آپ نے اس میں جھانک کر دیکھا تو بہت سے مرد اور عورتیں ننگے دکھائی دیئے، جن کو نیچے سے آگ کی لپٹ لگتی تھی تو یہ لوگ چیخنے لگتے تھے، یہ زنا کار مرد اور عورتیں تھیں''۔ (بخاری، کتاب التعبیر)

زنا کی سزا (دنیا میں):

کنوارے زانی اور کنواری زانیہ کی سزا سو درے (کوڑے) اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔

◇[۱] توبہ: گناہوں کو معاف کروانے کا ذریعہ ہے۔ لیکن شرطیہ کہ اولاً: اس گناہ کو چھوڑ دے (جس سے توبہ کر رہا ہے) ثانیاً: ندامت کا اظہار کرے۔ ثالثاً: آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے۔ رابعاً: اگر اس کا تعلق کسی انسان سے ہے تو اس کا حق ادا کرے یا اس سے معافی طلب کرے۔

شادی شدہ زانی اور شادی شدہ زانیہ کی سزا رجم (سنگسار) کرنا ہے۔(رجم: پتھر مارنا یہاں تک کہ موت آجائے)

زنا کے خواہشمند کے لئے رسول اللہ ﷺ کی نصیحت:

ایک نوخیز نوجوان حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہا "اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے زنا کی اجازت دیجئے، لوگ اسے ڈانٹنے لگے اور کہنے لگے ٹھہرو ٹھہرو! (کیا کہتے ہو؟) آپ ﷺ نے فرمایا "قریب آؤ، وہ شخص کچھ قریب آیا" فرمایا "بیٹھ جاؤ"، نوجوان بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا تم (اپنی) ماں کے ساتھ اس حرکت (زنا) کو پسند کرو گے؟" نوجوان نے کہا "اللہ مجھے آپ پر قربان کرے، اللہ کی قسم ہرگز نہیں" فرمایا پھر لوگ بھی اپنی ماؤں کے ساتھ زنا کیے جانے کو پسند نہیں کرتے"۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے اپنی بیٹی، بہن، خالہ، اور پھوپھی سے زنا کرنے کے بارے میں سوال کیا، ہر بار نوجوان انکار کرتا رہا، اور رسول اللہ ﷺ مذکورہ بالا جواب دہراتے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک اس (نوجوان) کے اوپر رکھ کر فرمایا "اے اللہ اس کے گناہوں کو معاف فرما۔ اس کے دل کو پاک کر۔ اس کی شرم گاہ کی حفاظت فرما"۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نوجوان نے پھر پلٹ کر بھی کبھی کسی چیز کی طرف نہ دیکھا۔

(مستدرک حاکم، حدیث صحیح ہے)[1]

[1] بحوالہ "تحفۃ العروس" صفحہ نمبر 594

تیسرا حصہ

شادی کب کی جائے؟ ①

اسلام اپنے پیروکاروں کو اس بات کا درس دیتا ہے کہ وہ سن بلوغت کی حد کو پہنچتے ہی شادی کے بندھن میں بندھ جائیں، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے "اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شخص نکاح کرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ نکاح کرلے، کیونکہ نکاح نگاہوں کو بچانے والا اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جس شخص کو نکاح کی استطاعت نہ ہو، اس پر روزے کا اہتمام والتزام لازم ہے کیونکہ روزے رکھنا اس کے لئے ڈھال ہے"۔ (بخاری، کتاب النکاح)

استطاعت کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

استطاعتِ بدنی:

تو جب بھی انسان سنِ بلوغت (Age of puberty) کو پہنچے تو اس کو شادی کر لینی چاہیئے۔ (یعنی جب بھی وہ جسمانی طور پر شادی کے قابل ہو جائے۔)

استطاعتِ مالی:

استطاعتِ مالی سے مراد یہ ہے کہ اس کے پاس اس قدر مال ہو کہ وہ بیوی کے نان ونفقہ کا انتظام کر سکے اور اس کو حق مہر دے سکے۔

اسلام چونکہ معاشرہ کو پاکیزہ دیکھنا چاہتا ہے اور شادی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، اسی وجہ سے نہایت معمولی استطاعتِ مالی بھی شریعت کی نظر میں قابلِ قبول ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے قرآن کی چند سورتوں کی تعلیم کو عورت کے لئے حق مہر قرار دیا اور مرد و عورت کو رشتۂ ازدواج میں منسلک کر دیا۔ (بخاری، کتاب النکاح)

---

① "شادی کب کی جائے؟" یعنی کس دن یا کس ماہ میں کی جائے، اسی معنی کو صفحہ نمبر   پر "تاریخ" کے موضوع کے تحت دیکھئے

اس کے علاوہ دیگر مثالیں بھی کتبِ احادیث میں مذکور ہیں، جن میں معمولی، استطاعت مالی رکھنے والے اشخاص کی شادی کرنے پر تائید کی گئی۔

ہمارے معاشرے میں یہ نامناسب ریت پرورش پا چکی ہے کہ شادی میں تاخیر کی جائے اور اس ضمن مختلف عذر تراشے جاتے ہیں۔

(1) تکمیلِ تعلیم کا بہانہ۔

(2) لڑکے کی نوکری کا بہانہ۔

(3) ذمہ داریوں سے فرار۔ بعض مردوں اور عورتوں کا خیال یہ ہوتا ہے کہ نوجوانی کی زندگی Enjoyment ہے۔ اس عمر میں شادی کر کے انسان خواہ مخواہ ذمہ داریوں میں گھر جاتا ہے۔ یہ سوچ اس لئے غلط ہے کہ اولاً انسانی کو اللہ عزوجل نے ذمہ داری اٹھانے ہی کے لئے تو پیدا کیا ہے، ثانیاً یہ ذمہ داری اسے گناہ کے راستے سے بچاتی ہے۔ ثالثاً جلد یا بدیر آخر تو اسے یہ ذمہ داری اٹھانی ہی ہے، تو جلد ذمہ داری سنبھال کر انسان، زندگی گزارنے کا سلیقہ سیکھتا ہے۔

(4) مالی تنگدستی کا عذر۔ اس سے قبل یہ بیان کیا جا چکا ہے، کہ معمولی استطاعتِ مالی بھی شادی کے لئے کافی ہے۔[1]

بعض لوگ لڑکی یا لڑکے کی شادی میں تاخیر کرتے ہیں اس کے اسباب یہ ہیں: گھر والوں کو اپنی خدمت کروانے کا لالچ، کسی بہت مالدار آسامی کی تلاش، خاندان میں رشتہ کی تلاش، اپنی ذات (برادری) میں رشتہ کرنے پر اصرار، وٹہ سٹہ کا انتظار، اس کی تنخواہ یا دولت سے فائدہ اٹھانے کی سوچ۔

ان تمام بہانوں کی کوئی شرعی حیثیت نہیں اور شادی میں رکاوٹ پیدا کرنا شریعت کی نظر میں ناپسندیدہ ہے۔

محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص (نکاح کا) پیغام بھیجے جس

[1] راقم کا ایک دوست اس بارے میں کہا کرتا تھا: ''جہاں دس روٹیاں پکتی ہیں دو اور سہی''

کے دین اور اخلاق سے تم راضی ہو، تو اس سے نکاح کرادو۔ اگر تم ایسا نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور لمبا چوڑا افساد رونما ہوگا''۔ (ترمذی، کتاب النکاح) [1]

اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ جیسے ہی کوئی دیندار اور با اخلاق طلبگار ملے تو تاخیر مت کرو، یہ تاخیر فتنہ و فساد کا سبب بنے گا۔

اور شاید آج ہمارے معاشرے میں پھیلنے والے فتنہ کا ایک حقیقی سبب یہ بھی ہے۔

شادی میں تاخیر کے نقصانات:

شادی میں تاخیر کرنے سے برائی کے گڑھے میں گرنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے اور انہی خطروں کا اندیشہ ہوتا ہے جو شادی نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں (دیکھئے صفحہ نمبر)

اللہ عزوجل کی مدد:

تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ پر حق ہے:

(۱) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

(۲) وہ غلام جو آزاد ہونے کے لئے (اپنے مالک) کو رقم کی ادائیگی کے لئے کوشاں ہو۔

(۳) نکاح کرنے والا، جو پاکدامنی کی زندگی گزارنا چاہتا ہو۔

(ترمذی، کتاب فضائل الجہاد) [2]

---

[1] ''حدیث حسن'' صحیح جامع الترمذی

[2] ''حدیث حسن'' صحیح جامع الترمذی

چوتھا حصہ

شادی کہاں کی جائے؟

عام طور پر مشہور یہ ہے کہ مسجد میں نکاح کیا جائے۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ جس حدیث میں اس کا ذکر ہے وہ حدیث ضعیف ہے۔ [1]

اس لئے ضروری نہیں کہ مسجد میں کیا جائے۔ مسجد میں یا مسجد کے علاوہ کسی بھی جگہ پر ہوسکتا ہے۔

تقریبِ نکاح یا دعوتِ ولیمہ کے لئے مناسب جگہ تلاش کرنی چاہئے، بعض لوگ سڑک پر ہی شامیانے لگا کر تقریب کا انتظام کر دیتے ہیں جس سے راہگیروں اور مسافروں کو دقت و تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جو کہ مناسب نہیں۔ (کیونکہ مسلمان کو ضرر پہنچانا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے)۔

[1] دیکھئے "سلسلة الاحادیث الضعیفة والموضوعة و اثرها السیء فی الامة" (الشیخ الالبانی رحمۃ اللہ علیہ) حدیث نمبر 978، جلد نمبر 2

پانچواں حصہ

شادی کس سے کی جائے؟

قرآن کریم سے رہنمائی

نیک، فرمانبردار، نگہبان:

اللہ عزوجل نے فرمایا: ''پس نیک فرمانبردار عورتیں خاوند کی عدم موجودگی میں بہ حفاظت الٰہی نگہداشت رکھنے والیاں ہیں''۔ (النساء۳۴)

آیت میں بیان کردہ صفات کی حامل:

اللہ عزوجل نے فرمایا: ''اگر وہ (پیغمبر) تمہیں طلاق دے دیں تو بہت جلد انہیں ان کا رب، تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں عنایت فرمائے گا، جو اسلام والیاں، ایمان والیاں، اللہ کے حضور جھکنے والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت بجا لانے والیاں، روزے رکھنے والیاں ہوں گی، بیوہ اور کنواریاں''۔ (التحریم۔۵)

آرام وسکون کا باعث بننے والی:

اللہ عزوجل نے فرمایا: ''اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ، اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کردی''۔ (الروم۔۲۱)

☆ ☆ ☆

حدیث شریف سے رہنمائی

(1) مال، نسب، جمال پر دینداری کو ترجیح:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کسی عورت سے چار اسباب کے باعث نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے، اسکے حسب نسب کی وجہ سے، اس کے حسن و جمال کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے۔ لیکن دیکھو! تم دین والی عورت سے نکاح کرنا''۔ (بخاری، کتاب النکاح)

(2) دینداری اور اخلاق:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص (نکاح کا) پیغام بھیجے جس کے دین اور اخلاق سے تم راضی ہو، تو اس سے نکاح کرادو۔ اگر تم ایسا نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور لمبا چوڑا فساد رونما ہوگا''۔ (ترمذی، کتاب النکاح) [۱]

(3) نیک:

محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دنیا پورے طور پر سرمایہ زندگی ہے اور دنیا کا سب سے اچھا سرمایہ نیک عورت ہے''۔ (مسلم، کتاب الرضاع)

(4) زیادہ محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے والی:

محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے شادی کرو، کیونکہ میں دیگر امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا''۔ (ابوداؤد، کتاب النکاح) [۲]

(5) کنواری:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

---

[۱] ''حدیث حسن'' صحیح جامع الترمذی

[۲] ''حدیث حسن'' صحیح ابی داؤد

''کیا تم نے شادی کر لی؟''۔ میں نے کہا ''ہاں''۔ رسول اللہ ﷺ نے کہا ''کنواری یا بیاہی ہوئی خاتون سے؟'' میں نے کہا ''بیاہی ہوئی خاتون سے''۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کنواری ہوتی اور اس سے ہنسی مزاح ہوتا''۔

ایک اور روایت میں ہے:
''کسی لڑکی سے کیوں نہ شادی کی، جو تمہیں کھلاتی ① اور تم اسے کھلاتے''۔ (مسلم۔ کتاب النکاح) ②

(6) اطاعت گزار اور خوشی کا باعث بننے والی:

رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی عورتیں بہتر ہوتی ہیں؟ فرمایا ''جسے دیکھو تو خوشی محسوس کرو، حکم دو تو تمہاری اطاعت کرے، ناگوار چیزوں میں بھی اپنے آپ کے اندر اور اپنے مال میں شوہر کی مخالفت نہ کرے''۔ (نسائی، کتاب النکاح) ③

لڑکی کے لئے اس کے ولی کو چاہئے کہ ایسا مرد تلاش کرے جو دیندار، با اخلاق اور قوی ہو۔ ان امور کو ترجیح دینی چاہئے اس کے علاوہ اگر دیگر خوبیوں (مثلاً علم، حلم، خودداری وغیرہ) سے آراستہ ہو تو یہ بہت بہتر ہے۔ اسی طرح مال بھی اللہ عزوجل کی نعمت ہے۔ دیندار، مالدار سے شادی کرنے میں خیر ہے۔

وہ عورتیں جن سے شادی نہیں ہوسکتی

ان محرم عورتوں کی دو قسمیں ہیں: ④

---

① ''کھلاتی''، ''کھلاتے'' یعنی کھیل کود

② اسلام میں مطلقہ اور بیوہ خاتون سے شادی کرنے کی کوئی ممانعت نہیں، بلکہ رسول اللہ ﷺ کے عمل سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔

③ ''حدیث حسن صحیح''، صحیح سنن النسائی

④ یہ تقسیم اور تفصیل الشیخ صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے ''الزواج'' میں ذکر کی ہے۔

(۱) ہمیشہ کے لئے محرم[۱] عورتیں۔

(۲) ایک مخصوص مدت تک لئے محرم عورتیں۔

ہمیشہ کے لئے محرم عورتیں

اس میں عورتیں تین طرح سے حرام ہیں:

(۱) نسب کی وجہ سے:

مائیں: اس میں دادیاں، نانیاں شامل ہیں۔

بیٹیاں: اس میں حقیقی بیٹیاں، پوتیاں، نواسیاں اور اس کے نیچے کی لڑکیاں شامل ہیں۔

بہنیں: اس میں سگی بہنیں، سوتیلی بہنیں (ماں یا باپ کی کسی بھی طرف سے) شامل ہیں۔

خالائیں: اس میں اپنی خالہ، اپنے والد اور والدہ کی خالہ، نانا اور نانی کی خالہ، دادا اور دادی کی خالہ شامل ہیں۔

پھوپھیاں: اس میں اپنی پھوپھو، اپنے والد اور والدہ کی پھوپھو، نانا اور نانی کی پھوپھو اور دادا اور دادی کی پھوپھو شامل ہیں۔

بھانجیاں: اس میں سگی بھانجیاں، سوتیلی بھانجیاں (سوتیلی بہن چاہے باپ کی طرف سے ہو یا ماں کی طرف سے) بھانجوں کے بیٹوں اور بیٹیوں کی لڑکیاں اور اس کے نیچے تک شامل ہیں۔

بھتیجیاں: اس میں سگی بھتیجیاں، سوتیلی بھتیجیاں (سوتیلا بھائی چاہے باپ کی طرف سے ہو یا ماں کی طرف سے) بھتیجوں کے بیٹوں اور بیٹیوں کی لڑکیاں اور اس کے نیچے تک شامل ہیں۔

---

[۱] محرم سے مراد ہے جن سے شادی نہیں ہو سکتی، (محرم کا تقریباً یہی معنی ہے)

(۲) رضاعت کی وجہ سے:

جو عورتیں نسب کی وجہ سے حرام ہیں وہی رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہیں۔

(۳) سسرال کی وجہ سے:

☆ آباء واجداد (ماں اور باپ دونوں کی طرف سے) کی بیویاں، اور اوپر تک اس میں شامل ہیں۔یعنی کسی شخص کی بیوی اس کی اولاد، نواسوں، پوتوں اور نیچے تک ان پر حرام ہو جاتی ہے۔

☆ بیٹوں کی بیویاں نیچے تک۔یعنی کسی شخص کی بیوی اس کے والد، دادا، نانا اور اوپر تک ان پر حرام ہو جاتی ہے۔

☆ بیوی کی ماں، دادی، نانی اور اوپر تک۔

☆ بیوی کی بیٹیاں اور اس کے بیٹوں اور بیٹیوں کی لڑکیاں اور نیچے تک۔لیکن اگر جماع سے پہلے بیوی کو طلاق دے دی تو یہ حرام نہیں ہوں گی۔

ایک مخصوص مدت کے لئے محرم عورتیں

☆ بیوی کی بہن یا خالہ یا پھوپھی سے بیوی کی موجودگی میں نکاح، کرنا حرام ہے۔یعنی بیوی کے ساتھ بیک وقت، ان میں سے کسی ایک کو بھی نکاح میں نہیں لاسکتا۔علیحدگی کے بعد (طلاق یا موت کی صورت میں) یہ ممکن ہے۔

☆ عدت گزارنے والی عورت (یعنی وہ عورت کسی دوسرے مرد کی مدت عدت میں ہو)۔

☆ حج اور عمرہ کا احرام باندھنے والی عورت، یہاں تک وہ احرام اتار دے۔

کتابی عورتوں سے نکاح:

☆ اسلام نے مسلمان کو اجازت دی ہے کہ وہ اہلِ کتاب (یہودی اور عیسائی) پاکباز عورتوں سے شادی کرسکتا ہے، پاکباز سے مراد یہ ہے کہ وہ زنا سے بالکل دور ہو، اس شرط

کے بغیر اجازت نہیں۔

☆ لیکن مسلمان پاکباز عورتوں سے شادی کرنے کو اولیت حاصل ہے۔ کیونکہ اہلِ کتاب عورتوں سے نکاح کرنے میں اپنے دین میں فتنہ کا ڈر ہے اور اولاد کی غیر اسلامی تربیت کا بھی۔

اہلِ کتاب کے علاوہ ہندو، سکھ اور دیگر ادیان کی عورتوں سے شادی نا جائز ہے۔

☆ مسلمان عورت کی کسی بھی غیر مسلم مرد، چاہے وہ اہلِ کتاب میں سے کیوں نہ ہو شادی نہیں ہو سکتی۔

اسلام کا ''دعویٰ'' کرنے والے سے شادی (تنبیہ):

مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والوں میں سے اگر کوئی محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے کا انکار کرتا ہے یا قرآن کو تیس پاروں کے ساتھ نامکمل کہتا ہے یا مُردوں سے مدد طلب کرتا ہے اور اسی قسم کے دوسرے شرکیہ یا کفریہ عقائد رکھتا ہے (مرد ہو یا عورت) اس سے شادی نا جائز ہے۔

کبیرہ گناہوں[1] کے مرتکب اور ان پر مُصر (مسلمان) سے شادی کا حکم:

نماز کی عدم ادائیگی پر مصر (مرد وعورت) سے شادی نہیں کرنی چاہئے۔

کبیرہ گناہوں کے مرتکب اور اس پر مُصر (مرد وعورت) سے بھی نکاح نہ کرنے ہی میں عافیت ہے۔

زانی یا زانیہ سے نکاح کرنا حرام ہے (لیکن اگر وہ توبہ کرلے تو پھر جائز ہے)۔

(فتاویٰ اسلامیہ، صفحہ نمبر ۱۰۵، جلد نمبر ۴)

اسلام کے احکامات کا استھزاء (مذاق) کرنے والے سے بھی تعلق نکاح جوڑنا خطرے سے خالی نہیں۔

---

[1] کبیرہ گناہ: وہ گناہ جس کے کرنے پر آگ کی وعید ہو، یا اس کے کرنے والے پر لعنت کی گئی ہو یا غضب کا اظہار کیا گیا ہو۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے ''شرح العقیدہ الطحاویۃ'' صفحہ نمبر 380)

بانجھ عورت سے نکاح:

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا "مجھے ایک خوبصورت اور حسب والی عورت کے بارے یں معلوم ہوا، اور وہ اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں، کیا میں اس سے شادی کرلوں"۔ فرمایا "نہیں" پھر فرمایا "زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے شادی کرو، کیونکہ میں دیگر امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا"۔ [1]

(ابوداؤد، کتاب النکاح)

(وضاحت: حدیث اختصار کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔)

---

[1] "حدیث حسن صحیح"، صحیح سنن ابی داؤد
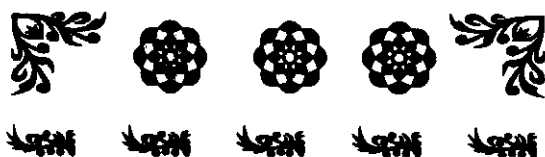
چھٹا حصہ

شادی کیسے کی جائے؟

پہلا مبحث

منگنی:

ہندی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی ہیں ''شادی کی نسبت'' اور یہ ایک رسم کا نام ہے جس میں لڑکی لڑکے کو شادی کے لئے منسوب کر دیتے ہیں۔ ①

''نسبت کرنا'' یا نسبت ٹھہرانا'' بھی اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

عربی زبان میں ''نسبت'' کے مفہوم کے قریب ''خِطبۃ'' کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ہیں ''شادی کے لئے لڑکی کے گھر پیغام بھیجنا''۔ ②

انگریزی میں ''خطبۃ'' کا مترادف Engagement ہے۔ ③

جبکہ منگنی کا مترادف Betrothal ہے ④ لیکن Engagement کا لفظ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ⑤

اسلام میں منگنی کا تصور:

منگنی کی رسم یا تقریب کا اسلام میں کوئی تصور نہیں ملتا، البتہ ''خطبۃ'' ''شادی کا پیغام بھیجنا''

---

① فیروز اللغات اردو جامع
② معجم الوسیط
③ معجم لغۃ الفقہاء (''خطبۃ'' کے لئے Propose کا لفظ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے) میری رائے میں
④ اردو انگلش ڈکشنری فیروز سنز
⑤ English to English and Urdu Dictionary (Feroz Sons)

کا ذکر ضرور ہے۔

غالباً منگنی کی رسم کا تصور ہندوستان کی تہذیب میں موجود ہے۔ جس کے مطابق یہ رسم بڑی دھوم دھام سے کی جاتی ہے اور اس رسم میں عام طور پر مندرجہ ذیل امور کا اہتمام کیا جاتا ہے:

منگنی کی انگوٹھی، منگنی کی تقریب میں برادری کے چیدہ افراد کی شرکت تحائف کا تبادلہ (زیور، کپڑے اور نقدی)، لڑکے اور لڑکی کی آرائش اور پھر نمائش، لڑکے اور لڑکی کے لئے خاندان والوں کی طرف سے تحائف۔

ان دنوں یہ رسم مزید جدت اختیار کر چکی ہے:

تقریب کے لئے باقاعدہ دعوت کارڈز[۱] کے ذریعے ہوٹل یا ہال کی بکنگ، ویڈیو فلم، لڑکے لڑکی کا ایک دوسرے کو از خود انگوٹھی پہنانا، آزادانہ اختلاط، موسیقی، تقریب کی شہرت کا اہتمام، مدعوین کی تعداد میں اضافہ، مہمانوں کی خاطر مدارت کا پر تکلف اہتمام۔

منگنی کی رسم، اسلام کی روشنی میں

منگنی کی انگوٹھی (یا شادی کی انگوٹھی):

اولاً: مردوں پر سونا حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔ آپ نے اسے اتار کر ایک طرف ڈال دیا اور فرمایا ''تم میں سے بعض ایسے ہیں جو بڑھ کر آگ کا انگارہ اٹھاتے ہیں اور ہاتھ میں ڈال لیتے ہیں''۔

(مسلم، کتاب اللباس والزینۃ)

اسی طرح دیگر احادیث میں صراحت ہے کہ سونا مردوں کے لئے حرام ہے۔[۲]

ثانیاً: اس میں عیسائی قوم کی مشابہت ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص

---

[۱] Invitation Card (دعوت نامہ)

[۲] چاہے سونے کی گھڑی ہو یا لاکٹ

نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی اس کا شمار انہی لوگوں میں ہوگا"۔

(ابوداؤد، کتاب للباس)

Woman کے عنوان سے شائع ہونے والے ایک رسالہ (جس کی اشاعت لندن سے ہوتی ہے، شمارہ رقم ۱۹، مارچ ۱۹۶۰، صفحہ ۸) میں سوال کیا گیا: (۱)

"شادی کی انگوٹھی بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں کیوں پہنی جاتی ہے؟"

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے سوال و جواب کے شعبہ کی خاتون ایڈیٹر انجیلا ٹالبوٹ (Angela Talbot) نے بتایا" کہا جاتا ہے کہ اس انگلی میں ایک رگ ہے جس کا براہ راست تعلق دل سے ہے اور قدیم رواج ہے کہ دولہا انگوٹھی دلہن کے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے سرے پر رکھتا ہے اور کہتا "باپ کے نام سے"، پھر اس کی انگشتِ شہادت (۲) پر رکھتا اور کہتا "بیٹے کے نام سے (۳)" پھر اس کی دوسری انگلی پر رکھتا اور کہتا (۴) "روح القدس کے نام سے" پھر "آمین" کا لفظ کہہ کر، آخر کار انگوٹھی کو تیسری انگلی میں پہنا دیتا (۵) اور پھر یہ اسی انگلی میں رہتی"۔ (۶)

اس لئے منگنی یا شادی کی رسم پر انگوٹھی پہننا یا پہنانا (لڑکے اور لڑکی دونوں کے لئے) صحیح نہیں لیکن اس کے علاوہ انگوٹھی پہننا مرد و عوت کے لئے جائز ہے۔

(۱) Why is the wedding ring placed on the third finger of the left hand ?
Answer: It is said that there is a vein that runs directly from the finger to the heart . Also, there is the ancient origin whereby the bride groom placed the the ring on the tip of the bird's left thumb, saying "In the name of the father" on the first finger, sayng "In the name of the son" on the second finger. saying:"And of the Holy Ghost", On the word "Amen" the nng was Finally placed on the third finger where it remained.

(۲) یعنی پہلی انگلی (Index Finger or Fore-Finger)

(۳) یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو باپ اور عیسیٰ علیہ السلام کو بیٹا کہا گیا ہے نعوذ باللہ

(۴) یعنی درمیانی انگلی (Middle Finger)

(۵) یعنی چھنگلیا اور درمیانی انگلی کے بیچ والی انگلی (Third Finger or Ring Finger) یاد رہے کہ چھنگلیا سب سے چھوٹی انگلی کو کہا جاتا ہے۔ (Little Finger)

(۶) انگریزی رسالہ میں شائع ہونے والا یہ سوال و جواب الشیخ الالبانی رحمۃ اللہ علیہ نے "آداب الزفاف" میں ذکر کیا ہے۔

مرد صرف چاندی کی انگوٹھی پہن سکتا ہے، لوہے کی انگوٹھی بھی اس کے لئے ممنوع ہے۔
رسول اللہ ﷺ چھنگلیا میں چاندی کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے تو مرد کے لئے یہی مسنون ہے۔
جبکہ عورت کسی بھی انگلی میں انگوٹھی پہن سکتی ہے۔

متفرق امور:

☆ رسم منگنی میں اسراف اور تکلف ہے، جو شادی کے اخراجات بڑھا دیتا ہے اور یہ اسلام میں ناپسندیدہ ہے۔
☆ مرد و عورت کا اختلاط اسلام میں ممنوع ہے۔
☆ موسیقی اور لڑکی کا نامحرموں کے سامنے بن سنور کر بیٹھنا اسلام میں جائز نہیں۔
☆ بعض اوقات دھوم دھام اور تشہیر کا، منگنی ٹوٹنے کی صورت میں لڑکی کے مستقبل پر برا اثر مرتب ہوتا ہے۔

ان تمام امور کی بنیاد پر رسم منگنی کو ترک کرنا لازم ہے۔ مناسب طریقہ یہ ہے کہ زبانی عہد و پیمان کیا جائے اور نسبت طے کر دی جائے۔

چند متعلقہ احکامات

لڑکی کو دیکھنے کی اجازت:

اسلام نے پیغام دینے والے مرد کو اس بات کی اجازت دی ہے، کہ وہ لڑکی کو دیکھ سکتا ہے۔ (مسلم، کتاب النکاح) اگر ایسے طریقے سے دیکھے کہ لڑکی کو معلوم نہ ہو تو یہ بہتر ہے، اور اگر اس کو معلوم ہو تو تب بھی کوئی حرج نہیں۔ [۱]
کسی با اعتماد خاتون کو بھیج کر بھی یہ مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔

---

[۱] لڑکی کا چہرہ اور ہاتھ دیکھ لے

اجازت صرف پیغام دینے والے مرد کے لئے ہے، نہ کہ اس دیگر مرد رشتہ داروں کے لئے،[1] جو کہ رواج کے مطابق لڑکی دیکھنے چلے جاتے ہیں۔

لڑکی کے ولی کی طرف سے پیغام کی ابتداء:

لڑکی کا ولی اگر کسی مرد میں اعلیٰ اوصاف پاتا ہے تو وہ ابتداء کرتے ہوئے اس کی طرف پیغام بھیج سکتا ہے۔ اسلام میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنی بیٹی حفصہ کے لئے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کو پیغام دینا'' اس کی مثال ہے۔ (بخاری، کتاب النکاح)

لڑکی یا لڑکے کے بارے میں معلومات حاصل کرنا:

پیغام دینے سے قبل لڑکے یا لڑکی کے متعلق معلومات حاصل کرنا بہتر ہے۔ ان سے متعارف لوگوں سے ان کے بارے میں مشورہ کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابیہ کو مشورہ کے طور پر آگاہ کیا تھا کہ ''ابوجہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نہیں اٹھا رکھتا (یعنی وہ عورتوں کو مارتا ہے)''۔ (مسلم، کتاب الطلاق)

نکاح کے پیغام پر پیغام بھیجنے کی ممانعت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے، جب تک کہ پہلا شخص اپنا پیغام ترک کر دے، یا دوسرے کو اجازت نہ عطا کر دے''۔

(بخاری، کتاب النکاح)

منگیتر سے تعلقات:

اسلام کے احکامات کے مطابق عورت کو اپنے منگیتر سے پردہ کرنا لازمی ہے۔

منگیتر سے تنہائی میں ملاقات کرنا اور اس سے ہاتھ ملانا اور اس سے شیریں لہجے میں غیر

---

[1] چاہے اس کا باپ یا بھائی وغیرہ

ضروری گفتگو کرنا یہ سب ممنوع ٹیلیفون پر گفتگو بھی اس میں شامل ہے۔ تصاویر، کارڈز، خطوط اور تحائف وغیرہ[1] کا تبادلہ غیر صحیح ہے۔

اس کے ساتھ سیر و تفریح یا شاپنگ کے لئے جانا بھی ناجائز ہے۔

منگیتر چاہے رشتہ دار (کزن وغیرہ) ہو یا اجنبی یہ پابندیاں ہر ایک پر لاگو ہیں۔

منگیتروں کے مابین مندرجہ بالا ناجائز امور کے لئے رابطہ کے طریقے ایجاد کرنے والے اس میں گناہ شریک ہوں گے۔

حالتِ احرام میں نکاح کا پیغام بھیجنے کی ممانعت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "محرم نکاح کرے، نہ کروائے اور نہ ہی نکاح کا پیغام بھیجے"

(مسلم، کتاب النکاح)

وضاحت: محرم سے مراد وہ شخص ہے جو احرام کی حالت میں ہو۔

نصیحت:

منگنی اور شادی کی درمیانی مدت کو مختصر رکھنا بہتر ہے، کیونکہ طوالت کی وجہ سے عموماً شر پسند عناصر پھوٹ ڈلوانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ بلکہ مناسب یہ ہے کہ نکاح کر لیا[2] جائے اور رخصتی کچھ مدت بعد کر لی جائے۔ یہ رشتہ زیادہ مستحکم ہے اور منگنی کی صورت میں پیدا ہونے والی قباحتوں کا امکان اس میں بہت ہی کم ہے۔ جبکہ لڑکا و لڑکی بھی ملاقات، گفتگو، تحائف کے تبادلہ اور سیر و تفریح وغیرہ سے راحت پاتے ہیں۔

---

[1] صرف تحائف کا تبادلہ گھر والوں کے ذریعہ کرنے کی گنجائش ہے۔

نمازِ استخارہ: [1]

جب کسی کوکوئی جائز کام سرانجام دینا ہواور وہ تردد کا شکار ہو کہ میں یہ کام کروں یہ نہ کروں تو ایسے موقع پر اسلام نے استخارہ کرنے کی ترغیب دی ہے۔اس کی صورت یہ ہے کہ دورکعت نفل خشوع ،اطمینان اور دلجمعی سے ادا کرے اور اس کے بعد (اپنی حاجت کے بارے میں) یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ ، وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ ، فَاقْدِرْهُ لِيْ ،وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ ، فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ ، وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ. [2] (بخاری، کتاب التوحید)

ایک روایت میں ہے کہ " هَذَا الأمر " پر اپنی حاجت ذکر کرے۔

وضاحت: بعض لوگ خود استخارہ کرنے کی بجائے دوسروں سے استخارہ کرواتے ہیں، یہ سنت کی واضح مخالفت ہے۔

استخارہ کے لئے لازمی نہیں کہ یہ سونے سے پہلے کیا جائے۔

نہ ہی یہ لازمی ہے کہ استخارہ کے نتیجہ میں خواب میں کوئی اشارہ ملے گا۔

استخارہ کے بعد انشاء اللہ، مالک کائنات بہتر کام کی طرف بندے کے دل کو راغب کردے گا۔

اگر ایک دفعہ استخارہ کے بعد، امر واضح نہ ہو تو وقتاً فوقتاً استخارہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

---

[1] نمازاستخارہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ عزوجل سے کسی کام کی خیر طلب کرنے کیلئے نماز پڑھنا (شادی کے لئے لڑکی یا لڑکے کے انتخاب کے موقع پر استخارہ کرنا یقیناً خیر کا باعث ہے)۔

[2] دعا کے اردو ترجمہ کیلئے دیکھئے حصن المسلم (اردو) مکتبہ دارالسلام

دوسرا مبحث

جہیز

جہیز کی شرعی حیثیت:

''جہیز'' کوئی شرعی حکم نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے متعدد شادیاں کیں، لیکن آپ کی ازواج مطہرات میں سے کوئی بھی اپنے ساتھ جہیز لے کر نہیں آئی۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی چار بیٹیاں تھیں، آپ نے چاروں کی شادیاں کیں لیکن آپ نے کسی کو بھی شادی کے موقع پر جہیز نہیں دیا۔ اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے بھی کسی سے اس رواج کی اصل نہیں ملتی۔

اس اعتبار سے یہ خالص ہندوانہ رسم ہے۔ اس لئے کہ ہندو مذہب میں عورت وراثت کی حقدار نہیں ہے، باپ کی جائداد کی وارث صرف اولادِ نرینہ ہوتی ہے۔ اس بنا پر ہندو شادی کے موقع پر لڑکی کو گھریلو نوعیت کے سامان کی شکل میں اپنی جائداد میں سے کچھ حصہ دے دیتے ہیں۔ مسلمانوں نے بھی اس رواج کو اختیار کر لیا۔ اس کی وجہ سے وہ متعدد مشکلات کا شکار ہو گئے۔ ایک تو جہیز کو لازمی تصور کر لیا گیا ہے حتیٰ کہ اس کے لئے بھاری قرض بھی لینا پڑے تو لیتے ہیں۔ ثانیاً ہندوؤں کی طرح پھر لڑکیوں کو بالعموم وراثت میں سے حصہ نہیں دیتے، بھائی جہیز ہی کو وراثت کا بدل قرار دے کر بہنوں کو وراثت سے محروم رکھنے کی مذموم سعی کرتے ہیں۔

اللہ عز وجل نے مرد کو عورتوں پر قوام بنایا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ عورت پر اپنا مال خرچ کرنے والا ہے۔ یہ مال خرچ کرنا کیا ہے؟ عورت کو مہر دینا، اس کے نان و نفقہ کا انتظام کرنا اور شادی کے بیشتر اخراجات برداشت کرنا۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت میں مرد کو ولیمہ کرنے کا حکم دیا

گیا ہے، لیکن لڑکی یا لڑکی کے والدین پر کوئی خرچ نہیں ڈالا گیا ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بابت جو مشہور ہے کہ نبی ﷺ نے ان کو جہیز کے طور پر کچھ سامان دیا تھا۔ یہ لکیر غلط ہے۔ اس معنی میں جہیز کا لفظ ہی قرآن یا حدیث میں موجود نہیں ہے۔ حضرت فاطمہ کو جو کچھ دیا گیا اس کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اپنا کوئی گھر بار نہیں تھا، نبی کریم ﷺ ہی ان کے کفیل تھے۔ آپ کے پاس ہی ان کی پرورش ہوئی۔ جب آپ نے اپنی صاحبزادی کے ساتھ ان کا نکاح بھی کر دیا، تو گھر بسانے کے لئے چند چیزیں آپ نے انہیں عطا فرمائیں تھیں اور وہ حسب ذیل ہیں:

''ایک چادر، ایک تکیہ چمڑے کا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، ایک چکی، ایک مشک اور دو مٹکے'' (البدایہ ۶/۳۴۷) اور بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ یہ ساری چیزیں نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کی ایک چادر فروخت کر کے خریدی تھیں۔ گویا یہ سامان بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کی رقم سے تیار ہوا تھا۔[1]

جہیز اور تحفہ (ہبہ) میں فرق:

بعض لوگ کہتے ہیں اپنی اولاد کو عطیہ یا ہبہ دینا، کوئی بری بات تو نہیں۔ یقیناً یہ بات تو صحیح ہے، اپنی اولاد کو عطیے یا ہبے کے طور پر دینا جائز بلکہ مستحب ہے۔ لیکن عطیہ یا ہبہ تو دل کی خوشی سے دیا جاتا ہے۔ دوسرا اپنی طاقت کے مطابق دیا جاتا ہے۔ تیسرے اس میں کسی کا دباؤ نہیں ہوتا۔ چوتھے اسے وراثت کا بدل نہیں سمجھا جاتا۔[2]

اگر مندرجہ بالا امور کو مدنظر رکھتے ہوئے، شادی کے موقع پر بیٹی کو تحائف دیئے جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ باقی اولاد سے بھی ایسا ہی سلوک کیا جائے۔

---

[1] [2] ہفت روزہ ''الاعتصام'' ۱۹؍جولائی ۲۰۰۲ء ''کچھ شادی بیاہ کی رسومات کے بارے میں'' بقلم ''حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ'' صفحہ نمبر ۱۴۔۱۵۔ اس مضمون سے یہ مختصر انتخاب درج کیا گیا ہے۔

جہیز کی مروج صورت معاشرتی لعنت ہے اور اس کے نام پر کتنی ہی نوجوان لڑکیوں کے ارمانوں کا خون ہو چکا ہے۔ اس کو ترک کرنا لازمی اور نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ اسلام کے احکام کے مخالف ہے ۔

وراثت:

☆ بیٹیوں اور بہنوں کو جہیز دیکر وراثت سے محروم کرنا اسلامی احکامات کی خلاف ورزی ہے۔

☆ بیٹیوں اور بہنوں کو قطع تعلق کی دھمکی دیکر وراثت سے محروم کرنا بھی اسلامی احکامات کے منافی ہے۔

☆ کسی مسلمان کا مال (یا کوئی بھی معمولی حق) اس سے زبردستی یا دھوکہ سے حاصل کرنا ظلم ہے۔

تیسرا مبحث

حق مہر اور ولی کے احکام

حق مہر:

وہ رقم ہے جو مرد نکاح کے وقت عورت کو ادا کرتا ہے، یا ادا کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔

حق مہر کی ادائیگی مرد پر واجب اور ضروری ہے، اگر عورت اس میں کوئی رعایت کر دے تو یہ عورت کا حق ہے۔

حق مہر کی مقدار:

رسول اللہ ﷺ نے ایک مفلس صحابی کا نکاح کیا اور عورت کا حق مہر، ''قرآن کی تعلیم'' مقرر کیا (یعنی مرد، عورت کو قرآن کچھ سورتیں سکھلائے گا)۔ (بخاری، کتاب النکاح)

رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کا حق مہر بارہ اوقیہ اور ایک نَش تھا جو کہ پانچ سو درہم کے برابر ہے۔ [۱] (مسلم، کتاب النکاح) یہ تقریباً ایک سو چالیس (140) سعودی ریال بنتا ہے۔ [۲]

---

[۱] پانچ سو درہم تقریباً ۹۲ تولہ چاندی کے برابر ہوتا ہے جیسا کہ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ نے ذکر کیا ہے تو چاندی کے موجودہ ریٹ کے حساب سے قیمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

ایک اوقیہ (چاندی کا) 40 درہم کے برابر ہوتا ہے۔ ایک نش آدھا اوقیہ کے برابر ہوتا ہے۔ ایک اوقیہ (چاندی کا) تقریباً 112.512 گرام کے برابر ہوتا ہے (معجم لغۃ الفقہاء)

[۲] مختصر الفقہ الاسلامی' صفحہ نمبر 818 (یہ کتاب ۱۴۲۲ھ میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی تھی تو راقم کے رائے میں' ان دنوں بھی اندازاً اتنے ہی ریال ہوں گے' واللہ عزوجل اعلم)

ان احادیث اور دیگر احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ حق مہر معمولی لوہے کی انگوٹھی کی قیمت کے برابر بھی ہوسکتا ہے اور زیادہ بھی، جتنی مرد کی استطاعت ہو۔ لیکن بہت زیادہ حق مہر کی، عورت اور اس کے سرپرستوں کی طرف سے طلب جس سے شادی کا عمل دشوار ہو جائے، یہ ناپسندیدہ ہے۔

نوٹ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ایک قصہ بیان کیا جاتا ہے کہ ''جب آپ نے زیادہ مہر رکھنے سے ممانعت فرمائی تو ایک عورت نے آپ پر اعتراض کیا اور آپ نے عورت کے اعتراض کو قبول کیا''۔ یہ قصہ صحیح نہیں ہے۔

(O تحفۃ العروس، صفحہ نمبر ۱۰۹، O قصص لا تثبت، الجزء الأول، القصۃ الأولی، صفحہ نمبر ۳۵)

نکاح میں لڑکی کی مرضی طلب کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بیوہ کا نکاح اس کے مشورہ کے بغیر نہ کیا جائے اور نہ کنواری کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کیا جائے''۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول! اس سے اجازت کیسے لی جائے''۔ فرمایا ''اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے''۔

(بخاری، کتاب النکاح)

اس کے علاوہ دیگر احادیث سے بھی یہ ثبوت ملتا ہے کہ لڑکی کا نکاح اس کی رضامندی کے بغیر نہ کیا جائے اور اگر کسی عورت کا نکاح، اس کا ولی بغیر اجازت کے کر دیتا ہے، تو عورت اس کو ختم کرنے کے لئے قاضی یا حاکمِ وقت کے پاس جاسکتی ہے۔

(بخاری، کتاب النکاح)

وضاحت: حدیث کا مفہوم بیان کیا گیا ہے۔

ولی کی اجازت کے بغیر نکاح باطل ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کوئی بھی عورت جو ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی

ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔''

(ترمذی، کتاب النکاح۔ ابوداؤد) [1]

ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کی ممانعت دیگر احادیث میں بھی وارد ہے، اور یہ واضح ہے کہ ایسے نکاح کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔

ولی کون ہے؟

لڑکی کا ولی اس کا باپ ہے۔ اس کی عدم موجودگی کی صورت میں دادا، بیٹا، سگا بھائی، یعنی قریب سے قریب تر کو اولیت ہے، جیسا کہ وراثت میں ہوتا ہے۔ [2]

ولی کا بالغ ہونا شرط ہے۔ ماں کسی بھی صورت میں ولی نہیں بن سکتی۔ جس کا ولی نہ ہو، اس کا ولی سلطان ہے۔ (ترمذی، کتاب النکاح۔ ابوداؤد) [3]

یعنی حاکم وقت ہے، یا اس کا مقرر کردہ قاضی وغیرہ۔

---

[1] ''حدیث صحیح'' صحیح جامع الترمذی۔

[2] مختصر الفقہ الاسلامی صفحہ نمبر 807

[3] ''حدیث صحیح'' صحیح جامع الترمذی

چوتھا مبحث

اسلام میں ممنوع نکاح

نکاحِ شِغار:

کسی لڑکی کا ولی اس کی شادی اس شرط پر کرے کہ دوسرا شخص اپنی بہن یا بیٹی کی شادی پہلے شخص سے کرے گا، چاہے اس میں حق مہر مقرر کیا جائے یا نہ کیا جائے۔[۱] لیکن اگر شرط ٹھہرائے بغیر (اتفاق سے) ایسا ہو جائے، تو اس میں کوئی حرج نہیں مثلاً پہلا شخص نسبت طے ہونے یا نکاح ہونے کے بعد دوسرے شخص کی لڑکی سے نکاح کر لیتا ہے اور پہلے سے یہ شرط نہ باندھی گئی ہو۔[۲]

ہندو پاک میں اسے وٹہ سٹہ کی شادی کا نام دیا جاتا ہے۔ اسلام کی رو سے یہ حرام و ناجائز ہے۔ شِغار کی ممانعت صحیح مسلم، کتاب النکاح میں مذکور ہے۔

نکاح حلالہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''حلالہ کرنے اور کروانے والے پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے''۔

(ابوداؤد، کتاب النکاح)[۳]

---

[۱] مختصر الفقہ الاسلامی' صفحہ نمبر 812۔ فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ' جلد نمبر 18' صفحہ نمبر 427

[۲] فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ' جلد نمبر 18' صفحہ نمبر 427

[۳] ''حدیث صحیح'' صحیح سنن ابی داؤد

حلالہ یہ ہے کہ اس شرط یا اس نیت سے نکاح کیا جائے کہ تین طلاق کی مطلقہ عورت کو اس کے پہلے شوہر کے لئے حلال کیا جائے۔

نکاحِ مُتعہ:

کسی عورت سے مقرر وقت (دن، ہفتہ، مہینہ، سال وغیرہ) تک کے لئے حق مہر ادا کر کے فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور مقررہ مدت کے اختتام پر دونوں میں خود بخود جدائی ہو جاتی ہے۔
اسلام میں اس کی پہلے اجازت تھی، لیکن پھر اسے منسوخ کر دیا گیا۔ (مسلم، کتاب النکاح)

پانچواں مبحث

شادی کی تیاری اور ابتدائی تقریبات

شادی کارڈ:

ضرورت کے پیشِ نظر شادی کارڈ (دعوت نامہ) چھپوانے میں کوئی حرج نہیں۔

بے انتہا خوبصورت اور دیدہ زیب کارڈ چھپوانے کے لئے فضول خرچی اور اسراف کی اجازت نہیں۔

اردو زبان میں دعوت نامے چھپوانے کو ترجیح دینا ضروری ہے تاکہ انگریزی سے مرعوبیت ختم ہو سکے، قومی تشخص برقرار رہ سکے (یہ ذہن نشین رہے کہ اردو زبان کا ہماری دینی زبان عربی سے الفاظ، حروف اور معانی میں گہرا تعلق ہے)۔

تاریخ:

اسلام میں کوئی دن یا مہینہ نحوست والا نہیں، اس لئے کوئی بھی تاریخ رکھی جا سکتی ہے، حضرت عائشہ شوال میں شادی کرنے کو پسند فرماتی تھی، کیونکہ آپ رضی اللہ عنہا کی شادی شوال میں ہوئی تھی۔ (مسلم، کتاب النکاح) لیکن یہ ضروری نہیں ہے۔

ابٹن، مایوں، مہندی:

ان رسومات کو اگر شرعی مخالفات (مردوزن کا اختلاط، بے پردگی، رقص، موسیقی، تصویر کشی، فضول خرچی وغیرہ) سے پرہیز کرتے ہوئے محدود پیمانہ پر ادا کیا جائے تو اجازت دی جا سکتی ہے [1]

---

[1] مزید وضاحت کے لئے دیکھئے "شروط کی اہمیت" صفحہ نمبر 57

اگر چہ ان کا ترک کرنا بہتر ہے، لیکن اگر شرعی مخالفات کے ساتھ ہو، تو پھر یہ بالکل ناجائز ہے۔

مرد کے لئے ہاتھ پر مہندی لگانے کی حدیث میں ممانعت ہے۔ داڑھی اور سر کے بالوں کو لگا سکتا ہے۔

دف بجانا اور گیت گانا:

شادی کے موقع پر صرف دف بجا کر اور گیت گا کر خوشی کا اظہار کیا جا سکتا ہے[1]۔ لیکن مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ:

گیت ایسا ہو جس میں خاندانی شرف، آباؤ اجداد کے کارناموں وغیرہ کا تذکرہ ہو، یا کوئی بھی ایسا پیغام ہو جس میں گناہ، گھٹیا بات اور عاشقوں کے فضول بول نہ ہوں۔

لڑکے اور لڑکیوں کے مابین گانے کا مقابلہ ناجائز ہے۔

فضول فلمی اور بازاری گانوں کی اجازت نہیں۔

بہتر ہے کہ یہ گیت بچیاں گائیں، لیکن اگر عورتیں بھی یہ گاتی ہیں تو ان کو بھی اجازت ہے۔ عورتوں کی آواز گھر سے باہر نہ جائے تو یہ بھی بہتر ہے۔

شروط کی اہمیت:

شادی کے موقع پر، شروط کے ساتھ گیت کی اجازت کا معنی یہ نہیں کہ کسی گلوکارہ کا بے پردہ ہو کر، بن سنور کر، نامحرموں کے لئے، نامحرموں کے ساتھ، آلاتِ موسیقی کی دھن پر، لغو اشعار کا گیت، لہک لہک کر گانا جائز ہے، یہ فعل مکمل طور پر ناجائز وحرام ہے۔

اسلام نے گیت کی اجازت (اس موقع پر) شروط کے ساتھ دی ہے۔ اگر ان شروط کی پابندی نہیں کی جائے گی تو یہ اجازت ختم ہو جائے گی۔

اسلام کے کسی حکم پر شروط وقیود کے بغیر عمل کیا جائے گا تو وہ غیر صحیح ہوگا۔

---

[1] ''حدیث حسن'' کتاب النکاح صحیح سنن النسائی

مثال (۱): نمازِ قصر پڑھنے کی اجازت مسافر کو ہے، غیر مسافر (مقیم) کو یہ اجازت نہیں۔ یعنی نمازِ قصر کے لئے سفر میں ہونا شرط ہے، جو سفر میں نہیں ہوگا وہ قصر نہیں کرے گا۔

مثال (۲): وقتِ مقرر، نماز کی ادائیگی کے لئے شرط ہے، ظہر کی نماز زوال شمس سے پہلے (یعنی وقت سے پہلے) ادا نہیں کی جا سکتی۔ حالانکہ نماز ہی کی ادائیگی کی جا رہی ہے کوئی غلط کام تو سرانجام نہیں دیا جا رہا، لیکن وقت پر نہ پڑھنے کی وجہ سے غیر صحیح ہوگی۔

اس لئے ضروری ہے کہ کسی بھی عمل کی ادائیگی کے لئے اس کی شروط کی پابندی کی جائے۔

اعلانِ نکاح رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے:

شریعت کی روشنی میں شادی پر گواہوں کی موجودگی، بچیوں کا گھر میں مباح گیت گانا اور دف بجانا اور ولیمہ کی دعوت، نکاح کے اعلان (لوگوں تک خبر پہنچانے) کا ذریعہ ہے۔ نکاح کو خفیہ رکھنا غیر صحیح ہے۔

اعلانِ نکاح میں شریعت کی مخالفت:

بینڈ باجے والوں کی ٹیم بلا کر موسیقی کے ذریعہ اعلانِ نکاح کرنا اسلامی احکام کے مخالف ہے۔

آتش بازی، پٹاخے چلانا اور ہوائی فائرنگ کرنا:

ان تینوں امور کو اختیار کرنا غیر مناسب ہے۔ ان کی آواز لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث ہے، ان میں جسمانی یا جانی نقصان کا خطرہ ہے اور فضول خرچی کا عنصر واضح ہے۔

برقی قمقمے روشن کرنا (Lighting):

اگر تو ضرورت کے سبب ہے (مثال کے طور پر تقریب ولیمہ رات کے وقت ہو) پھر جائز ہے، بصورت دیگر بلا ضرورت کئی روز تک رات میں مکان پر اور راستہ میں اس کا اہتمام کرنا فضول خرچی ہے۔

کاہن کے پاس جانے اور بدشگونی لینے کی ممانعت:

رسول اللہ ﷺ نے کاہن[1] کے پاس جانے سے منع فرمایا اور بدشگونی لینے سے بھی منع فرمایا۔

(مسلم، کتاب السلام۔ ابوداؤد، کتاب الطب)

اس لئے شادی، یا منگنی کے مواقع پر خاص طور سے ان چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔
استخارہ اور دعا کے ذریعہ اللہ عزوجل سے مدد و رہنمائی طلب کرنی چاہئے۔

علمِ نجوم کی ممانعت:

''جس نے علمِ نجوم کا کچھ حصہ حاصل کیا تو اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا۔ (اس حساب سے) جتنا زیادہ علم سیکھا تو اس نے اتنا ہی جادو کا علم زیادہ سیکھا (ابوداؤد۔ کتاب الطب)[2]

وضاحت: جادو اسلام میں حرام ہے، بلکہ اس کا سیکھنا کفر ہے۔
ستاروں کی موافقت سے شادی کی تاریخ طے کرنا ناجائز ہے۔[3]

---

[1] کاہن: جنوں سے دریافت کر کے غیب یا مستقبل کی خبریں بتانے کا دعویٰ کرنے والا۔
[2] ''حدیث صحیح'' سنن ابی داؤد
[3] دیکھئے صفحہ نمبر 100

چھٹا مبحث

نکاح کا دن

دلہن کا بناؤ سنگھار:

دلہن کا بناؤ سنگھار کرنے کی اسلام میں اجازت ہے اور اسے دولہے کے لئے تیار کرنا مناسب ہے۔ (مسند أحمد، روایات أسماء بنت یذید) ①

وضاحت: حدیث کا مفہوم بیان کیا گیا ہے۔

عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں اور مہک ہلکی ہو۔ (نسائی، کتاب الزینۃ) ②

دلہن کے بناؤ سنگھار میں چند شرعی مخالفات:

اللہ عزوجل لعنت کرتا ہے:

- گودنے والی پر (جلد میں سوئی وغیرہ چبھو کر خون نکالنا اور پھر اس جگہ پر سرمہ یا نیل وغیرہ بھر دینا، تاکہ وہ جگہ سیاہ یا سبز ہو جائے، اسے گودنا کہتے ہیں)
- گدوانے والی پر (یعنی جس کا جسم گودا جائے)
- بال جوڑنے والی پر (کسی کے بال لے کر بالوں میں مصنوعی طور پر جوڑنے والی)
- بال جڑوانے والی پر (یعنی جس کے بالوں میں مصنوعی بال جوڑے جائیں)
- جس کے بال لے کر جوڑے جائیں، اس پر

---

① ''حدیث حسن'' جیسا کہ الشیخ الالبانی نے ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اس حدیث کو ''آداب الزفاف'' میں بیان کیا ہے۔

② ''حدیث صحیح'' صحیح سنن النسائی

- چہرے سے بال اکھاڑنے والی پر (بھنوؤں سے بال اکھاڑنا بھی اس میں شامل ہے) ◇
- چہرے سے بال اکھڑوانے والی پر (یعنی جس کے چہرے سے بال اکھیڑے جائیں)
- خوبصورتی کے لئے دانتوں میں دوری پیدا کرنے والی پر
- جو اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت میں تبدیلی کرتی ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب اللباس۔ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ)

تفصیل کے لئے دیکھئے ریاض الصالحین ''باب تحریم وصل الشعر والوشم والوشر''

مرد و عورت کے لئے وگ لگانے کی ممانعت:

وگ لگانا مرد و عورت دونوں کے لئے حرام ہے۔

(فتاویٰ اسلامیہ، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۲۳۱) (مسلم، کتاب اللباس والزینۃ)

صفاتِ فطرت اور لمبے ناخن رکھنے کا حکم:

لمبے ناخن رکھنے کی شریعت میں اجازت نہیں، بلکہ انہیں وقفے وقفے سے تراشتے (کاٹتے) رہنا چاہیئے۔

پانچ (چیزیں) صفات فطرت میں سے ہیں، زیرِ ناف (شرم گاہ کے اردگرد) بال اتارنا، ختنہ کرنا، مونچھیں کاٹنا، بغل کے بال اکھیڑنا اور ناخن تراشنا۔ (بخاری، کتاب اللباس)

ختنہ کے علاوہ مذکورہ بالا اشیاء کو چالیس دن سے زیادہ چھوڑنا نہیں چاہیئے۔

(مسلم، کتاب الطھارۃ)

دلہن کے بیوٹی پارلر جانے کا حکم:

دلہن کا بناؤ سنگھار گھر میں ہی اس کی رشتہ دار خواتین اور سہیلیوں کو کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بیوٹی پارلر جانے میں کئی ایک قباحتیں ہیں:

◇ وضاحت: ایسے بال جو عادت کے خلاف چہرے پر اگ آئیں مثلاً عورت کی مونچھیں اگ آئیں تو ایسے بالوں کے اتارنے میں کوئی حرج نہیں۔ (فتاویٰ برائے خواتین، صفحہ نمبر 343)

اولاً: بیوٹیشن خواتین کا عموماً دین سے دور ہونا۔

ثانیاً: موسیقی کا اہتمام ہونا

ثالثاً: پردہ کا عدم اہتمام ہونا، بعض اوقات خواتین کی لاعلمی میں ان کے فوٹو اتارنے کا خدشہ وغیرہ وغیرہ۔

رابعاً: غیر ضروری طور پیسہ کا خرچ۔

خامساً: تیار ہونے والی خاتون کے حسن و جمال کی نامحرم مردوں میں تشہیر کا غالب امکان ہونا۔

دلہن جب تیار ہوکر بیوٹی پارلر سے لوٹتی ہے تو اس کو بے جان مجسمہ کی طرح بٹھایا جاتا ہے۔ نہ اسے بولنے کی اجازت، نہ کھانے کی، نہ ہونٹ ہلانے کی، نہ وضو کر کے نماز پڑھنے کی، کیونکہ اگر ایسا کیا گیا تو میک اپ خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ یہاں تک کہ پانی پلانے کے لئے نالی (Straw) کا استعمال کیا جاتا ہے، تاکہ کہیں ہونٹوں سے سرخی (Lip Stick) نہ اُتر جائے۔ میک اپ خراب ہونے کے خدشہ سے نماز چھوڑنا، صریحاً مالکِ کائنات کے حکم کی نافرمانی ہے۔

لباس اور زیورات:

دلہن کو زیورات اور خوبصورت لباس پہنانا، اس موقع پر یقیناً مناسب ہے۔ کوشش یہ کی جائے کہ فضول خرچی اور کنجوسی سے بچتے ہوئے عروسی جوڑا اور دیگر جوڑے تیار کئے جائیں۔ اگر ممکن ہو سکے تو عروسی جوڑا شادی کے بعد کسی غریب خاتون (جس کی شادی ہونے والی ہو) کو دے دیا جائے، کیونکہ عموماً شادی کے بعد یہ جوڑا صندوق کی نظر ہو جاتا ہے اور دوبارہ نہیں پہنا جاتا۔

عورت کا سر کے بال کٹوانا:

اگر سر کے بال مردوں کی مشابہت میں یا کافر عورتوں کی مشابہت میں یا بے پردہ گھوم پھر کر اجنبی مردوں کو متوجہ کرنے کے لئے کٹوائے جائیں تو یہ حرام وناجائز ہے۔ اگر کوئی بوڑھی عورت جو شادی کے قابل نہ ہو، مندرجہ بالا امور سے بچتے ہوئے، بال کٹوالے تو کوئی حرج نہیں۔ اگر کوئی جوان عورت اپنے شوہر کی خوشی کے لئے (مندرجہ بالا امور سے بچتے ہوئے) بال کٹوالیتی ہے تو

کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر کوئی ایسی ضرورت نہ ہو، تو بال نہیں کٹوانے چاہیئں۔ (واللہ عزوجل اعلم) ①

اونچی ایڑی (Heel) کی جوتی پہننا:

اونچی ایڑی کی جوتی پہننا، کم از کم کراہت کا حکم رکھتی ہے۔ کیونکہ اس میں اولاً دھوکہ ہے، عورت دراز قد معلوم ہوتی ہے، جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے، ثانیاً اس میں عورت کے گرنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ثالثاً ڈاکٹروں کی رائے میں یہ صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ ②

دولہے کی تیاری:

دولہے کا بھی خوشبو لگا کر، خوبصورت لباس پہننا اس موقع پر مناسب ہے۔ ''مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک نمایاں اور رنگت ہلکی ہو''۔ (نسائی، کتاب الزینۃ) ③

دولہے کی تیاری میں شرعی مخالفتیں

داڑھی منڈوانا:

یہ اسلام کے احکام کی واضح نافرمانی ہے۔

اولاً: اللہ عزوجل کی خلقت میں تبدیلی کے مترادف ہے۔

ثانیاً: مشرکین ومجوس کی مشابہت ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ، مجوس کی مخالفت کرو''۔ جبکہ ایک روایت میں ہے ''مشرکین کی

---

① اس مسئلہ کی تفصیل کے دیکھئے
فتاویٰ برائے خواتین صفحہ نمبر 271
فتاویٰ اسلامیہ صفحہ نمبر 237,235,230 (جلد نمبر 2)
مسلم کتاب الحیض

② فتاویٰ اسلامیہ صفحہ نمبر 229 (جلد نمبر 2)
③ ''حدیث صحیح'' صحیح سنن النسائی

مخالفت کرو"۔ (مسلم، کتاب الطھارۃ)

ثالثاً: عورتوں سے مشابہت ہے، اور "رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں"۔ (بخاری، کتاب اللباس)

اس لئے ہر مسلمان مرد پر واجب ہے اور ضروری ہے کہ وہ داڑھی کو بڑھائے اور اس کو منڈوانے اور کٹوانے سے پرہیز کرے۔

سیاہ خضاب[1] کی ممانعت:

مرد و عورت دونوں کے لئے سیاہ خضاب سے سفید بالوں کو رنگنا منع ہے، لیکن زرد یا سرخ رنگ کے ساتھ رنگنا مستحب ہے۔ (مسلم، کتاب اللباس والزینۃ)

قزع کی ممانعت:

سر کے کچھ بال مونڈ لینا[2] اور کچھ چھوڑ دینا اسلام میں اس کی ممانعت ہے۔
(بخاری، کتاب اللباس۔ ابوداؤد، کاتب الترجل)[3]

ان دنوں سر کے اطراف سے بال مونڈ کر، بالائی حصے کے بال چھوڑ دیئے جاتے ہیں،[4] یہ انداز نوجوانوں میں مقبول ہے، جبکہ یہ اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔

دولہے کا بیوٹی پارلر جانا:

دولہے کا بیوٹی پارلر جا کر، چہرے کے بال اکھڑوانا، میک اپ کروانا جائز نہیں۔

---

[1] جدید ہیئر کلر (Hair Colour) جو بالوں کا رنگ سیاہ کریں اس میں شامل ہیں۔ (یعنی وہ بھی ممنوع ہیں)
[2] آج کل استرے کے علاوہ مشین سے بھی بالوں کو مونڈ لیا جاتا ہے۔ (گو اس میں معمولی سا فرق ہوتا ہے)
[3] "حدیث صحیح"، صحیح سنن ابی داؤد
[4] اس کو Under Cut کہا جاتا ہے۔ اسی طرح Crew Cut اور Flat Top بھی قزع کے قریب ہے (دیکھئے: "Hair" صفحہ نمبر 577 Oxford, Advdnced Learners's Dictionary نیا رنگین ایڈیشن)

کپڑے کا ٹخنوں سے نیچے لٹکنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا، نہ ان کی طرف (نظرِ رحمت سے) دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، ان میں سے ایک ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا ہے''۔

(مسلم، کتاب الایمان)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کپڑا بغیر تکبر کے ٹخنوں سے نیچے لٹکایا جائے تب بھی اس پر عذاب ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ ٹخنوں سے کپڑا نیچے لٹکانا تکبر ہے۔ (ابوداؤد، کتاب اللباس)[1]

جمال اور تکبر میں فرق:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی کبر ہوگا''۔ ایک آدمی نے سوال کیا۔ ''آدمی کو یہ پسند ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کے جوتے اچھے ہوں؟'' آپ ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا ''یقیناً اللہ جمیل (صاحبِ جمال) ہے اور وہ جمال کو پسند فرماتا ہے''۔ کبر کا مطلب، حق بات کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

(مسلم، کتاب الایمان)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک وقت ایک آدمی ایک جوڑے میں ملبوس چلا جا رہا تھا اس کے نفس نے اسے خود پسندی (عجب) میں مبتلا کر دیا ہوا تھا، بالوں میں کنگھی کئے اور اپنی چال میں اتراتا تھا کہ اللہ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، پس وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا''۔ (بخاری، کتاب اللباس)

اس لئے خوش پوشاکی اور حسن و جمال سے آراستہ ہو کر اللہ عزوجل کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا

---

[1] ''حدیث صحیح''، صحیح سنن ابی داؤد

چاہئے اور خود پسندی و تکبر میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔

مردوں کے لئے ریشم پہننے کی ممانعت:

مردوں کے لئے ریشم کا لباس پہننا حرام ہے۔ (بخاری، کتاب اللباس)

کسی بیماری (مثلاً خارش) کی صورت میں، ریشم پہننے کی اجازت ہے۔

(بخاری، کتاب اللباس)

مردوں کی عورتوں سے اور عورتوں کی مردوں سے لباس میں مشابہت کی ممانعت: [۱]

رسول اللہ ﷺ نے اس مرد پر لعنت کی ہے جو عورتوں کا سا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر جو مردوں کا سا لباس پہنتی ہے۔ (ابوداؤد، کتاب اللباس) [۲]

شیطان اور کفار کی مشابہت اختیار کرنے کی ممانعت:

بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ، اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔

(مسلم، کتاب الاشربۃ)

داڑھی بڑھانا، مونچھیں کٹوانا مجوس اور مشرکین کی مخالفت ہے۔ (مسلم، کتاب الطھارۃ)

سفید بالوں کو نہ رنگنا، یہودیوں اور عیسائیوں کی مخالفت ہے۔

(مسلم، کتاب اللباس والزینۃ)

زعفرانی۔ (زرد) رنگ کا کپڑا پہننا مرد کے لئے حرام ہے، تاکہ کافروں سے مشابہت نہ ہو۔

(مسلم کتاب اللباس والزینۃ)

نیا لباس پہننے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرَ مَا صَنَعَ لَہٗ

---

[۱] یاد رہے کہ صرف لباس ہی کی مشابہت ممنوع نہیں بلکہ ہر طرح کی مشابہت مثلاً ادا، حرکات، چال ڈھال وغیرہ ممنوع ہے۔ دیکھئے صفحہ نمبر 63

[۲] ''حدیث صحیح''، سنن ابی داؤد

وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّمَا صُنِعَ لَهٗ . (ابوداؤد، کتاب اللباس)[1]

نکاح کا طریقہ:[2]

اس موقع پر خطبہ نکاح پڑھنا چاہئے۔ یہ وہی خطبہ ہے جو جمعہ میں پڑھا جاتا ہے اسے خطبہ حاجت بھی کہا جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ (آل عمران : ۱۰۲)

﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾ . (النساء:۱)

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا 0 يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا 0 ﴾

(الاحزاب: ۷۰،۷۱)(ابوداؤد، کتاب النکاح[3]۔ ترمذی، کتاب النکاح[4])

خطبہ کے بعد لڑکی کا ولی یہ کہے۔ میں لڑکی (نام لے کر) کا نکاح تجھ سے کرتا ہوں۔ اسے ''ایجاب'' کہتے ہیں۔ لڑکا جواب میں کہے۔ میں اس نکاح کو قبول کرتا ہوں۔ اسے ''قبول'' کہا جاتا ہے۔ اور یہ سارا عمل دو عادل گواہوں کی موجودگی میں ہو۔ ایجاب وقبول کے الفاظ مختلف ہو سکتے ہیں لیکن معنی یہی ہونا چاہئے۔

---

[1] ''حدیث صحیح''، سنن ابی داوٗد

[2] فتاوی اللجنۃ الدائمۃ' جلد نمبر 18 'صفحہ نمبر 83,87

[3] ''حدیث صحیح''، صحیح سنن ابی داوٗد

[4] ''حدیث صحیح''، صحیح جامع الترمذی

موجودہ دور میں چونکہ نکاح رجسٹرار کے پاس اندراج ضروری ہے اور اس میں بہت سے مصالح ہیں۔اس لئے اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔

بارات:

کوشش کی جائے کہ بارات کا حجم چھوٹا کیا جائے اور کم سے کم لوگوں کو دلہن کے گھر لے جایا جائے۔تا کہ ان پر زیادہ بوجھ نہ پڑے اور لمبی چوڑی بارات کی غیر مناسب رسم کی حوصلہ شکنی ہو۔ مناسب یہی ہے کہ چند قریبی عزیزوں کو لے جا کر یہ فریضہ سرانجام دیا جائے۔(ڈیڑھ سو، دوسو باراتی لے کر جانا غیر مناسب ہے،دعوتِ ولیمہ میں یہ شوق پورا کیا جا سکتا ہے۔)

مہمان کی تکریم:

تقریبِ نکاح میں لڑکے کے ہمراہ جانے والوں لوگوں کی خاطر تواضع کرنا ضروری ہے جیسا کہ اسلام نے مہمان کی تکریم کا حکم دیا ہے۔

شادی یا ولیمہ پر دعا:

نکاح (عقد) کے بعد، ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کرنے کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں۔حدیث سے ثابت ہے کہ اس موقع پر نئے شادی شدہ کو یہ دعا دی جائے۔

"بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ ، وَبَارَکَ عَلَیْکَ ، وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ"۔

(ابوداؤد، کتاب النکاح) [1]

جبکہ "سکھی رہو، بیٹے زیادہ ہوں" کی دعا دینے سے منع کیا گیا ہے۔

(مسند احمد، روایات عقیل بن ابی طالب) [2]

کیونکہ عرب کی عادت تھی وہ بیٹیوں کو ناپسند کرتے تھے۔

نکاح کے بعد چھوہارے وغیرہ تقسیم کرنے میں کوئی حرج نہیں،لیکن یہ کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔

---

(۱) "حدیث صحیح"، سنن ابی داؤد

(۲) "حدیث صحیح" جیسا کہ الشیخ الالبانیؒ نے ذکر کیا ہے۔انہوں نے اس حدیث کو "آداب الزفاف" میں بیان کیا ہے

موسیقی کی ممانعت:

میری امت میں ضرور ایسے لوگ ہوں گے، جو زنا، ریشم، شراب اور موسیقی (گانے بجانے) کو حلال قرار دیں گے۔ (بخاری، کتاب الاشربۃ)

اس کے علاوہ بھی موسیقی کے ناجائز ہونے پر دلائل موجود ہیں۔ گلوکاروں کو شادی کی تقریب میں دعوت دے کر ان کو سننا، یا بینڈ باجے والوں کو بلانا، یہ سب غیر صحیح و ناجائز ہے۔

تصویر کشی کی ممانعت:

قیامت والے دن سب سے زیادہ سخت عذاب، تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

(بخاری، کتاب اللباس)

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں کتا[۱] یا تصویر ہو۔ (بخاری، کتاب اللباس)

تصویر میں چند مستثنیات:

☆ اگر جاندار کی تصویر کا سر کا حصہ کاٹ کر اس کی ہیئت تبدیل کر دی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ اگر تصویر جاندار کی نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

☆ اگر تصویر پاسپورٹ یا شناختی کارڈ، یا جرائم پیشہ افراد کی نشاندہی کے لئے ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (انشاء اللہ)

☆ یادگار کے طور پر اپنی یا دوسروں (دوستوں، رشتہ داروں، اداکاروں، لیڈروں وغیرہ) کی تصاویر رکھنا حرام ہے۔ [۲]

---

[۱] شکار یا زمین کے لئے اور مویشی کی حفاظت کے لئے رکھا گیا کتا اس سے مستثنیٰ ہے۔

[۲] تفصیل کے لئے دیکھئے ''فتاویٰ برائے خواتین'' صفحہ نمبر 332۔ ''آداب الزفاف'' صفحہ نمبر 117 سے 124

نکاح کے روز سرزد ہونے والی کوتاہیاں:

- بالغ دیور کو بھابھی کی گود میں بٹھانا اسلام میں حرام ہے۔
- شہ بالا بنانا ایسی رسم ہے جس کی کوئی ضرورت نہیں اور اس کا ترک کرنا ہی بہتر ہے۔
- بَرِی کی نمائش کرنا، شرعاً اور اخلاقاً نہایت غیر مناسب حرکت ہے، اس کا ترک کرنا ضروری ہے۔
- قرآن کریم سے لڑکی کی شادی کرنے کی گھناؤنی رسم کی اسلام میں کوئی حیثیت نہیں اور یہ بہت بڑا ظلم ہے۔
- بے پردہ دلہن کو نامحرم [1] مردوں کے سامنے رخصت کرنا جائز نہیں۔

قرآن کے سائے میں دلہن کی رخصتی:

دلہن کو قرآن کریم کے سائے میں رخصت کرنا، اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔
مناسب ہے کہ مسافر کو رخصت کرنے کی دعا، اس موقع پر پڑھ دی جائے)۔ یہ اعتقاد رکھنا کہ قرآن کریم کے سائے میں رخصتی سے لڑکی سکھی رہے گی، صحیح نہیں۔ کیونکہ اسلام نے ہمیں کوئی ایسی تعلیمات نہیں دیں۔ البتہ قرآن پر عمل اور اللہ عزوجل سے دعا پھر اس کے بعد لڑکی کا اخلاق و برتاؤ اس کے سکھی رہنے کا سبب ہوگا۔ (انشاء اللہ) [2]

نیوتا اور تحفہ میں فرق اور "سلامی" کا حکم:

نیوتا وہ رقم ہے جو تقریب نکاح پر آنے والے مہمان اپنے میزبان کو پیش کرتے ہیں۔ اس میں درج ذیل قباحتیں ہیں:

---

[1] نامحرم سے مراد وہ ہے جس سے شادی ہو سکے (نامحرم کی تقریباً یہی تعریف ہے)

[2] افسوس کہ مسلمانوں نے قرآن کریم کو قسم کھانے اور دلہن کی رخصتی کے لئے رکھ لیا۔ بے پردہ ماں اور رشتہ دار خواتین فتنہ انگیز لباس پہنے بے پردہ دلہن کو نامحرموں کے سامنے (قرآن کی مخالفت کرتے ہوئے) قرآن کے سائے میں رخصت کرتی ہیں۔

❁ مہمان کو بلا کر اس سے پیسے وصول کرنا، شرعی مخالفت ہے۔

❁ مہمان پر لازمی ہے کہ وہ پیسے دے کر جائے، چاہے ناخوشی سے دے۔

❁ مہمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس رقم سے زیادہ دے جو اس کو میزبان نے اس سے قبل کسی شادی کی تقریب میں ادا کی تھی۔

❁ اگر مہمان یہ رقم ادا نہیں کرے گا تو میزبان اس سے اظہارِ ناراضگی کرے گا۔

ان تمام قباحتوں کے ساتھ یہ رسم شرعاً اور اخلاقاً ناجائز ہے۔

لیکن اگر مندرجہ بالا قباحتوں سے بچتے ہوئے مہمان اگر کوئی تحفہ (چاہے وہ نقدی ہو) پیش کرتا ہے تو اس کو قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح ''سلامی'' بھی اگر تحفہ کے طور پر دی جائے تو کوئی حرج نہیں (اور اس میں مندرجہ بالا قباحتیں نہ ہوں)۔

دلہن پر پھبتیاں کسنا:

دلہن کو سسرال آمد کے بعد محلے کی عورتیں یا سسرالی خواتین اس کے گرد جمع ہو جاتی ہیں، اس پر پھبتیاں کسنا یا طنز کرنا ان کی دلچسپی کا سامان ہوتا ہے، یہ عمل بھی اسلام میں ممنوع ہے۔

وقت کی پابندی:

شادی کی تقریب، دعوت ولیمہ یا اور کوئی بھی تقریب ہو، اس میں وقت کی پابندی کرنا ہی ایک مسلمان کے شایانِ شان ہے۔ اس کا اہتمام کرنا میزبان و مہمان دونوں کی طرف سے ضروری ہے۔

دلہن و دولہا کو سٹیج پر بٹھانا:

دونوں کو نامحرموں کے سامنے بٹھانا غیر شرعی کام ہے، اور اس کے مفاسد بہت زیادہ ہیں۔ اس موقع پر دونوں کو آرسی مصحف بھی دکھایا جاتا ہے، یہ بھی غیر صحیح ہے۔

دودھ پلائی اور جوتا چھپائی:

ان رسوم میں مرد و زن کا آزادانہ اختلاط ہوتا ہے، بے پردگی کا دور دورہ ہوتا ہے، دلہن کی رشتہ دار خواتین دولہے سے اٹھکیلیاں اور مذاق کرتی ہیں اور دولہے کے قریبی رشتہ دار لڑکوں اور دوستوں پر فقرے کسے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ بالکل غیر اسلامی ہے۔

کنجوسی اور فضول خرچی کی ممانعت:

اللہ عزوجل نے فرمایا ''اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے کہ پھر ملامت کیا ہوا درماندہ بیٹھ جائے''۔ (بنی اسرائیل (الاسراء) ۲۹)

یعنی خرچ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نہ کنجوسی کی جائے اور نہ ہی فضول خرچی، بلکہ درمیانی راہ اختیار کی جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ عزوجل اس بات کو پسند فرمایا ہے کہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھے''۔ (ترمذی، کتاب الادب)[۱]

اللہ عزوجل مال ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ (مسلم، کتاب الاقضیۃ)

ہمارے معاشرے میں شادی کی تقریب پر یا ولیمہ پر لوگ عموماً فضول خرچی سے کام لیتے ہیں، بلکہ اپنا مال ایسی چیزوں پر خرچ کرتے ہیں جو حرام ہیں (مثلاً: گلوکاروں، وغیرہ کو ہزاروں، لاکھوں روپے دے کر بلانا) اور ان سے اجتناب کرنا تو اشد ضروری ہے۔

اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں فرمایا ''بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں''

(بنی اسرائیل (الاسراء) ۲۷)

اس لئے فضول خرچی سے احتراز لازمی ہے۔

---

[۱] ''حدیث حسن صحیح''، صحیح ترمذی

ایسے مواقع پر کنجوسی کا شکار کم لوگ ہی ہوتے ہیں، لیکن بہر حال اس سے بچنا بھی ضروری ہے۔

زیادہ بابرکت نکاح:

حدیث: ''زیادہ بابرکت نکاح وہ ہے، جو کم سے کم مالیت میں طے پا جائے''۔
(مسند احمد، روایات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا)

اس حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے، تمام امورِ نکاح کو نبٹانا چاہئے۔ تا کہ شادی کا عمل آسان رہے اور لوگوں کے لئے اپنی عزت وعصمت کی حفاظت کا یہ عظیم ذریعہ سہل ہو جائے۔

ساتواں مبحث

سہاگ رات

دعائیں:

○ حدیث ہے ''تم میں سے کوئی جب کسی عورت سے نکاح کرے تو اس کی پیشانی کے اوپر کے بال پکڑ کر اللہ عزوجل کا نام لے (بسم اللہ پڑھے) اور برکت کی دعا کرے اور یوں کہے'':

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّمَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ ﴾ (ابو داؤد، کتاب النکاح)[1]

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی کا اور وہ بھلائی جو اس کے اندر پیدا کی گئی' اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز کی برائی سے جو اس کے ساتھ پیدا کی گئی۔''

○ ایک شخص نے ایک کنواری نوجوان لڑکی سے شادی کی۔ اسے اندیشہ تھا کہ لڑکی اس سے بغض رکھے گی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے اسے کچھ نصیحت کی اور فرمایا:

''جب وہ تیرے پاس آئے تو اسے حکم کرنا کہ وہ تیرے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے اور یہ دعا پڑھنا﴿ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْ أَهْلِیْ وَ بَارِکْ لَهُمْ لِیْ اللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا مَا جَمَعْتَ بِخَيْرٍ وَ فَرِّقْ بَيْنَنَا اِذَا فَرَّقْتَ بِخَيْرٍ ﴾ (طبرانی)[2]

○ جب کبھی بھی مجامعت کرے تو یہ دعا پڑھے:

﴿ بِاسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ﴾

---

[1] ''حدیث حسن'' صحیح سنن ابی داؤد

[2] اس کی سند ''صحیح'' ہے' یہ حدیث دیگر کتب حدیث میں بھی مذکور ہے' جیسا کہ الشیخ الالبانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''آداب الزفاف'' میں ذکر کیا ہے' الشیخ محمود مہدی استنبولی حفظہ اللہ نے بھی اسے ''تحفۃ العروس'' میں ذکر کیا ہے۔

''اگر اللہ عزوجل نے ان کو اولاد سے نوازا تو شیطان اس کو کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔''

(بخاری، کتاب الدعوات)

جماع:

مرد و عورت کو اجازت ہے کہ وہ جس طرح چاہیں ایک دوسرے سے لطف اندوز ہوں۔

چند تنبیہات:

○ مرد کو اجازت نہیں کہ وہ حیض والی عورت سے جماع کرے (یعنی اس کی فرج کو استعمال کرے) لیکن اس کے علاوہ جس طرح چاہے لطف اندوز ہو

○ نفاس والی عورت کا حکم بھی حیض والی عورت کا ہے۔ [۱]

○ عورت کی دبر میں جماع کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ یہ حرام ہے اور اس کے بارے میں احادیث میں بہت سخت وعید ہے۔ مثلاً:

''وہ شخص ملعون ہے، جو اپنی عورت کی دبر استعمال کرتا ہے (یعنی دبر میں جماع کرتا ہے)'' [۲]

(ترمذی، کتاب النکاح)

اگر مرد دبر کے راستہ، فرج میں جماع کرے تو کوئی حرج نہیں۔

(ابوداؤد، کتاب النکاح [۳] ۔ مسلم، کتاب النکاح)

جماع کے بعد وضو اور غسل:

○ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے اور پھر دوبارہ جماع کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وضو کر لے۔ (مسلم، کتاب الحیض) یہ واضح رہے کہ جب میاں بیوی کی شرم گاہ کا ملاپ

---

[۱] فتاوی اللجنۃ الدائمۃ' جلد نمبر 19 'صفحہ نمبر 378

[۲] ''حدیث حسن'' صحیح جامع الترمذی

[۳] ''حدیث صحیح''، سنن ابی داؤد (حدیث جابر رضی اللہ عنہ)

''حدیث حسن'' صحیح سنن ابی داؤد (حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ)

ہو جائے تو غسل (واجب) لازمی ہو جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الغسل)

○ جنبی مرد و عورت کو سونے یا کھانے سے پہلے شرم گاہ دھو کر وضو کرنا چاہئے۔
(مسلم، کتاب الحیض)

اور اگر سونے سے پہلے غسل کر لے تو یہ بھی مسنون ہے۔ (مسلم، کتاب الحیض)

○ جنبی میاں بیوی اکٹھے غسل کر سکتے ہیں۔ (مسلم، کتاب الحیض)

○ غسلِ جنابت کا طریقہ کتبِ احادیث میں مذکورہ ہے۔

شرم گاہ کی حفاظت:

○ بیوی سے شرم گاہ کی حفاظت کی ضرورت نہیں (یعنی میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کی شرم گاہ دیکھ سکتے ہیں)۔ (ابوداؤد، کتاب الحمام) [1]

○ اگر جماع کے دوران چادر اوپر لے لی جائے تو یہ بہتر ہے [2]

جماع پر اجر:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اگر کوئی اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے، تو یہ صدقہ ہے،" صحابہ کہنے لگے "اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے ایک اپنی خواہش پوری کرتا ہے تو کیا اس پر بھی اجر ہے؟" فرمایا "دیکھو اگر وہ حرام طریقہ سے اپنی خواہش پوری کرتا تو کیا اس پر گناہ ہے؟ اسی طرح اگر وہ حلال طریقہ سے اپنی خواہش پوری کرتا ہے تو اس کے لئے اجر ہے۔" (مسلم، کتاب الزکاۃ)

جماع کے قصے سنانا:

سہاگ رات یا مجامعت کے قصے کسی کو بھی سنانا میاں بیوی کے لئے جائز نہیں۔ [3]
(مسلم، کتاب النکاح۔ مسند احمد حدیث اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا)

---

[1] "حدیث حسن" صحیح جامع الترمذی

[2] فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ، جلد نمبر 19، صفحہ نمبر 36

[3] تفصیل کے لئے دیکھئے "تحفۃ العروس" (اردو) صفحہ نمبر 170۔ "آداب الزفاف" صفحہ نمبر 70

ولیمہ:

ولیمہ کرنا ضروری ہے اور احادیث میں اس بارے میں مندرجہ ذیل تعلیمات ہیں:

○ ولیمہ دخول کے بعد کرنا مستحب ہے۔
○ ولیمہ ایک روز سے زیادہ بھی جاری رکھا جا سکتا ہے۔
○ ولیمہ ہر شخص اپنی استطاعت کے مطابق کرے گا، لیکن بخل اور اسراف سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔
○ ولیمہ پر ایک سے زائد کھانے کا اہتمام کیا جا سکتا ہے۔
○ بدترین ولیمہ وہ ہے جس میں مالداروں کو دعوت دی جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے۔
○ جس نے دعوتِ ولیمہ میں آنے سے انکار کیا اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔ (ان لوگوں کو اللہ عزوجل سے ڈرنا چاہئے کہ جو اپنے رشتہ داروں کی معمولی غلطیوں کو پہاڑ بنا کر، ایسے مواقع پر آنے سے انکار کر دیتے ہیں)
○ روزہ دار کا آنا بھی ضروری ہے۔ اس کو چاہئے کہ آ کر دعا کرے۔
○ دعوت ولیمہ کی تیاری کے لئے دولہے کے ساتھ مالی تعاون کرنا مستحب ہے۔
○ کسی بھی دعوت کے لئے نیک لوگوں کو ہی بلانا چاہئے۔

(تفصیلات کے لئے دیکھئے "(۱) الکتب الستۃ، کتاب النکاح، باب الولیمہ۔ (۲) آداب الزفاف۔ (۳) سبل السلام")

کھانے کے آداب احادیث کی روشنی میں:[۱]

(۱) بسم اللہ پڑھ کر کھایا جائے۔
(۲) دائیں ہاتھ سے کھایا جائے۔

[۱] تفصیلات کے لئے دیکھئے 'ریاض الصالحین' کتاب ادب الطعام

(۳) سامنے سے کھایا جائے۔

(۴) بسم اللہ بھولنے کی صورت میں جب یاد آئے، تو کہے "بِسْمِ اللّٰہِ أَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ"

○ بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو شیطان کھانے میں شریک ہو جاتا ہے۔

○ بسم اللہ پڑھنے سے کھانے میں برکت پیدا ہو جاتی ہے، اور کھانا زیادہ لوگوں کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔

(۵) کھانے میں عیب نکالنا درست نہیں، پسند نہ آئے تو چھوڑ دے۔

(۶) جو بھی میسر ہو، اس کو خوشی سے کھالے۔

(۷) اگر مہمان کے ساتھ کوئی ایسا شخص آجائے، جس کو دعوت نہیں دی گئی تو اس کو میزبان سے اجازت لینا ضروری ہے۔

(۸) اگر کوئی کھانے کے آداب کا خیال نہ کر رہا ہو، تو اسے نرمی سے آداب سکھلا دیئے جائیں۔

(۹) بائیں ہاتھ سے کھانا صحیح نہیں۔

(۱۰) رسول اللہ ﷺ نے منع کیا کہ کوئی شخص دو دو کھجوریں ملا کر کھائے، اس کو چاہئے کہ اپنے ساتھیوں سے اجازت لے لے۔

(۱۱) کھانا مل جل کر کھایا جائے، الگ الگ کھانے سے بھی برکت نہیں رہتی۔

(۱۲) برتن کے کناروں سے کھایا جائے، اور درمیان سے مت کھایا جائے۔

(۱۳) کھانے کے لئے تواضع سے بیٹھا جائے۔

(۱۴) ٹیک لگا کر کھانا ناپسندیدہ ہے۔

(۱۵) کھانا تین انگلیوں سے کھانا چاہئے۔

(۱۶) کھانا کھا کر انگلیاں چاٹ لیں، یا کسی سے چٹوا لیں (مثلاً بیوی سے)

(۱۷) کھانے کے برتن کو بھی چاٹ لینا چاہئے۔

(۱۸) اگر لقمہ گر جائے تو اس کو صاف کر کے کھا لینا چاہئے۔

(۱۹) ایک آدمی کا کھانا دو کو اور دو کا تین کو اور تین کا کھانا چار آدمیوں کو کافی ہے۔

(۲۰) کھانے کے بعد ہاتھ رومال یا تولیہ سے صاف کئے جا سکتے ہیں (یا دھوئے بھی جا سکتے ہیں)

(۲۱) کوئی بھی مشروب (پینے کی چیز) تین سانس میں پینی چاہئے، یعنی برتن سے باہر تین سانس لینا چاہئے۔

(۲۲) برتن سے منہ ہٹا کر سانس لینا چاہئے۔

(۲۳) جماعت میں بیٹھنے کی صورت میں کھانے کی کوئی چیز دیتے ہوئے دائیں طرف والے کو ترجیح دینی چاہئے، چاہے دائیں طرف بیٹھنے والا کوئی بچہ ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۴) حدیث میں لوگوں کے سامنے ڈکار لینا منع کیا گیا ہے، اور کہا گیا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوک والا وہ ہوگا، جو دنیا میں سب سے زیادہ سیر ہو کر کھانا کھاتا تھا۔

(ابن ماجہ، کتاب الأطعمۃ۔ ''حدیث حسن۔ صحیح ابن ماجہ)

(۲۵) کسی بڑی ٹینکی یا کولر سے پانی پیتے وقت اس کو منہ لگا کر پینے سے بچنا بہتر ہے اور افضل یہ ہے کہ ہاتھ میں چلو بھر کر، یا گلاس کے ذریعہ پیا جائے۔

(۲۶) کسی مشروب (پینے کی چیز) میں پھونک مارنا درست نہیں، تنکا وغیرہ ہو تو اس میں سے کچھ انڈیل دیا جائے، یا چمچ سے نکال دیا جائے۔

(۲۷) پانی بیٹھ کر ہی پینا صحیح اور افضل ہے، لیکن کسی ضروری یا مجبوری کے تحت کھڑے ہو کر پیا جا سکتا ہے۔ یہی حکم کھانے کے لئے بھی ہے۔

(۲۸) پلانے والے کو سب سے آخر میں پینا چاہئے۔

(۲۹) سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا کھانا منع ہے۔

(۳۰) اتنا کھانا چاہئے کہ انسان اپنی کمر کو سیدھا رکھ سکے (یعنی ضرورت کے مطابق کھائے اور پیٹ زیادہ نہ بھرے)۔ ایک حصہ کھانے کے لئے، اور ایک حصہ پینے کے لئے اور ایک حصہ

سانس کے لئے۔ (ابن ماجہ، کتاب الأطعمۃ "حدیث صحیح۔ صحیح ابن ماجہ)

(۳۱) کھانا لانے والے خادم کو اگر ساتھ نہ بٹھائے تو اس کو ایک دو لقمہ دے دینے چاہئیں۔

(۳۲) جب کوئی تم میں سے کھائے یا پیئے یا (کوئی چیز) دے یا (کوئی چیز) لے تو دائیں ہاتھ استعمال کرے، کیونکہ شیطان مذکورہ کام بائیں ہاتھ سے کرتا ہے۔[۱]

(ابن ماجہ، کتاب الأطعمۃ "حدیث صحیح" صحیح ابن ماجہ)

- ضرورت کے وقت چمچ سے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔
- ضرورت کے وقت میز کرسی پر بیٹھ کر بھی کھانا کھایا جاسکتا ہے۔

میزبان (کھانا کھلانے والے) کے لئے دعا:[۲]

(۱) اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْ مَا رَزَقْتَھُمْ، وَاغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ (مسلم، کتاب الأشربہ)

(۲) اَللّٰھُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مِنْ أَسْقَانِیْ (مسلم، کتاب الأشربہ)

(۳) أَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامُکُمُ الْاَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ (ابوداؤد، کتاب الأطعمہ "حدیث صحیح۔ صحیح سنن ابی داؤد)

کوئی بھی دعا پڑھی جاسکتی ہے۔

کھانے کے بعد کی دعا:

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْراً طَیِّباً مُبَارَکاً فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَلاَ مُوَدَّعٍ وَلاَ مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا (بخاری، کتاب الأطعمۃ)

(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ أَطْعَمَنِیْ ھَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّی وَلاَ قُوَّۃٍ (ابن ماجہ، کتاب الأطعمۃ)[۳]

---

[۱] (۳۴، ۳۰، ۳۲) یہ احادیث ریاض الصالحین، کتاب ادب الطعام میں موجود نہیں۔

[۲] قرآن وحدیث سے اخذ شدہ صحیح دعاؤں کی مزید تفصیل کے لئے دیکھئے "حصن المسلم"

[۳] "حدیث حسن" صحیح سنن ابن ماجہ

(۳) اللہ عزوجل کی عطا کردہ کسی بھی کھانے یا پینے کی چیز کے بعد ''الحمد للہ'' کہنا، اللہ عزوجل کی رضا کا سبب ہے۔ (مسلم،کتاب الذکر والدعاء)

اس کے علاوہ اور بھی دعائیں مذکور ہیں، کوئی بھی دعا پڑھی جا سکتی ہے۔

مجلس کے چند آداب:

(۱) کوئی شخص یہ نہ کرے کہ کسی آدمی کو اس کی مجلس سے اٹھا کر خود وہاں پر بیٹھ جائے۔ (بخاری،کتاب الاستئذان) لیکن اگر کوئی اپنے سے افضل یا قابلِ احترام کا خیال کرتے ہوئے جگہ دے دے تو کوئی حرج نہیں۔

(۲) جب تم میں سے کوئی شخص مجلس سے اٹھے اور واپس آ جائے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔ (مسلم،کتاب السلام)

(۳) جب کوئی شخص مجلس میں پہنچے تو سلام کرے اور جب اٹھ کر جانے لگے تب بھی سلام کرے۔ (ابوداؤد،کتاب الأدب) [۱]

(۴) سلام کہنے کا طریقہ:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہُ (بخاری،کتاب الانبیاء۔ابوداؤد)

جواب دینے کا طریقہ:

وَ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہُ (بخاری،کتاب بدء الخلق)

(۵) مجلس کے خاتمہ کی دعا:

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْھَدُ أَنْ لَا اِلٰہَ إِلَّا أَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ (ترمذی،ابواب الدعوات) [۲]

---

[۱] ''حدیث حسن صحیح'' صحیح سنن ابی داؤد

[۲] ''حدیث صحیح'' صحیح جامع الترمذی

یہ دعا مجلس کے گناہ بخشوانے کا سبب ہے۔

دعوت میں سگریٹ پینا:

سگریٹ پینا اسلام کی رو سے جائز نہیں۔لیکن محفل میں یہ مزید نامناسب ہے کیونکہ نہ صرف اپنی ذات کے لئے ضرر کا سبب ہے بلکہ مجلس میں بیٹھنے والے دوسرے لوگوں کے لئے بھی۔

دعوت میں اللہ عزوجل کی نافرمانی:

اگر کوئی ایسی دعوت ہو کہ جہاں اللہ کے احکام کی نافرمانی کا یقین ہے تو وہاں نہیں جانا چاہئے۔میزبان کو تقریب سے پہلے اس نافرمانی سے منع کرے اور موافقت کی صورت میں چلا جائے ورنہ نہ جائے۔یا اگر تقریب میں اس نافرمانی کے خلاف آواز اٹھا سکتا ہے تو جائے ورنہ نہ جائے۔[1]

رات کی تقریب:

کوشش کی جائے کہ تقریب ولیمہ (یا نکاح) دن کی روشنی میں کی جائے، تا کہ رات کو Lighting کے اسراف سے بچا جا سکے لیکن اگر کوئی مجبوری[2] ہو تو کوئی حرج نہیں۔

غیبت و چغلی سے پرہیز:

کسی بھی محفل میں بیٹھ کر غیبت، چغلی اور بہتان سے پرہیز کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ اسلام میں ان افعال کی ممانعت بیان ہوئی ہے۔(مزید تفصیل کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر 88)

---

[1] تفصیل کے لئے دیکھئے "فتاوی اللجنۃ الدائمۃ" جلد نمبر 19 'صفحہ نمبر 107۔"آداب الزفاف" صفحہ نمبر 89 (الشیخ الالبانی نے اس موضوع پر تین احادیث ذکر کی ہیں۔

[2] مثلاً: دن میں گرمی کی شدت ہو۔

ساتواں حصہ

شادی کے بعد

پہلا مبحث

نئے شادی شدہ جوڑے کی دعوتیں:

احباب و اقارب کی جانب سے نئے شادی شدہ جوڑے کو کھانے پر بلایا جاتا ہے اور تحائف دیئے جاتے ہیں، یہ ایک قابلِ تحسین فعل ہے لیکن یاد رہے کہ نامحرم مردوں کے سامنے عورتوں کا پردے کے اہتمام کے بغیر کھانا شرعاً ناجائز ہے۔ اس لئے شریعت کی مخالفت پر مبنی کسی دعوت کو قبول نہ کیا جائے۔

سیر و سیاحت:

نئے شادی شدہ جوڑے کا سیر و سیاحت کے لئے جانا، بظاہر اس میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی۔ لیکن پردے کا اہتمام اور عزت کی حفاظت کا یقینی بنانا ضروری ہے۔ جبکہ سیر و تفریح کے لئے غیر مسلم ممالک کا سفر کرنا ناجائز ہے۔

دوسرا مبحث

شوہر کے لئے نصیحت:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

''اور ان (عورتوں) کے ساتھ اچھے طریقے سے بود و باش رکھو۔'' (النساء:۹۱)

احادیث:

(۱) عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو، اس لئے کہ عورت کی تخلیق پسلی سے ہوئی ہے، اگر تو اسے سیدھا کرے گا تو توڑ دے گا اور اس کا توڑنا، اس کو طلاق دینا ہے۔

(بخاری، کتاب النکاح۔ مسلم، کتاب ارضاع)

(۲) تم میں کامل ترین مومن وہ ہے، جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے اور تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہے۔ (ترمذی، کتاب الرضاع) [۱]

(۳) مؤمن مرد، مومن عورت (بیوی) سے نفرت نہ کرے، اگر اس کی کوئی ایک عادت یا صفت ناپسند ہوگی تو اس کی کسی دوسری صفت سے وہ خوش بھی ہوگا۔

(مسلم، کتاب الرضاع)

(۴) رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ فرمایا ''جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، جب تم لباس پہنو اسے بھی پہناؤ اور اس کے چہرے پر مت مارو، اسے برا بھلا مت کہو اور اس سے (بطور تنبیہ) علیحدگی اختیار کرنی ہو تو گھر کے اندر ہی کرو۔'' (ابوداؤد، کتاب النکاح) [۲]

(۵) رسول اللہ ﷺ گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹایا کرتے تھے۔ (بخاری۔ کتاب لأذان)

(۶) رسول اللہ ﷺ کی حضرت عائشہ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہما سے محبت اور حسنِ

---

[۱] ''حدیث حسن صحیح'' صحیح جامع الترمذی

[۲] ''حدیث حسن صحیح'' صحیح سنن ابی داؤد

سلوک کے واقعات کتبِ حدیث میں مذکور ہیں، اسی طرح دیگر ازواجِ مطہرات سے بھی آپ ﷺ کا حسنِ سلوک مثالی تھا۔

بیوی کے لئے نصیحت:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

''مرد عورتوں پر حاکم ہیں، اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کئے ہیں۔'' (النساء۔۳۴)

احادیث:

○ جب آدمی اپنی عورت کو اپنے بستر کی طرف بلائے پس وہ آنے سے انکار کردے تو وہ (اللہ) جو آسمانوں میں ہے، اس پر ناراض رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ خاونداس سے راضی ہوجائے۔
(بخاری، کتاب النکاح)

○ کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزے رکھے اور نہ یہ جائز ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو اس کے گھر میں آنے کی اجازت دے۔ (بخاری، کتاب النکاح)

○ جہنم کا زیادہ تر ایندھن عورتیں ہیں کیونکہ وہ شکایتیں بہت کرتی ہیں اور شوہر کی بڑی نافرمانی کرتی ہیں۔ (بخاری، کتاب الایمان)

○ اگر میں کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں یقیناً عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ (ترمذی، کتاب الرضاع)[۱]

○ جب آدمی اپنی ضرورت کے لئے اپنی بیوی کو بلائے، تو اسے چاہئے کہ وہ (فوراً) آجائے، اگرچہ وہ تنور پر (روٹی وغیرہ پکانے میں مصروف) ہو۔
(ترمذی، کتاب الرضاع)[۲]

---

[۱] ''حدیث حسن صحیح'' صحیح جامع الترمذی

[۲] ''حدیث صحیح'' صحیح جامع الترمذی

بیوی کی نافرمانی کی صورت میں: [1]

○ اگر بیوی شوہر کی نافرمانی کرے، اور اس کے حقوق ادا نہ کرے، تو اسے مناسب انداز سے سمجھائے اور اللہ عز وجل سے ڈرنے کی نصیحت کرے۔

○ اگر نہ مانے، تو شوہر جتنے دن کے لئے مناسب سمجھے اپنا بستر علیحدہ کرلے اور صرف تین دن تک کلام نہ کرے۔

○ اگر پھر بھی اطاعت نہ کرے تو پھر معمولی انداز سے مارے، اور چہرے پر مارنے سے اجتناب برتے۔

○ اس کے بعد بھی عدم اطاعت کی صورت میں، شوہر و بیوی کے خاندان کی طرف سے اصلاحِ احوال کی کوشش کی جائے۔ اگر یہ کوشش بارآور ثابت نہ ہو تو پھر تفریق (علیحدگی) ہی حل ہے۔

گھر سے نکلنے کے لئے شوہر کی اجازت لازمی ہے:

اور چند متعلقہ مسائل دیکھئے صفحہ نمبر 100۔

شوہر و بیوی دونوں کے لئے نصیحت:

تین موقعوں پر جھوٹ بولنے کی رخصت ہے: جنگ میں، لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے اور مرد کو اپنی بیوی سے اور بیوی کو اپنے شوہر سے گفتگو کے دوران۔

(مسلم، کتاب البر والصلة والآداب)

○ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام میاں بیوی کے تعلقات کو کس درجہ خوشگوار دیکھنا چاہتا ہے لیکن اس کا معنی یہ نہیں کہ ہر وقت آپس میں جھوٹ بولنے کی اجازت ہے۔ محبت کے اظہار کے لئے یا کسی خاص ضرورت کے تحت اس کی اجازت ہے۔

○ بلا ضرورت غصہ کا رویہ اختیار کرنا درست نہیں۔ کسی کے بارے میں بدگمانی رکھنا جائز نہیں۔

○ تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور تم سب سے اس کی اپنی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ امیر (اپنی رعایا کا) ذمہ دار ہے، آدمی اپنے اہلِ خانہ کا ذمہ دار ہے، عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی ذمہ دار ہے، پس (اس طرح) تم سب ذمہ دار ہو اور تم سب سے اس کی اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (بخاری، کتاب النکاح)

---

[1] تفسیر سورۃ النساء آیت نمبر 34۔ صحیح جامع الترمذی' کتاب الرضاع' (باب ماجاء فی حق المرأۃ علی زوجہ)

تیسرا مبحث

والدین کا احترام:

(۱) کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شریک گردانناؔ[۱]، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، قتلِ نفس (ناحق کسی کو مار دینا یا خودکشی کرنا) اور جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری، کتاب الایمان والنذور)

(۲) اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ محبوب عمل یہ ہیں: وقت پر نماز پڑھنا، اس کے بعد والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور اس کے بعد اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔

(بخاری، کتاب المواقیت)

بہو اور سسرال:

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا، جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کر لے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (بخاری، کتاب الایمان)

والدین جو کچھ اپنی بیٹی کے لئے پسند کرتے ہیں اگر وہی اپنی بہو کے لئے پسند کریں تو تمام جھگڑے اور مسائل دم توڑ دیں۔

بہو پر ضروری ہے کہ وہ اپنے سسرال والوں سے تعاون کرے، ان سے اخلاق سے پیش آئے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سسرال کی خدمت کرے۔

سسرال والوں کو چاہئے کہ وہ بہو کو بیٹی کا مقام دیں اور ضروری ہے کہ اس سے تعاون کریں اور حسنِ سلوک سے پیش آئیں۔[۲]

---

[۱] یعنی اللہ عزوجل کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنا' واضح رہے کہ عبادت کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مثلاً استعانت (مدد مانگنا)' دعا کرنا' ذبح کرنا' توکل کرنا' خوف کھانا' استعاذۃ (پناہ مانگنا) وغیرہ۔ تو کسی بھی قسم کی عبادت غیر اللہ کے لئے کرنا شرک ہے۔ اور شرک کرنا سب سے بڑا گناہ ہے۔

[۲] اس موضوع پر" بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق" (از محترمہ ام عبد منیب) کا مطالعہ مفید ہے۔

گھریلو کام کا تمام بوجھ اس پر نہ ڈالیں بلکہ مل جل کر، تمام امور کو حل کریں۔

جھگڑا کروانے والے:

(۱) چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ (بخاری، کتاب الادب)

چغل خور کی تعریف: وہ آدمی جو فساد ڈالنے کے لئے اِدھر کی بات اُدھر اور اُدھر کی بات اِدھر کرتا ہے۔

(۲) اور یاد رہے کہ غیبت بھی حرام ہے (یعنی اپنے بھائی کا ایسے انداز میں تذکرہ کرنا جو اس کو ناپسند ہو، چاہے وہ چیز اس میں موجود ہو)۔ (مسلم، کتاب البر)

صرف چھ مواقع پر غیبت جائز ہے۔

(تفصیل کے لئے دیکھئے ''ریاض الصالحین'' غیبت کا باب)

(۳) جو شخص کسی کی بیوی یا اس کے غلام کو دھوکہ دے، تو وہ ہم میں سے نہیں۔

(ابوداوٗد، کتاب الادب)

یعنی بیوی کو شوہر کے خلاف اور غلام کو مالک کے خلاف ورغلانا انتہائی قبیح فعل ہے۔

اہل وعیال پر خرچ:

(۱) جب آدمی اپنے اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ شمار ہوتا ہے۔ (بخاری، کتاب الایمان) اس کے علاوہ بھی بیوی، بچوں (گھر کے لوگوں) پر خرچ کرنے کی فضیلت کے بارے میں بہت سی احادیث ہیں۔

(تفصیل کے لئے دیکھئے ''ریاض الصالحین'' اہل وعیال پر خرچ کرنے کا بیان)

---

① ''حدیث صحیح'' صحیح سنن ابی داوٗد

آٹھواں حصہ

متفرقات

پہلا مبحث: پردے کے احکام

پردے کی پابندی: عورت مندرجہ ذیل سے پردہ کرے گی:

- تمام نامحرم رشتہ داروں (دیور، جیٹھ، بہنوئی[1]، چچازاد بھائی، خالہ زاد بھائی، ماموں زاد بھائی شوہر کا بھتیجا یا بھانجا، خالو، پھوپھا، شوہر کا چچا، تایا، ماموں وغیرہ) سے۔
- لڑکے کی والدہ، بہو کے باپ سے اور اسی طرح لڑکی کی والدہ، داماد کے باپ سے۔
- تمام اجنبی مردوں (شوہر کا دوست، سہیلی کا دوست وغیرہ) سے۔
- مشتبہ اور آوارہ عورتوں سے اور ہیجڑوں سے۔

پردے سے رخصت: درج ذیل ذیل لوگوں سے عورت کو پردہ نہ کرنے کی رخصت ہے:

- باپ (سسر، دادا، نانا، پڑدادا، پڑنانا وغیرہ) سے۔
- حقیقی بیٹے (داماد، پوتے، نواسے، پڑپوتے وغیرہ) سے
- سوتیلے بیٹے اور ان کی اولاد سے۔
- بھائی (حقیقی اور سوتیلے اور ان دونوں کی اولاد) سے۔
- حقیقی بھتیجے، بھانجے، چچا، تایا، ماموں سے۔
- رضاعی رشتہ دار (رضاعت میں بھی وہی رخصت ہے، جو نسب کے ذریعہ سے ملتی ہے)۔

---

[1] بعض لوگ کہتے ہیں کہ سالی کو بہنوئی سے پردہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں' کیونکہ سالی اور اس کی بہن کو ایک ہی وقت نکاح میں نہیں رکھا جا سکتا۔ جواب: (۱) اسلام نے ایسی کوئی چھوٹ نہیں دی کہ بہنوئی سے پردہ نہ کیا جائے (۲) شادی شدہ عورت کی بھی اس کے شوہر کی موجودگی میں کسی دوسرے مرد سے شادی نہیں ہو سکتی' تو کیا اس کو بھی پردے کی چھوٹ مل جائے گی؟
(۳) جہاں شادی سے بھی خواہش کی تکمیل نہ رہے' تو ناجائز راستے کھلتے ہیں' اس لئے ان کو پردے کی ڈھال سے باندھا گیا ہے۔

❁ بچوں سے، جب تک ان کے شہوانی جذبات بیدار نہ ہوئے ہوں۔

❁ نوکر چاکر سے، جب تک وہ ہم بستری کی خواہش نہ رکھتے ہوں، مثلاً بچے یا بوڑھے (جوان نوکر سے پردہ ضروری ہے)۔

❁ اضطراری حالت یعنی کسی بڑی مجبوری کے تحت پردہ میں چھوٹ ہوسکتی ہے (مثلاً جنگ، طبی معائنہ، کوئی حادثہ وغیرہ)

❁ جبکہ بوڑھی عورتیں جو نکاح کی خواہش نہ رکھتی ہوں اور بناؤ سنگھار کا اظہار نہ کرنے والی ہوں، اوران کو کسی مرد سے خطرہ نہ ہو تو ان کو پردہ نہ کرنے کی رخصت ہے، لیکن اگر وہ بھی پردہ کریں تو بہتر ہے۔

نوٹ: مندجہ بالا جن لوگوں سے پردہ کی رخصت ہے ان کے سامنے بھی ستر کو ڈھانپنا ہوگا (سوائے شوہر)۔ مذکورہ بالا لوگوں کے سامنے صرف چہرہ اور ہاتھ کھولنے کی اجازت ہے، یا گھر کے کام کاج کرتے وقت ہاتھ، پاؤں، چہرے کا جو حصہ کھلا رہتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

پردہ کیسے؟

(۱) لباس تمام بدن (چہرہ[۱] وہاتھ وپیر سمیت) کو ڈھانپنے والا ہو۔

(۲) از خود زینت نہ ہو (جیسے آج کل بعض عورتیں خوب صورت اور جاذب نظر برقعہ سکارف یا چادر استعمال کرتی ہیں)

(۳) باریک نہ ہو کہ زینت ظاہر کرے۔

(۴) تنگ نہ ہو کہ اعضاء ظاہر کرے (جیسا کہ ان دنوں بعض عورتیں جسمانی اعضاء کے عین مطابق حجاب یا برقعہ کا استعمال کرتی ہیں، اس کی بجائے ڈھیلا ڈھالا برقعہ استعمال کرنا چاہئے)۔

(۵) خوشبو والا نہ ہو۔

---

[۱] چہرے کا پردہ کرنا ضروری ہے۔ اور حدیث میں اس بارے میں واضح تعلیمات موجود ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے "عورت کا زیور پردہ"

(۶) مردوں کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔

(۷) کافر عورتوں سے مشابہت نہ ہو۔

(۸) شہرت مقصود نہ ہو۔

نوٹ: ایسا لباس پہنا جائے اور ایسی چادر یا برقعہ لیا جائے، جو مندرجہ بالا ہدایات کے مطابق ہو۔ ایسا برقعہ یا چادر لینا زیادہ بہتر ہے، جس سے آنکھیں بھی چھپ جائیں۔

اجنبی عورت سے تنہائی اختیار کرنا حرام ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم (غیر محرم) عورتوں کے پاس جانے سے گریز کرو''، تو ایک انصاری آدمی نے کہا ''الحمو'' کے بارے میں فرمایئے؟ فرمایا ''الحمو'' تو موت ہے۔ (بخاری، کتاب النکاح)

''الحمو'' کے معنی ہیں شوہر کا قریبی رشتہ دار۔ جیسے شوہر کا بھائی (یعنی بیوی کا دیور یا جیٹھ) شوہر کا بھتیجا اور شوہر کا چچازاد بھائی۔

ستر دیکھنے کی ممانعت[۱]:

مرد مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ عورت عورت کے ستر کو دیکھے، اور نہ مرد مرد کے ساتھ برہنہ ایک کپڑے میں لیٹے اور نہ عورت عورت کے ساتھ برہنہ کپڑے میں لیٹے۔

(مسلم، کتاب الحیض)

(میاں بیوی اس سے مستثنیٰ ہیں۔ دیکھئے صفحہ نمبر 76)

زنا میں معاون اسباب سے ممانعت:

کوئی بھی ایسا کام جو زنا کی طرف لے جائے، ممنوع ہے۔ جیسے ناجائز شے دیکھنا، ناجائز

---

[۱] اسلام نے پاکیزہ معاشرے کی بنیاد رکھتے ہوئے یہ بھی حکم دیا ہے کہ دس سال کی عمر کے بعد بچے اکٹھے ایک بستر پر نہ سوئیں۔

شے سننا، ناجائز کلام کرنا، ناجائز شے ہاتھ سے پکڑنا، ناجائز شے کے حصول کے لئے پاؤں سے چلنا۔ (مسلم، باب القدر)

وضاحت: حدیث کا مفہوم بیان کیا گیا ہے۔

آدمی کے سامنے عورت کے محاسن بیان کرنے کی ممانعت:

کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسری عورت کے حسن و جسم کی خوبیاں اپنے خاوند کے سامنے بیان کرے، گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ (بخاری، کتاب النکاح)

چند مختصر تنبیہات:

- عورت کا محرم کے بغیر سفر کرنا حرام ہے۔
- مرد کے لئے ناف سے لے کر ران تک (یعنی ران اس میں شامل ہے) کا حصہ ستر ہے[1]، اور اس کا چھپانا مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ضروری ہے۔
- عورت خوشبو لگا کر باہر نکلے اور لوگ اس کی خوشبو کو محسوس کریں، اس کی اسلام میں سخت ممانعت ہے۔
- کسی بھی مرد (جس سے پردہ ضروری ہے) اس سے **عورت کا ہاتھ** ملانا، سر پر پیار کرنا، کمر پر ہاتھ پھیرنا یا ماتھا چومنا وغیرہ ناجائز ہے۔ اسی طرح اس کے برعکس مرد کی طرف سے غیر عورت (جس پر اس مرد سے پردہ واجب ہے) کے ساتھ یہ تمام افعال کرنا ناجائز ہیں۔
- عورت اپنے شوہر کے قریبی رشتہ داروں کو سلام کر سکتی ہے اور ان سے ضروری گفتگو کر سکتی ہے، لیکن یہ سب کچھ پردہ کی پابندی کے ساتھ ہوگا۔
- مسلمان مرد و عورت دونوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ نامحرموں کے سامنے نگاہیں نیچی رکھیں۔

---

[1] اس لئے ران کو پوری طرح نہ ڈھانپنے والی شارٹس Shorts (نیکر) پہننا ناجائز ہے۔

○ اگر اچانک نظر پڑ جائے تو فوراً نظر پھیر لی جائے۔ [1]

○ جہنمیوں کی ایک قسم وہ عورتیں ہیں، جو لباس پہنتی ہوں گی (مگر) برہنہ ہوں گی، لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور ان کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی۔ ایسی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی۔ (بلکہ) اس کی خوشبو بھی نہیں پائیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو تو اتنے اتنے فاصلے سے آئے گی۔ (مسلم، کتاب اللباس والزینۃ)

---
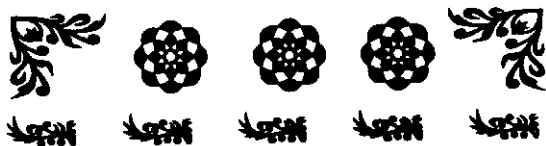
[1] بعض لوگ اگر نظر پڑ جائے تو پڑی ہی رہنے دیتے ہیں' بلکہ نظریں چار کرتے ہیں' مسلسل دیدار کرتے ہیں' اور گناہ کی گٹھڑی تیار کرتے ہیں' اور کہتے ہیں کہ پہلی نظر معاف ہے۔ حالانکہ اسلامی حکم یہ ہے کہ ''پہلی اچانک بلا ارادہ'' نظر معاف ہے۔ اور اگر ایسا ہو گیا تو فوراً نظر پھیر لی جائے۔ بلکہ اسلام نے تو لوگوں کی عصمت و عفت کی حفاظت کے لئے یہاں تک حکم دیا ہے:

''جو شخص کسی کے گھر بغیر اجازت کے جھانکے ان کے لئے حلال ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں''

(مسلم کتاب الآداب)

دوسرا مبحث

چار شادیوں کی اجازت:

اللہ عز وجل نے مرد کو اجازت دی ہے کہ وہ ایک سے لے کر چار شادیاں کر سکتا ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ وہ سب عورتوں کے حقوق ادا کرے اور ان کے درمیان عدل کرے۔

اہل مغرب مسلمانوں کے ذہن میں شکوک وشبہات ابھارتے ہیں کہ یہ عورتوں کے ساتھ ظلم ہے وغیرہ وغیرہ۔

اللہ عز وجل نے تعددِ ازواج (Polygamy) کی اجازت دی ہے۔ ہماری ناقص عقل شاید اس کی حکمت کو نہ پا سکے (جیسا کہ Car کو تیار کرنے والا Engineer اس کے بارے میں بہتر جانتا ہے، اس لئے وہ Manual میں کار کی ضروریات کے بارے میں رہنمائی کر دیتا ہے جبکہ ایک سبزی بیچنے والے کو اس کے بارے میں کیا معلوم) ہمارے خالق نے ہمیں قرآن میں اجازت دی، ہمارے لئے بس یہی کافی ہے۔ لیکن جو چند حکمتیں سوچ و بچار سے سامنے آتی ہیں، وہ درج ذیل ہیں: (1)

- اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ عورتوں کی شرح پیدائش مردوں سے زیادہ ہے۔
- مردوں کی وفات کی نسبت عورتوں سے زیادہ ہیں کیونکہ وہ کام کے لئے گھر سے نکلتے ہیں، تو حادثہ کے شکار ہونے کا مواقع زیادہ ہیں۔ جنگ، دور دراز کے سفر وغیرہ بھی اسباب ہیں (اب اگر عورتوں کو شادی کی نعمت فراہم نہیں کی جائے گی، تو ان کی خواہشات پوری نہ ہونے کے سبب معاشرے میں

اولاً: برائی کی راہ ہموار ہو جائے گی۔

ثانیاً: نسلِ انسانی میں کمی ہوگی اور یہ معاشرے کی تباہی کے اسباب ہیں۔

---

(1) فتاویٰ للجنۃ الدائمۃ' جلد 19' صفحہ نمبر 175

○ تعددِ اِزواج سے نسلِ انسانی میں اضافہ ہوتا ہے اورقوم کی افرادی قوت بڑھتی ہے (مغربی ممالک کی طرح Immigrants نہیں منگوانے پڑتے)

○ عورت بہت سے ایام میں مرد کی ضرورت پوری کرنے سے قاصر ہوتی ہے،مثلاً حیض، نفاس اور حمل کے آخری مراحل۔

○ عورت بانجھ بھی ہوسکتی ہے۔

○ عورت مرد کی نسبت جلدی بوڑھی ہوجاتی ہے۔

○ چند مرتبہ حمل کے بعد،جسمانی خوبصورتی میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔

اس لئے اللہ عزوجل نے شادی کا مبارک و جائز دروازہ کھول کر، معاشرے کو زنا اور دیگر برائیوں سے محفوظ کیا ہے اور عورت کو سائبان مہیا کیا۔

ضرورت کے وقت بھی اگر انسان دوسری، تیسری یا چوتھی شادی نہ کرے تو اس کے قریب قریب وہی نقصانات ہوتے ہیں جو ہم صفحہ نمبر 27 پر بیان کر چکے ہیں۔

تیسرا مبحث

طلاق کا سنت طریقہ:

ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے کہ یہ پاکیزہ بندھن نہ ٹوٹے لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو تو طلاق کا سنت طریقہ درج ذیل ہے، جس میں امت کے لئے بے حد رحمت ہے:

○ اپنی بیوی کو[1]، طُہر یعنی پاکیزگی (حیض کے بعد) میں ایک طلاق دے، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اس نے اس طہر میں بیوی سے جماع نہ کیا ہو، اب اس کو اجازت ہے کہ وہ عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے (یعنی بیوی کو لا سکتا ہے)۔

عدت کی مدت تین حیض یا تین طہر ہے۔[2]

اگر وہ رجوع نہیں کرتا، تو عورت کو اجازت ہے کہ عدت کے بعد کہیں اور شادی کر سکتی ہے۔

اگر مرد عدت میں رجوع کر لیتا ہے تو وہ عورت اس کی بیوی ہے۔

○ اسی طرح اگر وہ کے بعد پھر دوسری طلاق دے دیتا ہے اب پھر وہی صورتحال ہوگی جو پہلی طلاق کے بعد تھی۔

○ اگر وہ دوسری بار رجوع کر لیتا ہے اور پھر اس کو تیسری طلاق دے دیتا ہے تو اب وہ عورت سے نہ رجوع کر سکتا ہے اور نہ نکاح۔ (یاد رہے کہ پہلی اور دوسری طلاق کے بعد اگر مرد عدت میں رجوع نہیں کرتا تو پھر بھی اس کو اجازت ہے کہ وہ عدت کے بعد نئے سرے سے اسی عورت سے دوبارہ نکاح کر لے، لیکن تیسری طلاق کے بعد یہ گنجائش موجود نہیں)

---

[1] اس سے مراد وہ عورت ہے جو حاملہ بھی نہ ہو (کیونکہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے) اور وہ بھی نہ ہو جسے دخول سے قبل طلاق مل گئی ہو (کیونکہ اس کی کوئی عدت نہیں) اور وہ بھی نہ جس کو حیض آنا بند ہو گیا ہو (کیونکہ اس کی عدت تین مہینے ہے) (تفسیر القرآن مطبوع مجمع ملک فہد سعودی عرب)

[2] تفسیر القرآن (مطبوع مجمع ملک فہد) از حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

○ تیسری طلاق کے بعد اب صرف ایک صورت ہے کہ وہ عورت کسی اور مرد سے نکاح کر لے اور وہ مرد اپنی مرضی سے اسے طلاق دے یا اس مرد کی وفات ہو جائے، تو اب پہلے شوہر کے لئے اس عورت سے شادی کرنا جائز ہے۔ لیکن یہ واضح رہے کہ حلالہ نا جائز ہے، جیسا کہ ہم صفحہ نمبر 54 پر بیان کر چکے ہیں۔

طلاق دینے میں شرع کی مخالفت:[1]

○ بیوی کو حیض یا نفاس یا اس طہر میں جس میں اس سے جماع کیا ہو اور حمل کا معاملہ ابھی واضح نہ ہوا ہو، طلاق دینا شرع کے مخالف ہے۔

○ بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دینا، یہ بھی شریعت کے مخالف ہے۔

خلع:

اگر عورت کسی وجہ سے خاوند کو نا پسند کرتی ہے تو وہ اس سے علیحدگی کے لئے خلع کا راستہ اختیار کر سکتی ہے۔ ایسی صورت میں مرد اس سے حق مہر لے سکتا ہے۔

نکاح فسخ کرنے کے اسباب:

○ اگر مرد و عورت میں سے کوئی ایسی بیماری میں مبتلا ہو، جس سے ''جماع کی لذت'' فوت ہو جائے (مثلاً مرد کا خصی ہونا یا عورت کا مجنون ہونا) تو ایسی صورت میں متاثرہ فریق کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے۔

○ دھوکہ کی صورت میں بھی مندرجہ بالا حکم ہے۔ (مثلاً تندرست بتا کر لنگڑی سے شادی کر دی گئی)

....

[1] دیکھئے صفحہ نمبر 100

چوتھا مبحث

تحدیدالنسل (بچوں کی تعداد کو مخصوص کرنا): [1]

○ اسلام میں اس بات کی اجازت نہیں کہ بچوں کی تعداد کو مخصوص (مثلاً دو یا تین) کر دیا جائے اور اس میں مزید اضافہ سے گریز کیا جائے۔

○ اسی طرح رزق کے خوف سے پیدائش کو روکنا بھی ناجائز ہے۔

○ عوت اپنی خوبصورتی برقرار رکھنے کے لئے بچوں سے گریز کرے یہ بھی ممنوع ہے۔

○ بچوں کی تربیت اور ان پر خرچ کے خوف سے پیدائش روکنا بھی ممنوع ہے۔

منع حمل ادویات[2] یا عزل کی درج ذیل صورتوں میں اجازت دی جاسکتی ہیں:

(۱) عورت کے ہاں عام طریقہ سے ولادت نہ بلکہ آپریشن سے ہوتی ہے، اور آپریشن اس کے لئے خطرے کا باعث ہو (مستندڈاکٹر کی رائے کے مطابق)

(۲) عورت کمزور ہو اور مزید حمل کی طاقت نہ رکھتی ہو۔

(۳) اپنے پہلے بچے کو دودھ پلانے کی مدت سے گزر رہی ہو اور اس سے پہلے حمل نہ چاہتی ہو۔

یادرہے کہ اسلام کثرتِ اولاد کا حکم دیتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے بانجھ عورت سے شادی کو منع کیا ہے۔ (دیکھئے صفحہ نمبر 40)

مغربی ممالک مسلمان ملکوں کو آبادی گھٹانے کے مشورہ دیتے بلکہ امداد بھی دیتے ہیں اور اپنے ممالک میں آبادی کے اضافہ کی بھرپور کوششیں کرتے ہیں اور علاوہ ازیں دوسرے

---

[1] فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ' جلد نمبر 19 'باب تحدید النسل' صفحہ نمبر 292-298

[2] ادویات عورت کے لئے نقصان دہ بھی نہ ہوں اور ان کا استعمال شوہر کے مشورے سے کیا جائے۔

ممالک سے افرادی قوت (Immigrants) درآمد کرتے ہیں۔ اعداد و شمار، حقائق اور براہین سے یہ مکمل طور پر ثابت کیا جا سکتا ہے کہ غذائی قلت[1] کے جعلی خطرے کی آڑ لے کر دراصل اہل کفر مسلمانوں کی آبادی کم، بلکہ ختم کرنا چاہتے ہیں تا کہ دنیا سے اسلام اور مسلمانوں کا نام و نشان مٹ جائے اور دنیا پر اُن کا غلبہ کے لئے کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے۔

---

(۱) بلکہ ٹنوں کے حساب سے ضرورت سے زائد خوراک کو سمندر میں ڈال کر ضائع کرتے ہیں لیکن خوراک کی قلت کے شکار ملکوں کی مدد نہیں کرتے اور اس طریقے سے قیمتوں کو بھی نہیں گرنے دیتے۔

پانچواں مبحث

فتاویٰ متفرقہ:

درج ذیل فتاویٰ جو کہ شادی سے متعلق ہیں" فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمية و الإفتاء " کی جلد نمبر ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ سے اخذ شدہ ہیں۔ان کو اختصار کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔

یادرہے کہ یہ فتاوی سعودی عرب کے کبار علماء کی کمیٹی کی طرف سے جاری کئے جاتے ہیں۔

○ اگر بیٹا ابھی کمانے کے قابل نہیں ہوا یا تعلیم حاصل کررہا ہے تو باپ اپنے خرچ پر اس کی شادی کرسکتا ہے اور اس کو بیوی کا نان ونفقہ دے سکتا ہے۔ (14127 7/18)[1]

○ اگر کوئی شخص اپنے والدین کو حج پر بھیجنا بھی چاہتا ہے اور اپنی عصمت کی حفاظت کے لئے شادی کرنا چاہتا ہے، اور مال کی مقدار دونوں کاموں کے لئے بیک وقت کافی نہیں تو پہلے اس کو شادی کرنی چاہئے کیونکہ حج استطاعت والے پر فرض ہے، اگر بعد میں ممکن ہو تو حج کروادے۔ (19124 12/18)

○ رسول اللہ ﷺ نے خصی ہونے سے منع فرمایا ہے اور جس غیر شادی شدہ نوجوان کی شادی نہ ہو رہی ہو، وہ اپنی عفت کی حفاظت کے لئے درج ذیل دعا کرے:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ الْهُدَىٰ وَالتُّقَىٰ وَالعِفَافَ وَالْغِنَى ﴾ (14384 35/18)

○ منگنی (نسبت) کسی مصلحت یا ضرورت کے تحت توڑی جاسکتی ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔ (18383 69/48)

○ اگر کوئی لڑکا اپنے والد کو کسی منتخب لڑکی سے شادی کے لئے اپنا وکیل مقرر کردے تو لڑکے کا باپ لڑکے کا نکاح (مذکورہ لڑکی سے) لڑکے کی غیر موجودگی میں کرسکتا ہے اور اس میں

---

[1] (14127-7\18) سے مراد ہے: جلد نمبر 18 'صفحہ نمبر 7 'فتویٰ نمبر 14127

کوئی حرج نہیں۔ (9350 - 121/18) اسی طرح کسی اور قابل اعتماد شخص کو بھی وکیل مقرر کیا جا سکتا ہے۔ (9446 - 119/18)

○ باپ کو اختیار ہے کہ وہ اپنی کم سن بچی کا نکاح کر سکتا ہے اگر وہ اس میں مصلحت سمجھتا ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ اس کی مثال ہے اور باپ کے علاوہ یہ اختیار کسی کو نہیں۔ لیکن اگر وہ بڑی ہو کر انکار کر دے تو ایسی صورت میں شرعی عدالت سے رجوع کیا جائے۔

(3833 - 23/18)

○ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت چھ سال کی عمر میں طے ہوئی اور نو سال کی عمر میں رسول اللہ ﷺ نے دخول کیا،[1] اور یہ صرف رسول اللہ ﷺ کے لئے خاص نہیں۔

(18734 - 125/18)

○ اگر کوئی لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کو یہ کہہ کر از خود شادی کر لیں کہ میں اپنا آپ تمہیں دیتا/دیتی ہوں تو یہ نکاح تصور نہ ہوگا کیونکہ لڑکی کی طرف سے ولی نے عقد نکاح طے نہیں کیا۔ اسی طرح دیگر شرائط بھی پوری کرنا ضروری ہیں۔ (9643 - 169/18)

○ ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں (حدیث)۔ عورت عورت کی شادی نہیں کروا سکتی، اور نہ عورت خود اپنی شادی کر سکتی ہے (حدیث)۔

(18486 - 180-178/18)

○ قریشی مرد اور عجمی عورت کے کرنے نکاح میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس طرح عجمی

---

[1] (گرم آب و ہوا کے ممالک میں بلوغت کا جلدی ہونا کوئی غیر معمولی بات نہیں)

نوٹ! سب سے کم عمر میں جس لڑکی نے اولاد کو جنم دیا اس کا نام Lina Medina ہے اور اس کی عمر میں اس وقت 4 سال 8 مہینے تھی اور یہ واقعہ Peru کے ایک شہر میں 1939 میں پیش آیا۔ ڈاکٹرز نے اس کی عمر میں اختلاف کیا اور زیادہ سے زیادہ اس کی عمر 5 سال 8 مہینہ کہی گئی۔ تفصیل کے لئے صفحہ 547 Samson wright's Applied Physiology,12th edition , English Language Book Society (ELBS)

مرد اور قریشی عورت کے نکاح میں کوئی ممانعت نہیں، جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے۔

(2513 - 185/18)

○ سود کا کاروبار کرنے والے بنک میں ملازم کی کمائی غلط ہے اور شرعی ذمہ داری کا نقاضہ یہ ہے کہ ولی اپنی لڑکی کی شادی ایسے شخص سے کرے کہ جس کے دین اور امانت سے وہ خود راضی ہو اور ایسے سے نہ کرے جس سے وہ راضی نہ ہو۔ (18449 - 196/18)

○ شوہر اگر بیوی کا دودھ پی لے، تو کوئی حرج نہیں اور اس سے بیوی حرام نہیں ہوتی۔

(11950 - 396/18)

○ کسی گلوکار یا گلوکارہ کو گانے کے لئے شادی کی تقریب پر بلانا جائز نہیں۔

(2186 - 113/19)

○ شادی کے لئے ستاروں کی موافقت سے وقت طے کرنا بدعت ہے اور غلط اعتقاد ہے۔

(8660 - 144/19)

○ دولہے کو تعویذ باندھنا: اگر اس تعویذ میں اللہ عزوجل کے علاوہ کسی اور سے دعا طلب کی گئی ہو تو یہ شرک اکبر ہے اور اگر قرآن و شرعی دعاؤں میں سے ہو تو یہ حرام ہے کیونکہ بلا دور کرنے کیلئے منکا لٹکانے اور حلقہ باندھنے اور دھاگہ باندھنے سے منع کیا گیا ہے۔

(18743 - 150/19)

○ شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کا اپنے شوہر کے گھر سے نکلنا جائز نہیں چاہے وہ اپنے والدین کے گھر ہی کیوں نہ جا رہی ہو۔ مگر کسی شرعی ضرورت کے تحت اس کی اجازت ہے۔

(18280 - 165/19)

○ شادی سے پہلے عورت اپنے عصبہ[1] کی اجازت کے بغیر اور محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔

(10818 - 168/19)

---

[1] عصبہ سے یہاں مراد باپ، دادا، بھائی، بھتیجا، بیٹا اور پوتا وغیرہ ہے۔

○ عورت کا اجازت نہیں کہ وہ شوہر کی غیر موجودگی میں محارم (جن سے اسے پردہ نہ کرنے کی اجازت ہے [1]) کے علاوہ کسی کو گھر میں داخل ہونے دے۔ (4313 - 169/19)

○ میاں بیوی کا اپنے جنسی تعلقات (جماع وغیرہ) کی تصویر کشی کرنا حرام ہے اور بالکل ناجائز ہے۔ (22659 - 365/19)

○ شوہر کے بھائی اگر اس کے گھر میں رہتے ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن بیوی پر لازم ہے کہ وہ پردہ کا اہتمام کرے، وقار سے رہے اور خلوت (اکیلے) میں ان میں' سے کسی کے ساتھ نہ بیٹھے۔ (11942 - 366/19)

○ جو عورت اپنے شوہر سے بغیر کسی وجہ سے طلاق طلب کرتی ہے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ (ابوداؤد، کتاب الطلاق) [2]

○ حاملہ عورت کو طلاق دی جاسکتی ہے۔ (5505 - 394/19)

○ بیوی کو تین طلاق اکٹھی دینا، یا ایک یا زیادہ طلاق دینا اور وہ حیض میں ہو یا نفاس میں ہو یا پاکیزگی میں ہو لیکن شوہر نے (اس پاکیزگی میں) مجامعت کر لی ہو۔ یہ سب طلاقِ بدعت [3] ہے۔ (5940 - 55/20)

○ مشت زنی کرنا حرام ہے۔ (8731 - 73/20)

---

[1] دیکھیے: آٹھواں حصہ میں "پردے کے احکام"۔

[2] "حدیث صحیح"، صحیح سنن ابی داؤد

[3] بدعت سے مراد ہے دین میں ایجاد شدہ نیا کام' جس پر شریعت (قرآن وسنت) سے کوئی دلیل نہ ہو' اور اس کام کو دین سمجھتے ہوئے یا اللہ عزوجل کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا جائے۔ مثلاً: عید میلاد النبی ﷺ منانا۔

بدعت کا حکم: ہر بدعت مردود ہے' اور حدیث ہے: **"ہر بدعت گمراہی ہے"**۔ (مسلم' کتاب الجمعۃ)

اور ایک روایت میں زیادہ ہے **"اور ہر گمراہی آگ میں لے جاتی ہے"**۔ اس کی سند صحیح ہے جیسا کہ ہدایۃ الرواۃ' کتاب الایمان' صفحہ نمبر ۱۲۱ پر مذکور ہے۔

چھٹا مبحث

نصیحت

○ ہم کون ہیں؟

اللہ عزوجل کا بہت بڑا احسان ہے کہ نہ ہم عیسائی، نہ یہودی، نہ ہندو، نہ بدھ مت بلکہ ہر باطل دین سے دور ہیں اور اس کی عظیم نعمت ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔

○ ہم مسلمانوں میں اور کافروں کے مابین فرق کیا ہے؟

ہم اللہ عزوجل کے سوا کسی کو معبود نہیں مانتے اور محمد ﷺ کو اس کا رسول مانتے ہیں جبکہ کافر ان دونوں باتوں کو تسلیم نہیں کرتے۔

○ توحید اور رسالت کے اس اقرار کا معنی کیا ہے؟

توحید کا معنی یہ ہے کہ اللہ عزوجل ہی ہمارا اکیلا معبود ہے۔ ہم صرف اس کی عبادت کرتے ہیں اور اسی کا حکم مانتے ہیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے جبکہ رسالت کا معنی یہ ہے کہ ہم محمد ﷺ کو اللہ کا رسول و پیغمبر تسلیم کرتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ انہوں نے اللہ عزوجل کے احکامات اور پیغامات لوگوں تک پہنچائے تا کہ وہ ان پر عمل کریں۔

○ اللہ عزوجل کے یہ احکامات و پیغامات کہاں موجود ہیں؟

یہ تمام قرآن کریم اور محمد ﷺ کی احادیث میں موجود ہیں۔

ہر مسلمان کو مذکورہ بالا جوابات سے اتفاق ہے۔ مسلمان کو رہنمائی قرآن وسنت سے ملے گی، یہی اس کے لئے دستورِ حیات ہے۔ اگر وہ اللہ عزوجل کے احکامات پر عمل کرے گا تو دنیا وآخرت میں کامیاب، بصورت دیگر ناکامی کا داغ اس کا مقدر۔

○ اب سوال یہ ہے کہ:

کیا ہم اللہ عزوجل کے احکامات و پیغامات سے رہنمائی حاصل کر رہے ہیں؟

مسلمان ہونے کا ثبوت تو یہی ہے کہ ہم اپنے ہر عمل کے لئے قرآن وسنت سے رہبری حاصل کریں۔

لیکن کیا ہم واقعی ایسا کر رہے ہیں؟

شاید نہیں!

یہودی تورات سے، عیسائی انجیل سے، ہندو گیتا سے رہنمائی حاصل کرتا ہے اور آج کا مسلمان ان تینوں کی پیروی کرتا ہے اور قرآن مجید کو نظر انداز کر دیتا ہے جو کہ اللہ عزوجل کی طرف سے نازل کردہ آسمانی کتاب ہے، تحریف سے پاک ہے، پہلی تمام کتابیں جس کے آنے سے منسوخ ہو چکی ہیں۔

اور پھر اسلام کا دعویٰ؟

○ ہم قرآن وسنت پر عمل سے کیوں گریزاں ہیں؟

شاید ہمیں خواہشاتِ نفس عزیز ہیں!

شاید کافروں کی پیروی ہمارے لئے باعثِ فخر ہے!

شاید شیطان کی باتیں ہمیں محبوب ہیں!

اور کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ ہمیں محمد ﷺ کی خوشی تو عزیز نہیں!

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پیروی ہمارے لئے باعثِ فخر تو نہیں!

ہمیں ''الرحمٰن'' کی باتیں تو محبوب نہیں!

○ دعویٰ یہ تھا کہ:

دنیا کا ہر مشکل کام کرنا، میرے لئے کوئی مشکل نہیں؟

کہا گیا: ''سب لوگوں کو راضی کر دکھاؤ''

جواب تھا: ''یہ بڑا مشکل ہے''

بے وقوف مسلمان اس چکر میں رہتا ہے کہ لوگ راضی ہو جائیں، اللہ چاہے راضی نہ ہو،

خالق کی رضا کومخلوق کی رضا پر قربان کر دینا، بے وقوفی نہیں تو اور کیا ہے!

○ اسلامی تاریخ کے اوراق پلٹیں تو اسلام ہمیں قرآن و حدیث کے صفحات اور مسلمانوں کی عملی زندگی دونوں میں نظر آتا ہے۔لیکن افسوس آج صرف قرآن وحدیث کے اوراق ہی میں اسلام دکھائی دیتا ہے۔

○ ماہرِ چشم (Eye Specialist) اگر دندان ساز (Dentist) کے آلات لے کر کلینک چلائے گا تو نتیجہ کیا ہوگا؟

مسلمان قرآن وحدیث کو چھوڑ کر اگر کسی اور چیز سے رہنمائی لے گا تو نتیجہ کیا ہوگا؟

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی (ﷺ)

○ مسلم امہ کا طیارہ ہائی جیک ہو چکا، اس کو خبر ہی نہیں۔اس کا ''حقیقی رہنما'' محمد مصطفیٰ ﷺ اس سے چھینا جا چکا اور وہ بے راہ رہنما اس کی رہنمائی کر رہے ہیں، جن کو خود رہنمائی کی اشد ضرورت ہے اور نتیجتاً زوالِ امت کسی سے مخفی نہیں۔

○ ادیب کے، صحافی کے، سیاستدان کے، کھلاڑی کے، اداکار کے، گلوکار کے اور ''ہر کوئی، کسی'' کے الفاظ آج کے مسلمان کے لئے قابلِ افتخار، قابلِ احترام اور قابلِ عمل لیکن انبیاء کے سردار، تمام انسانوں سے افضل، امام کائنات کے الفاظ کی اہمیت.....!

(ناانصافی وظلم کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے!..........)

○ کیا خیال ہے! سیاہ تاریک رات میں، تاریک غار میں، سیاہ پتھر پر رینگنے والی سیاہ چیونٹی کی حرکت کو جاننے والا ''علیم'' تمہارے حرکتوں سے ناواقف ہے؟

کیا خیال ہے! ہر رات تم کو نیند کی صورت میں موت دینے والا، تمہیں حقیقی موت دینے پر قادر نہیں؟

بس کچھ وقت کی بات ہے! ''ذرہ برابر عمل کی جزا بھی ملے گی'' اچھائی کرنے والوں کے لئے

صبر کے چند دن اور برائی کرنے والوں کے لئے مہلت کے چند دن' ہاں بس چند دن!

○ پلٹ آؤ، پلٹ آؤ، اسلام کی طرف:

زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی قرآن وسنت سے لو، شادی ہو، مرگ ہو، خوشی ہو، غم ہو، تجارت ہو، معیشت ہو، معاشرت ہو، سیاست ہو، طہارت ہو، قانون ہو، جنگ ہو، ربّ کعبہ کی قسم !فلاح پا جاؤ گے۔

○ رب کے اطاعت گزار:

خوشخبری ہے اُن خوش نصیب و پاکباز و اطاعت گزار بندوں کے لئے، جو رب کو، رب جانتے ہیں اور اسی کو مانتے ہیں۔ کسی کی ملامت کا جن کو خوف نہیں، اللہ عزوجل کی مدد دنیا و آخرت میں ان کے ساتھ ہے اور ابدی جنتیں ان کا مسکن ہیں۔ (انشاءاللہ)

اہل کفر ونفاق کی نافرمانی، ہٹ دھرمی اور بگاڑ، نہ ان کا کچھ بگاڑ سکتا ہے نہ ان کے رب کا، ان کے عزم وحوصلہ کو سلام، اور ان کی استقامت کے لئے پرخلوص دعا۔

○ خطا کار کے لئے، توبہ کا دروازہ:

ہر خطا کار کیلئے پلٹ آنے کا بلاوا ہے، لوٹ آنے کی پکار ہے کہ وہ معاف کرنے والا رب، زمین کے برابر گناہ لے کر حاضر ہونے والے، کو معاف کرنے پر قادر ہے۔

اپنے رب سے توبہ کرنے میں تاخیر نہ کرو، کہ موت کسی بھی وقت توبہ کا دروازہ بند کر سکتی ہے ۔ یاد رکھو، تمہارے رب کو ندامت وخوف کے آنسو بہت محبوب ہیں۔

اے ہمارے مالک، ہمارے گناہوں کو معاف کر دے، اور ہمیں عذابِ قبر اور عذابِ نار سے محفوظ فرما اور ہمیں جنتوں کا حقدار بنا دے۔ آمین

گزارش

طالبِ علم نے حسبِ استطاعت علم کے نور کو تحریر کا لبادہ اوڑھا کر پیش کیا۔ اگر کسی بات کو طالبِ علم سمجھانے یا قاری سمجھنے سے قاصر رہا، یا کوئی بات بیان ہونے سے رہ گئی تو اہلِ علم سے استفسار کا دروازہ کھلا ہے۔

بارہ (12) سال کی (جزوی طور پر) متعلقہ علم کی تعلیم اور چار (4) سال کی (مکمل طور پر) متعلقہ علم کی تعلیم کے بعد .M.B.B.S ڈاکٹر میڈیکل کالج سے فراغت کی سند حاصل کرتا ہے۔ تخصص (Specialization) کے لئے مزید چار سے پانچ سال تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے۔

جبکہ دین کے معاملہ میں ہر ان پڑھ اور نیم پڑھا لکھا ''مفتی'' ہے۔ قاری سے گزارش ہے کہ وہ مفتی بننے سے پرہیز کرے اور اہلِ علم سے استفسار کر کے رہنمائی حاصل کرے، کیونکہ یہی اسلام کا حکم ہے۔

خاتمہ ودعا

اللہ عزوجل کے بے پایاں فضل سے یہ کتاب جمعرات کے روز ۸ صفر ۱۴۲۴ھ کو بمطابق 10 اپریل 2003 کو مدینہ نبویہ میں مکمل ہوئی۔ (فالحمدللہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات)

﴿ رَبَّنَا لاَ تُؤَاخِذْنَآ إِنْ نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا ، رَبَّنَا وَلاَ تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ ، عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَ لاَ تُحَمِّلْنَا مَا لاَ طَاقَةَ لَنَا بِهِ واعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَ ارْحَمْنَآ أَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴾ (البقرة 286)

ترجمہ:

اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما! اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر! تو ہی ہمارا مالک ہے، ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔ ﴿آمین﴾

فہرست کتب

مندرجہ ذیل کتب ومضامین سے، اس کتاب کی تالیف میں رہنمائی حاصل کی گئی۔

☆ تفسیر القرآن (اردو) حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ مطبوع، مجمع الملک فہد، سعودی عرب

☆ تفسیر احسن الکلام (اردو) ڈاکٹر محمد محسن خان حفظہ اللہ مکتبہ دارالسلام

☆ تفسیر ابن کثیر ابوالفداء اسماعیل بن کثیر رحمہ اللہ دارالکتاب العربی

☆ المعجم المفہرس لکلمات القرآن الکریم عبدالوحید نور أحمد رحمہ اللہ دارالسلام

☆ فتح الباری شرح صحیح بخاری احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ دارالسلام

☆ صحیح البخاری محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ بیت الافکار الدولیۃ

☆ صحیح مسلم مسلم بن الحجاج النیسابوری رحمہ اللہ بیت الافکار الدولیۃ

☆ (صحیح) سنن ابی داؤد ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی رحمہ اللہ (مع احکام الشیخ الالبانی رحمہ اللہ) بیت الافکار الدولیۃ

☆ (صحیح) جامع الترمذی محمد بن عیسیٰ الترمذی رحمہ اللہ مع احکام الشیخ الالبانی رحمہ اللہ بیت الافکار الدولیۃ

☆ (صحیح) سنن ابن ماجہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی رحمہ اللہ (مع احکام الشیخ الالبانی رحمہ اللہ) بیت الافکار الدولیۃ

☆ (صحیح) سنن النسائی احمد بن شعیب بن علی النسائی رحمہ اللہ (مع احکام الشیخ الالبانی رحمہ اللہ) بیت الافکار الدولیۃ

☆ مسند احمد — ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ — بیت الافکار الدولیۃ

☆ ہدایۃ الرواۃ إلی تخریج احادیث المصابیح والمشکاۃ — تخریج: محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ، تحقیق: علی حسن الحلبی حفظہ اللہ — دار ابن القیم

☆ ریاض الصالحین (اردو) — ترجمہ وفوائد: حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ — دار السلام

☆ بلوغ المرام (اردو) — شارح: صفی الرحمٰن مبارکپوری حفظہ اللہ — دار السلام

☆ سبل السلام — محمد بن اسماعیل الامیر الصنعانی رحمہ اللہ — دار ابن الجوزی

☆ صحیح مسلم بشرح النووی — یحیٰی بن شرف النووی رحمہ اللہ — دار الخیر

☆ النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر — محمد الجزری ابن الاثیر رحمہ اللہ، تحقیق: خلیل مامون شیحا حفظہ اللہ — دار المعرفۃ

☆ البدایۃ والنہایۃ — ابوالفدا اسماعیل بن کثیر الدمشقی حفظہ اللہ

☆ بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد — ابن رشد القرطبی رحمہ اللہ — دار الکتب العلمیۃ

☆ شرح العقیدۃ الطحاویہ — ابن ابی العز الحنفی رحمہ اللہ — المکتب الاسلامی

☆ زاد المعاد فی ہدی خیر العباد — ابن قیم الجوزیۃ رحمہ اللہ — موسسۃ الرسالۃ

☆ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ واثرہا السیء علی الأمۃ — محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ — مکتبۃ المعارف

☆ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ وشیٔ من فقہہا وفوائدہا — محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ — مکتبۃ المعارف

☆ مجموعۃ رسائل التوجیہات الاسلامیہ لاصلاح الفرد والمجتمع — محمد بن جمیل زینو حفظہ اللہ — دار ابن عفان

کتاب	مؤلف	ناشر
☆ فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء	جمع وترتیب: احمد بن عبدالرزاق الدویش حفظہ اللہ	رئاسۃ ادارۃ البحوث العلمیۃ والافتاء
☆ فتاوی اسلامیۃ، للمجموعۃ من العلماء الافاضل		دارالارقم
☆ فتاوی برائے خواتین (اردو)	جمع وترتیب: محمد بن عبدالعزیز المسند حفظہ اللہ	دارالسلام [1]
☆ منہاج المسلم (اردو)	ابوبکر جابر الجزائری حفظہ اللہ	دارالسلام
☆ مختصر الفقہ الاسلامی	محمد بن ابراہیم بن عبداللہ التویجری حفظہ اللہ	بیت الافکار الدولیۃ
☆ تحفۃ العروس (اردو)	محمود مہدی الاستنبولی حفظہ اللہ	مکتبہ قدوسیہ
☆ آداب الزفاف	محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ	المکتب الاسلامی
☆ قصص لاتثبت (الجزالاول)	یوسف بن محمد بن ابراہیم العتیق حفظہ اللہ	دارالصمیعی
☆ نماز نبوی صحیح احادیث کی روشنی میں (اردو)	ڈاکٹر شفیق الرحمٰن حفظہ اللہ	دارالسلام
☆ الزواج	محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ	جہاز الارشاد والتوجیہ بالحرس الوطنی
☆ عورت کا زیور پردہ (اردو)	صہیب احمد حفظہ اللہ	مکتبہ بیت السلام

نوٹ! دینی کتب کے متلاشی قارئین کے لئے بعض اداروں کے پتے درج کیے جا رہے ہیں۔

[1] 50 لوئر مال نزد ایم۔ اے او کالج لاہور۔ Darussalam pk@hotmail.net.pk 72322400

کتاب	مصنف / مترجم	ناشر
☆ شادی اور اس کے احکام و مسائل (اردو)	محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ	مکتبہ قدوسیہ
☆ دیور اور بہنوئی اسلامی معاشرت میں (اردو)	اُم عبد منیب حفظہا اللہ	مشربہ علم وحکمت [1]
☆ بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق (اردو)	اُم عبد منیب حفظہا اللہ	مشربہ علم وحکمت
☆ منگنی اور منگیتر (اردو)	اُم عبد منیب حفظہا اللہ	مشربہ علم وحکمت
☆ باقۃ ورد ونسرین مھداۃ لکل عروسین	القسم العلمی بدار الوطن	دار الوطن
☆ رسمِ نکاح اور شریعت کی مخالفت (اردو)	ترجمہ: محمد اختر صدیق حفظہ اللہ	مرکز الامام ابن تیمیۃ للبحوث العلمیۃ [2]
☆ حج اور عمرہ کے مسائل (اردو)	محمد اقبال کیلانی حفظہ اللہ	حدیث پبلیکیشنز
☆ فیروز اللغات اردو جامع	مرتبہ: الحاج مولوی فیروز الدین رحمہ اللہ	فیروز سنز لمیٹڈ
☆ المنجد (عربی۔اردو)		دار الاشاعت
☆ اردو انگلش ڈکشنری		فیروز سنز لمیٹڈ
☆ القاموس الجدید (اردو۔عربی لغت)	وحید الزمان قاسمی کیرانوی حفظہ اللہ	ادارہ اسلامیات

[1] ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور۔

[2] ibn-taimiyah@paki.com (کراچی) فون: 0300-2106325

[3] شیش محل روڈ۔ لاہور۔

☆ English to English and Urdu Dictionary — فیروز سنز لمیٹڈ

☆ (Hans Wehr)A Dictionary of Modern written Arbic (Arabic-English) — Librairie Du Liban

☆ Oxford Advanced Learner's Dictionary — Oxford University Press

☆ Al-Mawrid, A Modern English-Arabic Dictionary (Munir Ba'albaki) — دار العلم للملايين

☆ Al-Mawrid, A Modern Arabic - English Dictionary (Dr. Rohi Ba'albaki) — دار العلم للملايين

☆ المعجم الوسيط — مجمع اللغة العربية — المكتبة الاسلامية

☆ معجم لغة الفقهاء — (عربی۔انگریزی۔فرانسی) — دار النفائس

☆ کلیات اقبال — فضلی سنز

☆ کچھ شادی بیاہ کی رسومات کے بارے میں — حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ — ہفت روزہ، الاعتصام، لاہور [1]

☆ احکام ومسائل — حافظ ثناء اللہ خاں مدنی حفظہ اللہ — ہفت روزہ، الاعتصام، لاہور [2]

☆ پردہ کیوں کروں؟ پردہ نہ کرنے کی ایک سے ایک گیارہ وجوہات — ترجمہ وتدوین: وسیم عثمان المدنی حفظہ اللہ ترمیم (حذف واضافہ): اعجاز حسن حفظہ اللہ — مرکز الاسلامی الفوز

☆ موقف اہل السنۃ والجماعۃ من اہل الأہواء والبدع — الدکتور ابراہیم بن عامر الرحیلی حفظہ اللہ — مکتبۃ العلوم والحکم

☆ بدعت تعریف۔اقسام اور احکام (صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ)

---

[1] 19 جولائی 2002، صفحہ نمبر 9

[2] 21 جون 2002، صفحہ نمبر 10

مشکل الفاظ کے معانی[1]

نَعت:	صفت
قِرْطَاس:	کاغذ،ورق
سَبِیل:	راستہ،طریقہ
پَرْوَرْدِگَار:	رب۔پالنے والا
[2] پَرْہیزگَار:	(۱) صالح۔عابد (۲) بچنے والا۔مجتنب (۳) متقی ڈرنے والا
پیشوا:	امام
تَمجِید:	عزت
اِستِعَانَت:	مدد
اِشہَب قلم کو مہمیز کیا:	قلم کے گھوڑے کوایڑ لگائی
شَاقّہ:	مشقت طلب
جُھومَر:	زیور کی ایک قسم
مَبَاحِث:	مَبْحَث کی جمع۔کسی موضوع کے متعلق بحث
اِستِنْبَاط شُدَہ:	حاصل کیے گئے
تَقْصِیر:	کوتاہی،کمی

[1] بیان کردہ معانی متعلقہ عبارت کامفہوم واضح کرنے کے لئے دیئے جارہے ہیں اس لئے کہ ان کوحتمی تصور نہ کیا جائے بلکہ مزید استفادہ کے لئے لغت(Dictionary) سے رجوع کیا جائے۔

[2] (ف) سے مرادہ ''فیروزاللغات'' اردو جامع

لفظ	معنی
زَن:	عورت
کُلفَت:	مشقت
تگ و دو:	کوشش
سَعی:	کوشش
جدّ و جُہد:	کوشش
پیہم:	مسلسل
عَارِضَہ:	دکھ، تکلیف
قَلَق:	غم
ف) نِشتَر:	زخم چیرنے کا اوزار
اِضطِراب:	پریشانی
کاشِف:	دور کرنے والا
کُرباٹ:	غم، دکھ
خاکی:	مٹی سے بنا ہوا
دِلفَریب:	دل کو موہ لینے والا
شَریکِ حیات:	بیوی
دھول ہو جانا:	ختم ہو جانا
زِیست:	زندگی
تکلُّم:	گفتگو
تبَسُّم:	مسکرانا
کافُور ہو جانا:	غائب ہو جانا۔ ختم ہو جانا

تَن:	جسم
مَن:	دل
دَھن:	پیسہ، مال
مَعْمُور:	بھرا ہوا
(ف) نِشَاط:	خوشی، فرحت
پَیَامبَر:	پیغام لانے والا
شَاہکَار:	بڑا کارنامہ
گُلزَار:	باغ
پَاکِیزَہ:	پاک
بَندَھن:	تعلق، رشتہ
(ف) مُقَدَّس:	پاک
مُعْتَبَر:	(۱) اعتبار کیا گیا۔ بھروسے کے قابل (۲) درست
مُوَقَّر:	جس کا اقرار و اعتبار کیا جائے
شَفِیق:	شفقت سے پیش آنے والا
عَصْمَت:	عزت
نَفِیس:	عمدہ
تَسْکِین:	سکون
اِنْقِطَاع:	خاتمہ
ہَوَس:	(۱) خواہش (۲) لالچ، حرص
حِرص:	لالچ

مَبْغُوض:	جس سے نفرت وبغض ہو
مَکْرُوہ:	جس سے نفرت وکراہت ہو
اِسْتِقَامَتْ:	ثابت قدمی
بَرْ خِلَاف:	برعکس،مخالف
مُجَامَعَتْ:	مرد وعورت کا جنسی تعلق قائم کرنا۔ جماع
کسی بات پر عمل درآمد کرنا:	اس بات کو عملی طور پر پورا کرنا
مَعْرُوف:	مشہور
کِبَار:	بڑے
عُلَمَاء:	عالم کی جمع
مُسْتَعْمَل:	استعمال کیا جاتا ہے
(ف) مَطْلُوب:	مانگا گیا،خواہش کیا گیا
اَنْبِیَاء:	نبی کی جمع
رُسُل:	رسول کی جمع
مُحَدِّثِیْن:	مُحَدِّث کی جمع،حدیث کا علم رکھنے والا
گراں مَایہ:	قیمتی
گراں قَدَر:	قیمتی
اِہْتِمَام واِلْتِزَام:	انتظام کرنا اور اس لازمی طور پر اختیار کرنا
شَہْوَت:	(ا) خواہش (۲) خواہش جماع،جنسی خواہش
قَوِی الشَّہْوَت:	جس کی شہوت زیادہ ہو
پَاکدامَن:	برائی سے بچنے والا

گِراوٹ:	گرا ہوا۔ پستی
(ف) نَانُ ونَفَقَہ:	روٹی کپڑا، خانہ داری کا خرچ
قَرَابَت:	رشتہ داری
بَقَا:	باقی رہنا
فَنَا:	ختم ہو جانا
مَفْقُوْد:	موجود نہ ہونا
ہَم جِنس پَرَستی:	مرد کا مرد سے، یا عورت کا عورت سے ''جنسی تعلق'' قائم کرنا
قومِ لوط کا فعل:	مرد کا مرد سے ''جنسی تعلق'' قائم کرنا
فاعِل:	کام کرنے والا
مفعُول:	جس پر کام کیا جائے
مُشت زَنی:	ہاتھ کی مدد سے انزال کرنا (منی نکالنا)
زِنا:	مرد و عورت کا ناجائز ''جنسی تعلق'' قائم کرنا
زَانی:	زنا کرنے والا مرد
زَانیہ:	زنا کرنے والی عورت
دَست:	ہاتھ
سِنِ بُلُوغت:	بالغ ہونے کی عمر، بالغ ہونے کی علامات: احتلام، شرم گاہ کے اردگرد سخت بالوں کا اگنا وغیرہ
اِستِطاعت بَدَنِی:	جسمانی استطاعت
مَذکُور:	ذکر کی گئی ہیں
رِیت:	رواج

لفظ	معنی
تنگ دستی:	غریبی
تاخیر:	دیر
نگہداشت کرنا:	حفاظت کرنا
نَسَب:	خاندان
جَمال:	خوبصورتی
رَضَاعَت:	عورت کا دودھ پلانا
آبَاء واَجْدَاد:	باپ، دادا، نانا، پڑدادا وغیرہ
مُرْتَکِب:	ارتکاب کرنے والا، عمل کرنے والا
بانجھ:	جو اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ ہو
(ف) اِسْرَاف:	فضول خرچی
(ف) تَکَلُّف:	(۱) تکلیف اٹھا کر کوئی کام کرنا (۲) بناوٹ، نمائش
اختلاط:	آزادانہ میل جول اور مل بیٹھنا
مَذْمُوم:	بری
مُسْتَحَب:	پسندیدہ
مُرَوَّج:	رائج شدہ۔ رواج کے مطابق
اُمُوْر:	امر کی جمع۔ امر: کام، بات، معاملہ
مُفْلِس:	غریب
قَطعِ تَعلُّق کرنا:	تعلق توڑ لینا
مُنَافِی:	مخالف
مُمَانِعَت:	کسی بات کا منع کیا جانا

مَمْنُوع:	منع کیا گیا
دِیْدَہ زَیب:	نظر کو بھانے والا
تَشَخُّص:	شناخت۔ علیحدہ حیثیت
مَحْدُود پیمانہ پر:	یعنی لمبا چوڑا اہتمام نہ ہو
شُروط:	شرط کی جمع
قیود:	قید کی جمع: شرط
وِگ:	(Wig) مصنوعی بالوں کی ٹوپی جو سر پر رکھی جاتی ہے تا کہ گنجے پن کو چھپایا جا سکے۔
صَرِیحًا:	واضح طور پر
کَراہَت:	ناپسندیدگی
دَرازقد:	لمبا قد
مُونڈنا:	بالوں کو استرے سے صاف کروانا
مَہک:	خوشبو
خِضَاب:	کوئی تیل یا سفوف جو بالوں کو سیاہ کرے
خُود پَسَندِی:	اپنے آپ پر اترانا یا فخر کرنا
خوش پُوشاکی:	اچھا لباس پہننا
تَکَبُّر:	غرور
مَجُوس:	مجوسی کی جمع: آگ کو پوجنے والے
مُشْرِکِین:	مشرک کی جمع: شرک کرنے والا۔ جو اللہ عزوجل کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرے

عَادِلْ:	عدل وانصاف کرنے والا
اِنْدِرَاج:	درج کرنا
مَصَالِح:	فوائد۔ فائدے
حُجم:	سائز (Size)
دَلائِل:	دلیل کی جمع
مُستثنیات:	علیحدہ ہونا یا شامل نہ ہونا
مُستثنیٰ:	علیحدہ ہونا یا شامل نہ ہونا
ہَیئت:	شکل وصورت
(ف) بَرِی:	ساچق کا سامان۔ میوہ۔ پارچہ جات وغیرہ جو دولہا کی جانب سے دلہن کے ہاں بھیجے جاتے ہیں
اَعتِقاد:	عقیدہ۔ پختہ فکر
(ف) قَبَاحَت:	برائی۔ خرابی
پھَبتی کَسنَا:	فقرہ کسنا۔ مذاق اڑانا
مَفَاسِدْ:	نقصانات
مَردوزَنْ:	مردوں اور عورتوں
اَشَدْ:	تاکید کے ساتھ
اِحتِرَاز کرنا:	بچنا
سَہلْ:	آسان
مَالیت:	(۱) قیمت (۲) خرچہ
سُہاگ رات:	شادی کی پہلی رات۔ ہمبستری کی پہلی رات

لفظ	معنی
پیشانی:	ماتھا
فَرْج:	شرم گاہ (عورت کی)
(ف) دُبُر:	(۱) پیٹھ۔ پیچھا (۲) کسی چیز کا پچھلا حصہ (۳) چوتڑ۔ مقعد
جماع:	مرد و عورت کا جنسی تعلق قائم کرنا
جُنُبی:	جو جَنابَت کی حالت میں ہو۔ جَنابَت: جماع کے بعد کی حالت جب غسل واجب ہو
بُخَل:	کنجوسی
اُنڈَیل دینا:	گرا دینا۔ بہا دینا
مَجلِس:	لوگوں کے ساتھ مل بیٹھنا۔ محفل
اَحبَاب:	دوست
اَقَارِب:	رشتہ دار
قابلِ تحسین:	تعریف کے قابل۔ اچھا
بُود و بَاش:	رہائش اور قیام وغیرہ۔ سکونت
ازواجِ مُطَہَّرات:	پاک بیویاں
(ف) اِیندَھن:	لکڑی۔ کنڈے وغیرہ جلانے کی چیزیں
(ف) فَضِیلَت:	بڑائی، برتری، فوقیت
عَدَمِ اِطَاعَت:	نافرمانی
بارآور ہونا:	کامیاب ہونا
بَازپُرس:	سوال۔ پوچھ گچھ

(ف) رَعِیَّت:	دنیا کے لوگ جو کسی حاکم کے ماتحت ہوں
رِعَایَا:	دنیا کے لوگ جو کسی حاکم کے ماتحت ہوں
(ف) اَہلِ خَانہ:	گھر کے لوگ
شریک گردانا:	شریک ٹھہرانا
حُسنِ سُلُوک:	اچھا سلوک
(ف) وَرغَلانا:	(۱) بہکانا۔ بھڑکانا (۲) دھوکہ دینا
(ف) اَہل و عیَال:	بال بچے۔ گھر کے لوگ
(ف) مُتَفرِّقَات:	مُتَفرِّق کی جمع: الگ الگ۔ مختلف چیزیں
(ف) مُشتَبہ:	مشکوک۔ جس میں شبہ ہو
ہم بِستَری:	جماع
سَتر:	جسم کا وہ حصہ جس کا ڈھانپنا ضروری ہو
مُعَاوِن:	مددگار
مَحَاسِن:	خوبیاں۔ حسن و خوبصورتی کا بیان
اَفعَال:	فعل کی جمع: عمل۔ کام
بَرہنَہ:	ننگا۔ بے لباس
:Manual	کسی چیز کے بارے میں رہنمائی کرنے والا کتابچہ
:Immigrants	وہ افرادی قوت جو بعض ممالک، دوسرے ممالک سے منگواتے ہیں
حَیض:	وہ خون جو بالغہ عورت کے رحم سے نکلتا ہے
نِفَاس:	وہ خون جو بچہ کی پیدائش کے بعد عورت کی شرم گاہ سے

خارج ہوتا ہے	
حَمل:	عورت کے پیٹ میں بچہ ہونے کی حالت
عِدّت:	خاوند سے علیحدگی کے بعد، عورت ایک مخصوص مدت تک انتظار کرتی ہے اس دوران وہ کسی سے (منگنی یا) شادی نہیں کر سکتی اور نہ ہی اس (مقصد) کے لئے خود کو بنا سنوار سکتی ہے
طُہر:	بالغہ عورت کے ایام حیض ختم ہونے کے بعد، اس کی پاکی کی حالت
وَضعِ حَمل:	بچے کی پیدائش
دُخُول:	جماع
فَسخ کرنا:	ختم کرنا
عَزل:	جماع کے دوران، مرد کا منی، عورت کی فرج سے باہر
خارج کرنا	
حَقَائق:	ثبوت۔ دلیل
بَرَاہِین:	بُرھان کی جمع: دلیل
مَنعِ حَمل:	جو حمل کو روک دے
گُرِیز کرنا:	پرہیز کرنا۔ کسی کام سے رک جانا
فَتَاوٰی:	فتویٰ کی جمع: عالم کا کسی سوال کے بارے میں جواب دینا
اَخذ شُدَہ:	حاصل کئے گئے
اِختِصار:	مختصر۔ طوالت کے بغیر
مُنتَخَب:	انتخاب کیا گیا۔ چنا ہوا

قُرَیشی:	عرب کا قبیلہ قریش سے نسبت (تعلق)
عَجَمی:	غیر عربی
احَادِیث:	حدیث کی جمع: رسول اللہ ﷺ کا قول یا عمل یا کسی امر پر رضامندی کا اظہار
تَحْرِیف:	بدل دینا۔ تحریر میں اصل الفاظ بدل کر کچھ اور لکھ دینا
مَحْبُوب:	پسند
باعثِ فخر:	فخر کا باعث
لَبَادَہ اُوڑھانا:	لباس پہنانا
قَاصِر رہنا:	ناکام رہنا
جُزْوِی:	(۱) جز ہونا، کسی چیز کا حصہ (۲) جو کام مکمل طور پر نہ کیا جائے (Part time)
قَارِی:	پڑھنے والے
مُفْتِی:	فتوی دینے والا
اِسْتِفْسَار کرنا:	سوال پوچھنا

اغلاط نامہ

کتاب میں موجود کتابت کی بعض غلطیوں کی نشاندھی کی جارہی ہے، تاکہ عبارت کا مفہوم واضح رہے۔
تصحیح شدہ الفاظ کے نیچے لکیر لگادی گئی ہے۔

صحیح عبارت	صفحہ	سطر
جس کی آغوش میں جاکر الآم بھول جائیں	21	3
ایسی ہستی جو دکھ درد میں شریک،	21	5
..........جیسا کہ صفحہ نمبر 20 پر بیان......	27	6
مشت زنی کرنا حرام ہے (دیکھئے صفحہ نمبر: 103	27	16
حاشیہ: اسی معنی کو صفحہ نمبر 56 پر "تاریخ" کے......	30	1
.........سے پیدا ہوتے ہیں (دیکھئے صفحہ نمبر: 27)	32	8
حاشیہ: ....tip of the bride's	43	3
اسی گناہ میں شریک ہوں گے	46	6
حاشیہ: دیکھئے صفحہ نمبر: 102	59	3
چند متعلقہ مسائل کیلئے دیکھئے صفحہ نمبر: 103,102	86	10
تمام اجنبی مردوں (شوہر کا دوست، سہیلی کا شوہر وغیرہ) سے	89	7
حاشیہ: جو شخص کسی کے گھر بغیر اجازت جھانکے ان......	93	5
اسی طرح اگر وہ رجوع کے بعد پھر دوسری طلاق دے......	96	11
حاشیہ: دیکھئے صفحہ نمبر: 103	97	1
قریشی مرد اور عجمی عورت کے نکاح کرنے میں کوئی حرج......	101	16
(ناانصافی وظلم کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے !..........)	106	16
معدوم	119	6

شباب، شادی اور شرع
کا تعارف

شادی کیا ہے؟
شادی کیوں کی جائے؟
شادی کب کی جائے؟
شادی کہاں کی جائے؟
شادی کس سے کی جائے؟
شادی کیسے کی جائے؟

★ یہ کتاب ان سوالات کا جواب بھی ہے،
★ اور تشنگانِ علم کے لئے جرعاتِ آب بھی ہے
★ شادی کے موقع پر ادا کی جانے والی غلط رسوم،
★ وٹہ سٹہ کی شادی، منگیتر سے تعلقات،
★ جہیز کی شرعی حیثیت، دلہن کا بناؤ سنگھار،
★ بہو اور سسرالی ...... اور بہت سے اہم

موضوعات کا احاطہ کرنے والی یہ جدید و مفید کتاب
شادی کے اسلامی طریقے اور شرعی سلیقے کی
طرف آپ کی رہنمائی کرے گی۔

MAKTABAH NOOR-E-HARAM
60, Noman Centre, Rashid Minhas Road,
Gulshan-e-Iqbal-5, Karachi. Tel: 4965124